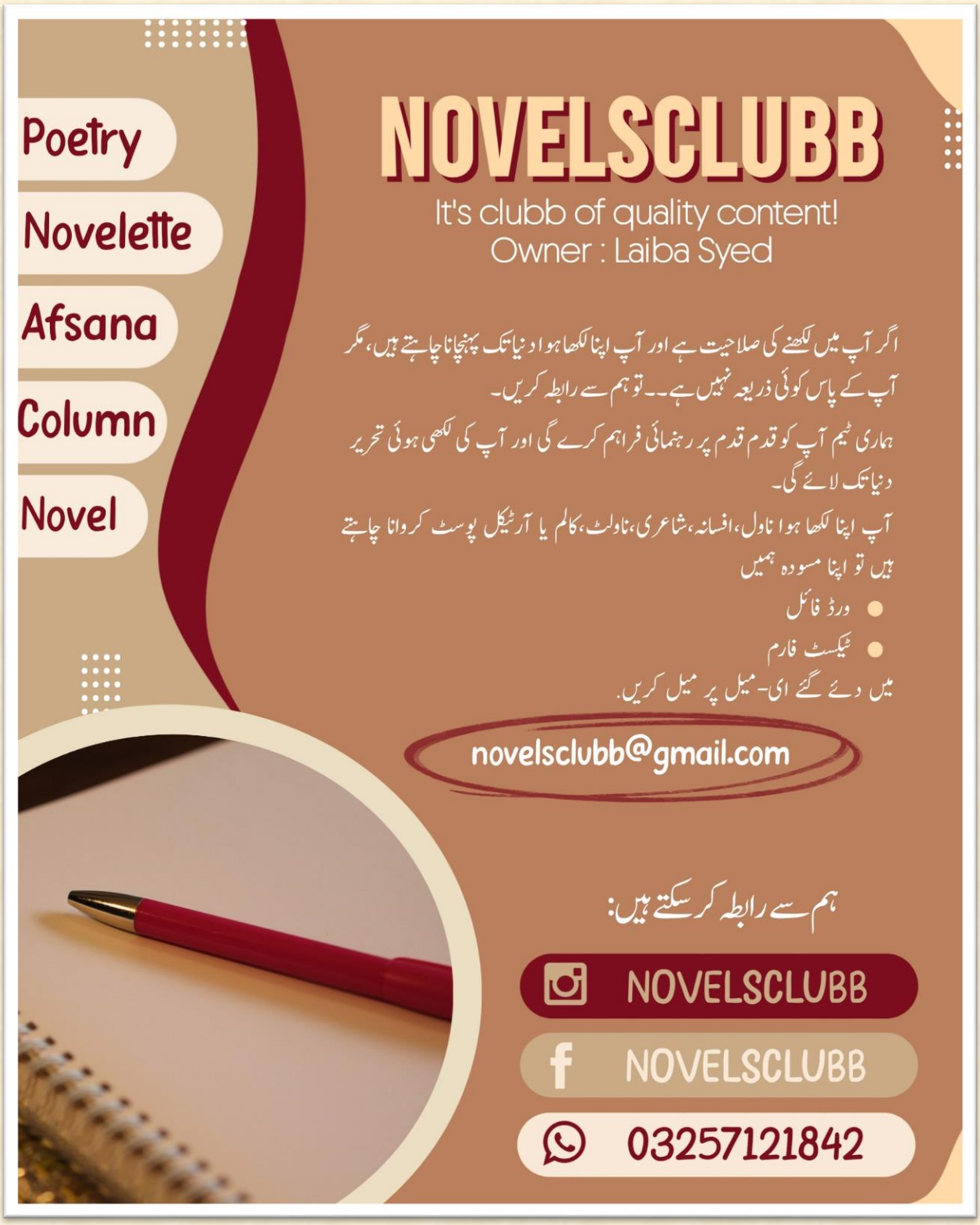
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

رنگِ جاں

از قلم

ملائکہ فرمان

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رنگِ جاں

از قلم

ڈاکٹر ملائکہ فرمان

Episode 2

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بی جان رابیل کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولتی ہیں۔

رابیل میری بچی شائد ماضی کے خوف نے تمہیں اس جذبے کو محبت کا نام دینے پر مجبور کیا ہو۔ بی جان اس کی ساری بات غور سے سن کر بولی۔

بی جان میں نے اس کے ساتھ جو وقت بھی گزارا۔ مجھے ڈر تھا کہ میرا یہ وقت میرا ماضی نہ بن جائے ایسا ماضی کہ جس میں میرے دل میں کوئی اور ہو اور میں شادی کسی اور سے کروں۔ میں ہمیشہ سے ہی جس کے ساتھ رشتہ رکھنا چاہتی تھی اس سے شادی بھی کرنا چاہتی تھی صرف ماضی نہ ہونے کے ڈر سے۔

بی جان میں نے جب جب اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے بہترین ہمسفر کی دعا کی تو مجھے سمجھ نہیں آیا کہ وہ مجھ سے دور کیوں ہوتا گیا۔ جتنا زیادہ میں ایک نیک اور اچھے ہمسفر کی دعا کرتی گئی اتنی ہی اس سے دوریاں بڑھتی گئی۔ میں نادان تھی اس درد کو سمجھ نہ سکی اس کے بدلتے ہوئے رویے اور میرے لیے اس کی بے رخی کے الفاظ میں کب سے محسوس کرتی گئی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صرف ایک ماضی نا بن جانے کے خوف سے میں ہمیشہ اس کے ساتھ رہنے کی ضد کرتی رہی۔

بی جان کیا ایسا ہوتا ہے؟؟ وہ معصومیت سے بی جان سے پوچھنے لگی۔

رابیل کبھی کبھی کسی انسان کی ہمیں عادت لگ جاتی ہے اور ہم اس عادت کو محبت کا جذبہ سمجھ کر محبت کا نام دے دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ محبت نہیں ہوتی، ایک انسان کا ہمیں وقت اور توجہ دینا ہمیں ایسا لگتا ہے کہ یہ محبت ہی ہے اور حقیقت میں ایسا کچھ نہیں ہوتا۔ محبت تو بے لوث کی جاتی بغیر کسی ناپ تول کے اور یہ حالات جتنے بھی خراب ہوں لیکن ایک دوسرے کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑنے دیتی۔

"بی جان" .

"میں کسی پر آسانی سے یقین نہیں کرتی، بلکہ یوں کہیے کہ میں دل سے کبھی یقین کرتی ہی نہیں'

"چاہے سامنے والا آخری سانسیں بھی لے رہا ہو اور ہاتھ جوڑ کر کہے کہ وہ سچ بول رہا ہے"

میں تب بھی خاموش رہتی ہوں۔ جب تک میرا دل ہاں نہ کر دے۔

"لیکن بی جان... آپ جانتی ہیں میں نے اُس پر کب یقین کیا؟"

جب اُس نے میرے جذبات کو، میری معصومیت کو، میرے بھروسے کو، اپنے فائدے کے لیے استعمال کیا۔

اُسے پتا تھا کہ میں ایک نرم دل لڑکی ہوں۔

اُسے معلوم تھا کہ اگر کوئی میرے سامنے آنکھوں میں آنسو لیے خدا کا نام لے کر بات کرے گا،

'۔تو میں سب مان لوں گی

میں رابیل حورین ملک اُس کے جھوٹ کو بھی سچ سمجھوں گی۔

کیونکہ مجھے لگتا تھا بی جان کہ خدا کے نام پر جھوٹ نہیں بولا جاتا۔

رابیل کی آواز بھر جاتی ہے۔ الفاظ لڑکھڑا جاتے ہیں۔

"لیکن میں غلط تھی، بی جان

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لوگ خدا کے نام کو بھی... اپنی خود غرضی کی راہ بنا لیتے ہیں۔

اور میں، میں صرف ایک موہرا تھی اُس کے کھیل میں۔

میری سب سے بڑی کمزوری، میرا ایمان تھا۔

اور وہ اُسی ایمان کو بیچ آیا جھوٹ کی قیمت پر۔

بی جان کی آنکھیں بھی نم ہو جاتی ہیں۔ رابیل کی آواز گھٹتی ہے پر درد بڑھتا جاتا ہے۔

"بی جان اب میں یقین نہیں کرتی

"نہ کسی کے الفاظ پر نہ اُن کی قسموں پر اور نہ اُن کے خدا کے نام پر

"کیونکہ سچ اگر واقعی سچ ہو تو اُسے قسموں کی ضرورت نہیں ہوتی۔"

بی جان کیا سب مرد ایک جیسے ہوتے ہیں؟؟ رابیل آنکھوں میں نمی لاتے ہوئے بولی۔

"برے لوگ ہر جگہ ہوتے ہیں رابیل، لیکن خاندانی اور نسلی لوگ ہر جگہ نہیں

ہوتے۔ خاندان اور نسب کا تعلق صرف ملا و دولت یا شہرت سے نہیں ہوتا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بلکہ اصل شرافت تو انسان کے کردار سوچ اور تربیت سے جھلکتی ہے۔ ہر وہ مرد جو عورت کی دل سے عزت کرنا جانتا ہے وہ کبھی کسی عورت کو تکلیف نہیں دیتا چاہے اس کی جیب خالی ہو یا وہ ڈالز میں کماتا ہو۔ جو مرد عورت کی دل سے عزت کرتا جانتا ہے وہ نہ اسے نظر سے گراتا ہے نہ الفاظ سے اور نہ رویہ سے ایسا شخص جانتا ہے کہ عورت کو دکھ دینا، گویا اپنی عزت کو پامال کرنا ہے۔ وہ پھر مرد چاہے سادہ ہو یا امیر اس کا اخلاق ہی اس کی اصل طاقت ہوتی ہے۔ اور اصل خاندانی اور با اصول لوگ عورت کو ہمیشہ عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ان کے لیے عورت محض ایک جسم نہیں بلکہ عزت، محبت، اور احترام کی علامت ہوتی ہے۔ ایسے لوگ کبھی کسی عورت کو ٹھکراتے نہیں کیونکہ ان کی پرورش میں عورت کی عزت شامل ہوتی ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بی جان میرا دل مکمل طور پر ٹوٹ کے چکنا چور ہو گیا ہے میں خود کو معاف نہیں کر پا رہی۔ وہ پھر سے روتے ہوئے بولی۔

رابیل میں تمہیں قرآن اور حدیث سے سمجھاتی ہوں کیا پتہ تمہارے دل کو صبر آجائے۔

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا

"جو شخص توبہ کرتا ہے وہ ایسا ہے گویا اس نے کبھی گناہ نہیں کیا"۔

ایک اور حدیث میں آتا ہے کہ

"اللہ تعالیٰ ٹوٹے دل والوں کے ساتھ ہے۔"

تمہارا دل جس نے توڑا اس نے تمہیں تمہارے رب کے قریب کر دیا۔ کبھی کبھی بیٹا دل ٹوٹنا دراصل رب کی طرف سے نرمی سے پکار ہوتی ہے کہ آؤ اب میرے پاس کون ہے تمہارا میرے سوا۔

بس تم سچے دل سے اپنے رب سے دعا کرو کہ یا اللہ میرے دل کا بوجھ ہلکا کر دے۔

اور دیکھنا رب تمہیں ایسا سکون دیگا جو نہ کسی انسان نے دیا اور نہ کسی رشتے نے۔

"کبھی کبھی ہمیں لگتا ہے کہ جو چلا گیا وہی سب کچھ تھا۔ لیکن اللہ کے خزانے وسیع ہیں۔ اگر دل سچا ہو تو وہ تمہیں اس سے بھی بہتر عطا کرتا ہے۔".

جس کا تم نے کبھی تصور بھی نہیں کیا ہوتا

میں تمہیں حضرت ام سلمیٰؓ کا واقعہ سناتی ہوں۔

حضرت ام سلمیٰؓ کے شوہر حضرت ابو سلمہؓ بہت نیک محبت کرنے والے شوہر تھے۔ دونوں میں بہت پیار تھا۔ ایک دن حضرت ابو سلمہؓ بیمار ہوئے اور انتقال کر گئے۔ حضرت ام سلمیٰؓ کو صدمہ پہنچا وہ بہت ٹوٹ گئیں۔ آنسو تھمنے کا نام نہ لیتے تھے۔ اور انہیں لگتا تھا کہ ابو سلمہ سے بہتر شوہر انہیں کبھی نہیں مل سکتا، ان جیسا شوہر کبھی کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ پھر ان کی شادی حضرت محمد ﷺ سے ہوئی

؟؟ ۔اب بتاؤ۔ حضرت محمد ﷺ سے بہتر کوئی ہو سکتا ہے

بیٹا ہم نہیں جانتے لیکن اللہ جانتا ہے کہ کون کس کے لیے بہتر، تم مکمل یقین رکھو اپنے رب پر۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

حضرت ام سلمیٰؓ کی دعا ہے یہ تم پڑھا کرو انشاء اللہ تمہارے حق میں بہترین فیصلہ ہو گا۔

. اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ، اللّٰھُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي، وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا

"اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرما۔ اور اس کے بدلے مجھے اس سے بہتر عطا فرما۔"

جب بھی تمہیں کوئی مصیبت یا پریشانی آئے تم یہ دعا پڑھا کرو۔

اور تم سچے دل سے اپنے لیے نیک شریک حیات کی دعا کیا کرو۔

یا اللہ مجھے اپنے خزانے سے ایک نیک شریکِ حیات عطا فرما جو تجھ سے محبت کرے اور جس سے میری محبت بھی تیری خاطر ہو

اور رابیل جب اللہ تعالیٰ دیتے ہیں تو صرف تمنا نہیں تقدیر بدل دیتے ہیں بس اس کا وقت بہترین ہوتا ہے۔ اور تم بھی اس بہترین وقت کا انتظار کرو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل دل کا اصل سکون دوا سے نہیں کسی انسان سے نہیں بس رب کی رضا سے ملتا ہے۔ تم صرف ایک بار سچے دل سے کہو یا اللہ تو ہی کافی ہے اور دیکھنا دل بھی ہلکا ہو گا اور چہرے پر سکون بھری مسکراہٹ بھی آئیگی۔

اور ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا جب انسان تھک جائے نہ اور کوئی بات سمجھ نہ آئے تو ایک ہی جملہ دل سے کہا کر

وَأُفَوِّضُ أَمْرِي إِلَى اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ

"میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتی ہوں بیشک اللہ بندوں کو دیکھنے والا ہے"۔

بی جان کی آنکھوں میں رابیل کے لیے نمی آتی ہے وہ کہتی ہیں۔

اور یقین رکھو بیٹا اللہ تمہارا حال دیکھ رہا ہے۔ تم جب اپنے معاملات اور اپنا آپ اس کے حوالے کرو گی تو وہ تمہیں کبھی خالی ہاتھ نہیں چھوڑے گا۔ رابیل۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کبھی کبھی اللہ تعالیٰ ہمارے حق میں وہ چیز بہتر نہیں کرتا جو ہم چاہتے ہیں بلکہ وہ ہمیں وہ چیز دیتا ہے جو ہمارے لیے سب سے زیادہ بھلائی رکھتی ہے۔"

ہمیں شروع میں اس بات کا اندازہ نہیں ہوتا لیکن جب دل سکون پاتا ہے اور ہم اللہ کے فیصلے میں راضی ہو جاتے ہیں تو تب ہمیں حقیقت کا پتہ چلتا ہے

اس لیے جب بھی کوئی تکلیف یا مشکل آئے تو اپنے لیے دعا کیا کرو کہ

اے اللہ مجھے اپنے فیصلے میں راضی کر دے اور میرے دل کو تیری تقدیر پر مطمئن کر دے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بی جان رابیل کو اپنے سامنے بٹھا کر بولتی ہیں۔ رابیل

"زندگی میں ہر انسان اللہ کی مرضی سے ہماری زندگی میں آتا ہے اور جاتا ہے۔ تو پھر غم کس چیز کا"؟؟

وہ بھی تو ہیں جن کے چاہنے والے اس دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ وہ بھی تو ان کے بغیر

رہتے ہیں نہ۔ اللہ تعالیٰ انہیں بھی وقت کے ساتھ صبر دے دیتے

ہیں تو پھر ہم کیوں کسی کے چھوڑ جانے کا غم دل سے ساری زندگی لگائے بیٹھتے ہیں

بی جان آپ نے بلکل ٹھیک کہا ہے اور حقیقت بھی یہی ہے کہ زندگی

میں کسی کا آنا جانا سب اللہ کی مرضی سے ہے اور جب ہم یہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہر چیز اللہ کے ہاتھ

میں ہے تو دل کو سکون ملتا ہے۔ اور ہر دکھ ہلکا ہو جاتا ہے۔

۔ اور دل ٹوٹنا بھی ایک نعمت ہے

اور یہ نعمت ہر کسی کے نصیب میں نہیں ہوتی۔ کیونکہ

فانی دنیا کے چکروں میں جب دل ٹوٹتا ہے۔

تو وہ پھر دل اللہ سے جڑ جاتا ہے۔ اور جو دل اللہ سے جڑ

جائے وہی اچھا ہوتا۔

بی جان رابیل کا ماتھا چوم کر کہتی ہیں۔

رابیل کو ایک لمحے کے لیے اپنا ماضی پھر سے یاد آتا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بی جان میرے لیے جدائی کا لمحہ ہی وہ موڑ تھا جہاں سے مجھے اس تعلق کو بھلا دینا چاہیے تھا۔ جب اس نے مجھ سے رابطہ ختم کیا مجھے تب ہی اس کو نظر انداز کرنا شروع کر دینا چاہیے تھا۔

پر نہ جانے کیوں دل کے کسی گوشے میں ایک خاموش سی امید نے ٹھکانہ بنا لیا تھا کہ شائد۔۔۔۔

شائد وہ ایک دن لوٹ کے آجائے، شائد وقت پلٹے اور ہم دونوں پھر سے ایک ہو جائیں۔

مگر آج۔۔۔

ایک لمبی گہری سانس لینے کے بعد وہ بولی

آج جب حقیقت سامنے آئی کہ وہ کسی اور کا ہونے جا رہا ہے، تو جیسے میری وہ ساری امیدیں وہ سارا انتظار جنہیں میں نے محبت کی طرح سینے میں لگائے رکھا تھا۔

وہی امیدیں اور اسی انتظار نے مجھے چُور چُور کر دیا۔

اب میں سوچتی ہوں کہ؛

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسے یاد رکھ کر بھی میں کیا پالوں گی؟؟

اسے سوچ کر بھی میں کہاں پہنچ جاؤں گی؟؟

اب جب اس کی منزل کسی اور کا مقدر بن چکی ہے تو مجھے بھی خود کو آزاد کرنا ہو گا۔

میں بھی تو حق رکھتی ہوں ایک خوبصورت اور مکمل زندگی جینے کا۔

مسکرانے

سانس لینے

اور کسی کے ساتھ آگے بڑھنے کا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ محبت اگر میری تھی تو جدائی کا صبر بھی میرا ہو گا

اب میں اسے یادوں کی گہرائی میں دفن کر کے،

اپنے کل کو سنواروں گی۔

کیونکہ میں بھی اپنی ذات کے لیے جینے کی حقدار ہوں۔۔

ایک مکمل خاموشی کے بعد وہ کہتی ہے۔

اور بی جان جب کبھی بھی میرا دل اداس ہو کسی نے میرے ساتھ برا کیا ہو تو مجھے صرف اتنا یاد رہتا ہے کہ میرا اللہ سب سے بڑا ہے وہ سب کچھ جانتا اور دیکھتا ہے۔ پھر میرے دل کو تسلی ہونے لگتی ہے۔ اور سکون آجاتا ہے۔

اب تم کبھی اس کے چھوڑ جانے پر پریشان نہیں ہو گی اور نہ آنسو بہاؤ گی۔ بی جان اس سے وعدہ کرتے ہوئے بولتی ہیں۔

بی جان میں بے وقوف تھی میں اس کے لیے اپنا آپ برباد کرنے لگی تھی۔ لیکن جس کو میری پرواہ نہیں میں اس کی کیوں پرواہ کرو۔ اور ویسے بھی آج آپ نے مجھے بتایا نہ کہ سب کچھ اللہ کے حوالے کر دو۔ تو میں نے بھی سب کچھ اللہ کے حوالے کر دیا ہے اب میری زندگی میں جو ہو گا۔ میں رب کی رضا سمجھ کر قبول کر لوں گی۔

بلکل۔ بی جان رابیل کی باتیں سن کر کافی پر سکون ہو جاتی ہیں۔

بی جان کی نظر باہر لان میں پڑتی ہے جہاں اندھیرا چھا گیا تھا۔وہ کب سے باتوں میں مصروف تھے کہ انہیں پتہ ہی نہیں چلا شام ہونے کا۔

بی جان رابیل کا ہاتھ تھامتی ہے اور بولتی ہیں۔

باتوں باتوں میں پتہ ہی نہیں چلا کہ باہر شام ہو گئی ہے۔شام کا کھانا کھا کر نماز پڑھ کر سو جانا کیونکہ صبح تم نے جانا بھی ہے ایگزیبیشن پر۔

جی بی جان۔آپ میرے لیے فکر مند نہ ہونا اب۔میں آہستہ آہستہ اب پہلے والی رابیل بن جاؤنگی۔مجھے حقیقت اب معلوم ہوئی اب میں حقیقت کو تقدیر مان کر اپنے رب کے فیصلے پر ہمیشہ راضی رہوں گی بی جان۔

شاباش میں تم سے یہی امید رکھتی ہوں رابیل۔بی جان رابیل کا ماتھا چوم کر کہتی ہیں۔

رات کا کھانا کھا کر رابیل نماز پڑھ کر اپنے رب سے سچے دل سے دعا کرتی ہے اور اپنی غلطی کی معافی مانگتی ہے۔

رابیل دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتی ہے اور یہ دعا کرتی ہے

. یا اللہ جو گیا وہ شائد میرے حق میں نہ تھا اب تو ایسا کسی کو بھیج جو مجھے تیری طرف اور قریب کر دے

اللّٰھُمَّ یَسِّرلِی جَلِیسًا صَالِحًا

" اے اللہ! مجھے نیک ہمسفر عطا فرما "

ایسا ہمسفر جو میرا دل بھی سمجھے اور میرا ایمان بھی بڑھا دے

اللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِی مِنَ النِّفَاقِ

" اے اللہ میرے دل کو نفاق سے پاک فرما"

رابیل جائے نماز اٹھا کر بیڈ پر آ کر لیٹ جاتی ہے۔اور ایک لمبی آہ بھر کر اپنے دل میں عہد کرتی ہے کہ اب کبھی حرام تعلق اور حرام رشتوں کے پیچھے اپنی آخرت برباد نہیں کرونگی۔

(*****)

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

صبح تہجد اور فجر پڑھ کے رابیل اپنے آج کا دن اچھا گزرنے کی رب سے دعا کرتی ہے اور یسین پڑھ کے، کپڑے استری کرنے لگ جاتی ہے۔

بی جان اس کے حق میں بہترین فیصلے کی دعا کرتی ہیں اور تسبیح پڑھنے لگ جاتی ہیں۔

بی جان دعا کرنا میرے لیے کہ آج سب اچھا ہو جائے۔ رابیل کپڑے ہینگ کرتے ہوئے بولتی ہے۔

انشاءاللہ سب اچھا ہو گا تم تسلی رکھو۔ اور کتنے بجے جاؤ گی؟ اگر کہتی ہو تو میں بھی ساتھ چلتی ہوں۔ بی جان رابیل کی فکر میں بولتی ہیں۔

نہیں بی جان! آپ گھر آرام کرے میں ڈرائیور کے ساتھ چلی جاؤ نگی۔ اور ٹریفک کا پتہ نہیں اس لیے میں ۸ بجے نکل جاؤ نگی۔ ۱۱ بجے ایگزیمیشن شروع ہو جانی ہے۔

ناشتہ کر کے جانا اور ادھر جا کر بھی کھانا کچھ نہ کچھ۔ اور مجھے کال کر کے خبر دیتی رہنا۔ بی جان سب ایک ہی سانس میں بولتی گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بریک لگائیں بی جان۔ میں سب کر لونگی آپ پریشان نہ ہو۔ رابیل بی جان کو مسکرا کر جواب دیتی ہے۔

اور ابھی تم سو جاؤ تھوڑی دیر پھر ۷ بجے کے قریب اٹھ جانا تب پھر ناشتہ وغیرہ کر کے تیار ہو کر چلی جانا۔ اور ہاں اپنی پینٹنگز کو دھیان سے لے کر جانا۔ یہ نہ ہو راستے میں ہی خراب کر دو ساری۔

جی اچھا بی جان!

بی جان یاد سے مجھے ۷ بجے اٹھا دینا یہ نہ ہو میں سوتی ہی رہ جاؤں اور آپ کا بھی دھیان نہ رہے۔ رابیل مزاق کرتے ہوئے بولتی ہے۔

اچھا میری ماں اٹھا دونگی۔ اب تم سو جاؤ۔

(******)

رابیل صبح جلدی سے تیار ہوتی ہے کیونکہ اسے اٹھنے میں تھوڑی دیر ہو جاتی ہے۔ وہ پیچ کلر کا شارٹ کرتا اور کھلا ٹراؤزر پہنتی ہے۔ ٹراؤزر کے بارڈر پر کڑھائی ہوئی ہوتی ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کانوں میں بلکل ہلکے سے سٹڈ ایر رنگ پہن کر باریک چین والا ہارٹ شکل کا پینڈنٹ پہنتی ہے۔ ہر لائٹ پینک سا بلش ان، لپسٹک لگا کر تیار ہو جاتی ہے۔ اس کے نازک جسم پر یہ کرتا بہت جچ رہا ہوتا ہے اسکی رنگت چاہے گندمی ہو لیکن پر کشش تھی۔ اس کی شہد جیسی ہلکی بھورے رنگ کی آنکھیں خاموش مگر بولتی تھی۔۔ ان میں بہت گہرائی تھی جیسے ہر پل کچھ کہنا چاہتی ہوں مگر چپ رہتی ہوں۔

اسکے بال لمبے سیدے اور ریشم کی طرح نرم تھے۔ کالے رنگ کے یہ بال جب اسکی کمر تک آتے تھے تو یوں لگتا تھا جیسے رات کی خامشی میں ہوا سے باتیں کر رہے ہوں۔۔

پتلی جسامت، گندمی رنگت، شہد جیسی بھوری آنکھیں اور ریشمی بال اس میں وہ سب کچھ تھا جو کسی بھی دل کو چھو لینے کے لیے کافی ہو۔۔ مگر لوگ پھر بھی اس کی رنگت پر باتیں کرتے تھے۔

گھر نکلنے سے پہلے بی جان سے دعائیں لے کر نکل جاتی ہے۔ ٹریفک کی وجہ سے رابیل ایگزیبیشن میں پہنچنے سے تھوڑا لیٹ ہو جاتی ہے۔ لیکن کیونکہ وہ گھر سے ٹائم سے پہلے نکلی تھی

اسلیے وقت سے پہلے وہاں پہنچ جاتی ہے۔ابھی گیارہ بجنے میں بہت ٹائم ہوتا۔تب تک رابیل اپنی پینٹنگز کو فائنل ٹچ دیتی اگر کسی میں کچھ کمی ہو تو جلدی سے ٹھیک کر کے اپنے ٹیبل کے پاس کھڑی ہو جاتی ہے۔

پورا ہال لڑکیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوتا ہے۔بہت کم ہی لڑکے نظر آرہے ہوتے ہیں۔اس کے ارد گرد انتہا کی خوبصورت لڑکیاں ہوتی ہیں۔جن کی رنگت سفید،پر کشش چہرے کہ ایک دفعہ دیکھو تو بار بار دیکھتے جائیں۔

رابیل ان سب سے نظر ہٹا کر اپنی پینٹنگز کو ترتیب دینے لگ جاتی ہے۔آناؤنسمنٹ ہوتی ہے کہ ایگزیبیشن شروع ہونے میں تھوڑی دیر ہے جس نے کچھ کھانا کوئی بھی کام کرنا ہے کرلے اس کے بعد اگر آپکی پینٹنگز کو کوئی اٹھالے اپنا نام دے دے یا کچھ بھی ہو جائے اس کے ذمہ دار ہم نہیں ہونگے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رابیل اطمینان سے کھڑی ہو کر بس اپنی پینٹنگز ٹھیک کرنے میں مصروف ہوتی ہے۔اسے اور کوئی دنیاداری کا کام نہیں ہوتا۔وہ یہ بھی بھول جاتی ہے کہ وہ ناشتہ کر کے نہیں آئی ہوئی۔

جیسے ہی ۵ منٹ گزرتے ہیں بہت بڑے بزنس مین،ان کے اسٹنٹ اور بھی بہت سے فارن آرٹسٹ ہال میں داخل ہونے لگتے ہیں اور ایک ایک کر کے ساری پینٹنگز کا جائزہ لیتے ہیں۔

رابیل کو بھوک لگنے لگ جاتی ہے۔اور جب اسے بھوک لگتی ہے تو اس کا سانس اکھڑنے لگتا ہے اور اسکو گھٹن محسوس ہوتی ہے۔رابیل پہلے کوشش کرتی ہے کہ ایک دفعہ اس کی پینٹنگز کو دیکھ لیا جائے پھر وہ جائے کھانے۔لیکن اس کا سانس زیادہ اکھڑنے لگتا ہے تو وہ پاس کھڑے لڑکے کو اپنی پینٹنگ کا دھیان رکھنے کو کہتی ہے اور خود چلی جاتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایکسیوزمی۔ آپ پلیز کچھ دیر میری پینٹنگ کا دھیان رکھ سکتے ہیں۔ مجھے ضروری کام ہے اور میں بس ۵ منٹ میں آئی۔

صائم اسے بتانے کی کوشش کرتا ہی ہے کہ میں کوئی آرٹسٹ نہیں ہوں بلکہ اسٹنٹ ہوں، اتنے میں رابیل وہاں سے چلی جاتی ہے۔

پورے ہال میں لوگوں کا رش لگا ہوتا ہے۔

ایگزیبیشن ہال روشنیوں سے جگمگا رہا تھا، دیواروں پر آویزاں مہنگی اور نایاب پینٹنگز اپنی کہانی سنا رہی تھیں۔ فن کے قدردان، امیر زادے، اور شہر کے نمایاں چہرے ہر طرف موجود تھے، مگر ماحول میں ایک خاص انتظار کی سی کیفیت تھی... جیسے سب کچھ رکا ہوا ہو... جیسے کوئی غیر معمولی ہستی کے داخلے کا لمحہ قریب ہو۔

اچانک ہال کے مرکزی دروازے سے سیاہ رنگ کی، چمکتی ہوئی رولز رائس کی آواز سنائی دی۔ سب کی نظریں اس طرف اٹھ گئیں۔ دروازہ کھلا... اور سَرمد اندر داخل ہوا۔

نیوی بلو تھری پیس سوٹ میں ملبوس، ہلکی داڑھی، سلکی بالوں کو پرفیکشن سے سیٹ کیے، گھڑی کی ہلکی سی جھلک اور پالش کیے ہوئے جوتے... اُس کا ہر قدم گویا ایک اعلان تھا، طاقت، وقار، اور دولت کا۔ ہال میں ایک لمحے کو خاموشی چھا گئی۔ خواتین کی سانسیں رُک گئیں، مردوں نے رشک بھری نظریں اُس پر ڈالیں، اور گیلری کے ہر کونے میں سرگوشیاں گونجنے لگیں

"سرمد سکندر قریشی آ گئے؟؟؟".

"کاش ہماری پینٹنگ اُس کی نظر میں آ جائے".

"بس ایک بار اُس نے سراہ لیا تو زندگی بن جائے"

ایگزیبیشن کا ماحول اب فن سے زیادہ اُس ایک شخص کی موجودگی سے گرم ہو چکا تھا۔ سَرمد نے آس پاس نظر دوڑائی، اُس کی آنکھوں میں وہ جاذبیت تھی جو کسی بھی انسان کو لمحوں میں بیقرار کر دے۔ جیسے ہی وہ کسی پینٹنگ کے قریب رکتا، اس کے ارد گرد لوگ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دبے قدموں جمع ہو جاتے... منتظر کہ کب وہ کوئی اشارہ دے، کب اُس کی نظروں میں پسندیدگی جھلکے۔

ایلیٹ کلاس لڑکیوں کا ایک گروپ، انتہائی خوبصورت لباس میں ملبوس، اُس کی ایک جھلک پانے کو بیتاب تھی۔ مگر سَرمد... وہ ہر کسی سے بے نیاز، اپنے مخصوص وقار کے ساتھ آگے بڑھ رہا تھا۔ اُس کے ساتھ چلنے والے سیکیورٹی گارڈز خاموشی سے ارد گرد کا جائزہ لے رہے تھے۔ کیمروں کے فلیش ایک بار پھر چمکنے لگے۔

پھر وہ رُکا۔

ایک پینٹنگ کے سامنے۔

ہال میں ایک بار پھر سناٹا چھا گیا۔ وہ دھیرے سے آگے جھکا، اُس کی انگلیاں ریشمی جیب سے نکالے گئے سفید ریشمی رومال کو تھامے ہوئے تھیں۔ اُس نے آہستگی سے سر ہلایا۔

بس... یہی لمحہ تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہر آنکھ اُس ایک جنبش پر مرکوز تھی۔ وہ پینٹنگ... اب عام نہ رہی تھی۔ وہ سَرمد کی منتخب کردہ پینٹنگ بن چکی تھی۔ اور یہی بات... اُسے انمول بنائے گی۔۔

رابیل نے اپنی پینٹنگز میں نمایاں یہ چیز کی تھی کہ اس نے اپنی پینٹنگز کو نام دیے ہوئے تھے۔ اور تھیم کے مطابق وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔ سب اس ٹیبل پر آکر پینٹنگز دیکھنے لگتے ہیں اس سے پہلے ہی سرمد صائم کو وہ ساری پینٹنگز اٹھا کر لیکر جانے کو کہتا ہے۔

صائم یہ پینٹنگز اس دفعہ ہماری آرٹ گیلری کی شان بنیں گی۔ ڈرائیور کو کہہ کر پینٹنگز کو آرٹ گیلری پہنچا دو۔

سر جن کی یہ پینٹنگز ہیں ہمیں ان کا تھوڑا انتظار کر لینا چاہیے وہ آتی ہوں گی۔ پھر ہم ان کی موجودگی میں یہ لے لیتے ہیں۔

تم پینٹنگز اٹھا کر آرٹ گیلری پہنچاؤں باقی کام تمہارا نہیں ہے۔ اور باقی دو لڑکیوں کی بھی جو پینٹنگ سیلیکٹ ہوئی ہے وہ بھی رکھواؤ۔ سرمد اپنی بھاری آواز میں کہتا ہے۔

سر کونسی پینٹنگ رکھنی ہے اس میں سے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ساری۔۔

سر یہ چھے کی چھے پینٹنگز؟؟صائم حیرانگی سے پوچھتا ہے۔

ہاں۔یہ کہہ کر سر مد وہاں سے نکل جاتا ہے۔

اس سے پہلے کے رابیل آتی اس کی ساری پینٹنگز سیلیکٹ کر لی جاتی ہیں۔

میری پینٹنگز؟؟رابیل اپنے ٹیبل پر آکر دیکھتی ہے تو خود سے سوال کرتی ہے۔

ارد گرد چار پانچ لڑکیوں کا گروپ اس کو دیکھ کر باتیں کر رہی ہوتی ہیں کہ۔یہ نہیں تھی اس لیے اس کی پینٹنگز سیلکیٹ ہو گی۔ کیونکہ اگر سر مد سکندر قریشی اس کو دیکھ لیتا تو اس کی پینٹنگز کبھی سیلکیٹ نہ ہوتی۔وہ پرفیکشن کنگ ہے اسے یہ گندمی رنگ کی لڑکی کیا اچھی لگے گی۔اور پھر وہ ہنسنے لگتی ہیں۔

رابیل ان کی باتیں سن لیتی ہے اسے برا تو لگتا ہے لیکن وہ اگنور کر کے اگلے ٹیبل پر ایک لڑکی ہوتی ہے جس کی پینٹنگ سیلیکٹ ہوئی ہوتی ہے اس کے پاس جا کر پوچھتی ہے۔

آپکو پتہ ہے کہ اس ٹیبل پر جو پینٹنگز تھی وہ کدھر گئی؟؟رابیل جھجک کر پوچھتی ہے۔

"دی میوز آرٹ ہاوس" کے اونر سر مد سکندر نے پینٹنگز اپنی آرٹ گیلری میں رکھوانے کے لیے سیلیکٹ کر لی ہیں۔ میری بھی دو پینٹنگز گئی ہیں۔ وہ اتنا کہہ کر اپنا بیگ اٹھا کر چلی جاتی ہے۔

لیکن میری تو چھے پینٹنگز تھی۔ وہ ساری کیسے لیکر جا سکتے۔ رابیل الجھتے ہوئے خود ہی خود سے سوال کرتی ہے۔

خیر مجھے کیا۔ میں اس پر وقت ضائع کرنے سے بہتر ہے گھر چلی جاؤں بی جان کو بھی کال نہیں کی پریشان ہو رہی ہونگی۔ رابیل اتنا کہہ کر گاڑی میں بیٹھ جاتی ہے پورے راستے وہ ان لڑکیوں کی باتیں سوچتی ہے اور افسردہ ہوتی رہتی ہے۔

گھر پہنچتے ہی بی جان سب سے پہلا سوال ہی یہی کرتی ہیں کہ مجھے کال کیوں نہیں کی؟؟ کچھ کھایا تھا؟؟ اور پینٹنگز کا کیا بنا۔ ایک ہی لائن میں اتنے سوال کر دیتی ہیں۔

بی جان۔ سانس لیں ساری باتیں تفصیل سے بتاتی ہوں۔ میں بس فریش ہو کر آئی۔ اور ہاں ٹریٹ میری طرف سے یہ کہہ کر وہ اپنے کمرے میں چلی جاتی ہے۔

(*******)

صائم ان چھے کی چھے پینٹنگز کو آرٹ گیلری کے سب سے قیمتی پینٹنگز کے ساتھ رکھنا۔اور جو کل فارن ڈیلیگیٹس نے آنا ہے ان کو یہ آج کی ساری سیلکیٹ کی ہوئی پینٹنگز دیکھانی ہے۔اور جس پینٹنگ کی زیادہ ڈیمانڈ ہو گی اس کی آرٹسٹ کا نام پتہ نمبر سب مجھے میل کر دینا۔

جی او کے سر۔سر مدیہ کہہ کر اپنے آفس کی طرف چلا جاتا ہے اور کل کے فارن ڈیلیگیٹس کے ساتھ میٹنگ ڈیٹیل دیکھنے لگ جاتا ہے۔

سر اس سال کا جو بیسٹ آرٹ گیلری کے ایوارڈ کی نامینیشن ہوئی ہیں ان میں آپکا نام بھی آیا ہے مجھے ابھی میل آئی ہے

کب ہے یہ ایوارڈ۔اور اس دفعہ کیا ریکوارمنٹس ہیں۔سر مد کافی پیتے ہوئے اس سے پوچھتا ہے

اس ایگزیبیشن میں جو پینٹنگز سیلیکٹ ہوئی ہیں اس بیس پر ہونا ہے۔انہوں نے ریسینٹ پینٹنگ کی بیس پر یہ ہیلڈ کیا ہے۔

تو کب آرٹ گیلری میں وزٹ ہے۔اور یہ ایوارڈ ڈسٹریبیوشن کب ہے۔

ابھی تک تو اسی ویک کی ڈیٹ آئی ہے۔لیکن وہ اگزیکٹ نہیں ہے۔اگر ڈیٹ چینج ہونی ہوئی تو رات تک ہو جائے گی نہیں تو یہ جو ڈیٹ بتائی ہے وہ فکس ہے۔

فارن ڈیلیگیٹس کے ساتھ میٹنگ اور یہ آرٹ گیلری میں جو وزٹ ہونا ایک دن کا رکھوا لینا۔تاکہ جو فارن ڈیلیگیٹس آئے ہوئے ہونگے ان کی موجودگی میں سب ہو جائے۔

اوکے سر

اب اپنی آرٹ گیلری کی ایگزیبیشن کے لیے بہترین آرٹسٹ سیلیکٹ کرو۔اگلے مہینے کے شروع میں اب ہماری گیلری کی ایگزیبیشن ہو گی۔اور سیلز ایگزیکٹیو سے مکمل انفارمیشن لیکر بتاؤ اس دفعہ پینٹنگز کس ریٹ پر سیل ہوئی ہیں۔

جو پینٹنگز میں نے ریجیکٹ کی ہیں انہیں واپس ان کے ٹھکانے پر پہنچا دو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سر وہ تو بہت زیادہ پینٹنگز ہیں جو آپ نے ریجیکٹ کی ہیں۔اب تو ان آرٹسٹ کا پتہ بھی نہیں ہونا کہ وہ کہاں ہیں۔

یہ سب مجھے نہیں پتہ۔جو پینٹنگز آرٹ گیلری کے لیے پرفیکٹ نہیں لگیں گی۔وہ ہزار بھی ہوئی تو میں ریجیکیٹ ہی کرونگا۔

لیکن سر۔۔۔۔۔صائم اتنا کہہ کر چپ ہو جاتا ہے۔کیونکہ اسے پتہ ہے کہ ایک دفعہ سر نے جو بات بول دی پھر کسی صورت وہ بات ٹالی نہیں جا سکتی۔

(*******)

رابیل فریش ہو کر باہر لاؤنج میں بی جان کے پاس آتی ہے۔

سیدہ رابیل کے لیے کھانا لاؤنج میں ہی لے آؤ۔بی جان نیوز دیکھتے ہوئے بولتی ہے،

بتاؤ پھر کیسا رہا آج کا دن۔بی جان نیوز بند کر کے رابیل کی طرف متوجہ ہوتی ہیں۔

اچھا بھی تھا اور برا بھی۔رابیل سوچ کر بولتی ہے۔

کیوں؟؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ایک تو میں ناشتہ نہیں کر کے گئی تھی۔اور میرے سانس اکھڑنے کا مسئلہ،جب بھوک لگے تو سانس آنا بند ہو جاتا،اور پھر اسی چکروں میں مجھے پتہ ہی نہیں میری پینٹنگز کس نے کب سیلیکٹ کی۔

تو کیوں نہیں تھی کر کے گئی۔میں فجر کے بعد سے بار بار کہتی رہی کہ ناشتہ ضرور کر کے جانا۔

بی جان آپکو پتہ تو ہے لیٹ ہو گئی تھی۔

اتنے میں سیدہ اماں رابیل کے لیے ٹرے میں کھانا لے کر آتی ہیں۔

اب پیٹ بھر کر کھانا کھاؤ اور آئندہ میں یہ نہ سنو کہ تم ناشتے کے بغیر گھر سے باہر گئی ہو۔

جی بی جان۔اور ہاں مجھے یاد آیا میری پینٹنگ جس کمپنی نے سیلیکٹ کی ہے کیا نام تھا؟؟؟؟؟رابیل دماغ پر زور ڈالتے ہوئے بولی۔

دی آرٹ ہاوس یا میوز ہاوس یاد نہیں آرہا اب کس کمپنی کی آرٹ گیلری میں میری پینٹنگ سیلیکٹ ہوئی ہیں۔

دی میوز آرٹ ہاوس بی جان نام لیکر بولتی ہیں

ہاں یہی نام تھا۔ لیکن بی جان آپکو کیسے پتہ؟؟ رابیل حیرانگی سے پوچھتی ہے۔

سر مد سکندر قریشی جو کہ اونر ہے اس کمپنی کا ٹاپ ٹین بزنس مین میں نام آتا ہے اس کا۔ اور اس کی پرفیکشنزم کی مثالیں پوری بزنس انڈسٹری میں مشہور ہیں۔ بی جان اس کی تعریف کرتے ہوئے بولتی ہیں۔

بی جان یہ سب آپکو کیسے پتہ۔ رابیل کھانا کھاتے ہوئے پوچھتی ہے۔

بیٹا نیوز میں اس کے چرچے ہوتے ہیں تو مجھے کیسے نہیں پتہ ہو گا۔ وہ آرٹ گیلری کا اونر ہونے کے ساتھ ساتھ آرٹ کنسلٹنٹ بھی ہے۔ اور یہی سنا ہے کہ گھر دیکھ کر روم دیکھ کر ایسی ایسی ڈیمانڈ کے مطابق پینٹنگز کے آئیڈیاز دیتا ہے کہ انسان کی سوچ دھنگ رہ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جائے۔اور اگر کوئی پینٹنگ کی ڈیمانڈ کرے کہ فلاں فلاں طرح کی چاہیے تو وہ ویسی پینٹنگ اپنے کلائنٹس کو لا کر دیتا بھی ہے۔

اچھا۔اتنا قابل ہے وہ۔رابیل متجسس ہو کر پوچھتی ہے۔

اگر تمہاری پینٹنگ اسے اچھی لگ گئی اور اس نے تمہیں کام پہ رکھ لیا تو میں تو بہت خوش ہونگی۔بی جان خوشی کا اظہار کرتے ہوئے بولتی ہیں۔

اور چاہے میرا دل ہو یا نہ ہو۔رابیل کھانا ختم کر کے بولتی ہے۔

تمہارا دل ہو یا نہ ہو لیکن اگر اس نے تمہیں اپنی کمپنی کے لیے سیلیکٹ کر لیا تو میں تمہیں زبردستی بھیجوں گی۔

اچھا یہ زبردستی کیوں۔رابیل مزید پوچھتی

کیونکہ تمہارے آرٹ میں جو تھوڑی بہت کمی ہوئی تو وہ تمہیں اس قابل بنا دیگا کہ کل کو تم بھی اپنا کوئی نام بنا لو گی۔بی جان اس کی تعریف پہ تعریف کرتے ہوئے بولتی ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دیکھیں گے۔ ابھی یہ بہت دور کی باتیں۔ رابیل جان چھڑوانے والے انداز میں کہتی ہے۔

اور اچھا اب بتاؤ کہ دن برا کیوں تھا؟؟

رہنے دیں، چھوڑیں بی جان۔ رابیل تھوڑا اداس ہو کر بولتی ہے۔

نہیں نہیں، بتاؤ مجھے کیا پتہ میں تمہاری کچھ مدد کر سکوں۔

بی جان

"مجھے ہجوم اچھا نہیں لگتا۔۔۔ شائد اس لیے کہ میں نے وہاں خود کو ہمیشہ تنہا محسوس کیا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ انسان کو لوگوں میں رہنا چاہیے، محفلوں میں جانا چاہیے، دل بہل جاتا ہے۔ لیکن میرا دل تو وہاں اور تنہا ہو جاتا ہے۔ ایسا نہیں ہے کہ مجھے اللہ کی بنائی ہوئی مخلوق سے کوئی شکائت ہے نہ کسی سے نفرت ہے۔ میں تو سب کا بھلا چاہتی ہوں سب کے لیے دعا مانگتی ہوں، مگر جب میں لوگوں کے درمیان ہوتی ہوں تو یوں لگتا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہے کہ جیسے میری موجودگی صرف میرے چہرے، میرے رنگ یا میرے ظاہری وجود تک محدود کر دی گئی ہے۔ میری بات میری سوچ، میرا دل۔۔۔۔۔۔ جیسے سب کچھ غیر اہم ہو جاتا ہے۔"

اصل بات کیا ہے رابیل۔۔ بی جان رابیل کی باتوں سے اندازہ لگاتے ہوئے پوچھتی ہیں۔

بی جان آج کچھ لڑکیاں میرے رنگ پر بات کر رہی تھی رابیل اتنا کہہ کر چپ ہو جاتی ہیں۔

بی جان میں چاہتی ہوں کہ لوگ میری باتیں سنیں، میرے دل کو سمجھیں، جب میں بات کرتی ہوں تو میری آواز میں میرے چھپے جذبے دیکھیں۔ میں چاہتی ہوں کہ کوئی میری بات کے معنی سمجھے، میرے لفظوں کے پیچھے چھپے احساسات کو محسوس کرے۔ مگر ایسا کم ہی ہوتا ہے۔ اکثر لوگ صرف یہی دیکھتے ہیں کہ میں کیسی لگتی ہوں، کیسی دکھتی ہوں اور وہیں ان کا دھیان رک جاتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں جتنا بھی خود کو سنوارنے کی کوشش کرتی ہوں دل کو مثبت رکھنے کی کوشش کرتی ہوں اتنا ہی لوگ مجھے میرے رنگ کی وجہ سے نیچا دیکھاتے ہیں۔ کبھی طنز میں لپٹے جملے، کبھی ہنسی میں چھپا مزاق کبھی خاموش نظر کا تیز وار۔۔۔۔۔۔۔سب کچھ میرے اندر کچھ تو توڑ دیتا ہے۔

کبھی سوچتی ہوں کہ کیا میری خوبصورتی کا معیار صرف رنگ ہے؟؟ کیا انسان کی خوبصورتی اس کی سوچ اس کے الفاظ اس کے دل کی صفائی میں نہیں ہوتی؟؟

لوگوں نے ایک ایسا طریقہ اپنا لیا ہے جہاں کسی کی اصل شخصیت سے زیادہ اس کا ظاہری انداز دیکھا جاتا ہے۔ جتنا کوئی انسان اچھا دکھائی دیتا ہے اتنا ہی لوگ اسے پسند کرتے ہیں، پھر چاہے وہ دل سے خالی ہی کیوں نہ ہو۔

لوگوں نے یہ طے کر لیا ہے کہ کامیاب وہی ہے جو اچھے کپڑے پہنے، مہینگی چیزیں رکھے اور باہر سے خوبصورت لگے۔

اور یہی وجہ ہے کہ میری بات کتنی بھی خوبصورت ہو کتنی بھی خالص نیت سے کی گئی ہو۔ وہ اکثر لوگوں کے دل تک نہیں پہنچتی، کیونکہ وہ میری بات نہیں سنتے وہ صرف مجھے دیکھتے ہیں اور یہ دیکھنا ہی اکثر فیصلہ سنا دیتا ہے۔

بی جان کبھی کبھی دل بہت دکھی ہوتا ہے آئینہ سے نظریں نہیں ملا پاتی کئی کئی دن، خود سے یہ سوال کرتی ہوں کہ کیا میری ذات واقعی اتنی کم ہے؟؟ یا یہ صرف نظروں کا زہر ہے جو میرے اندر بھی گھلنے لگا ہے۔

میں چاہتی ہوں کہ ایک دن ایسا ہو، جب لوگ میری آنکھوں میں جھانک کر میرے دل کی بات سنیں، جب میری شناخت میرے لفظ ہوں میری نیت ہو، میرے جذبے ہوں۔ نہ کہ میرا چہرا ہ میرا رنگ یا میرا لباس۔۔۔۔۔

شائد وہ دن کبھی آئے، شائد نہ آئے لیکن جب تک میں زندہ ہوں میں یہ چاہتی رہوں گی کہ کوئی ہو جو مجھے میرے باطن سے پہچانے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تمہاری تکلیف اور شکوہ بلکل جائز ہے رابیل۔ اور یہ دنیا اکثر ظاہری چیزوں سے پرکھتی ہے، رنگ، شکل، لباس، اور یہ بہت غلط ہے لیکن یہ یاد رکھنا، ظاہری آنکھیں صرف وہی دیکھتی ہیں جو سطح پر ہوتا ہے، لیکن اصل خوبصورتی اس دل میں ہوتی ہے جو خاموشی سے سب سہتا ہے پھر بھی کسی کے لیے برا نہیں سوچتا۔

اگر لوگ ظاہر نہیں بلکہ باطن کو بھی اہمیت دیں تو شائد ان لوگوں کی زندگی بھی آسان ہو جائے جو آجکل صرف اس لیے پیچھے رہ گئے ہیں کیونکہ وہ دکھاوا نہیں کر سکتے، ان کے پاس دل کی سچائی تو ہے لیکن دنیا اسے دیکھنے کے لیے تیار نہیں۔ ہم نے زندگی کو خود ہی مشکل بنا دیا ہے۔ اگر ہم دوسروں کو ان کے دل، نیت اور سچائی سے جانچنا شروع کریں تو بہت سی رکاوٹیں ختم ہو سکتی ہیں۔

تمہارے جیسا دل رکھنے والے لوگ بہت کم ہوتے ہیں تمہاری باتیں، تمہارا احساس، اور تمہارا اندرونی حسن یہ سب اتنا قیمتی ہے کہ ہر کوئی اسے سمجھنے کے قابل نہیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میں تمہیں اتنا ہی کہوں گی رابیل دنیا میں کچھ لوگ ایسے ضرور ہوتے ہیں جو دل سے دیکھتے ہیں اور وہ ایک دن تمہاری اصل روشنی کو ضرور پہچانیں گے۔ تم خود کو کبھی بھی کم تر مت سمجھنا۔ تمہاری باتیں تمہارا دکھ،اور تمہارا احساس بتاتا ہے کہ تم خاص انسان ہو،وہ لوگ جو صرف رنگ یا چہرا دیکھ کر فیصلہ کرتے ہیں وہ شائد کبھی سمجھ نہ سکیں کہ تمہارا اصل حسن کہاں ہے۔۔۔لیکن جو سچے لوگ ہونگے وہ ضرور پہچانے گے تمہیں۔

اور جب تک وہ دن آ نہیں جاتا میں ہمیشہ یہاں ہوں تمہارے پاس تمہارا دکھ سننے کے لیے، سمجھنے اور سمجھانے کے لیے۔اور یہ یاد دلانے کے لیے کہ تم اکیلی نہیں ہو۔

بی جان رابیل کو پیار بھری نگاہ سے دیکھ کر بولتی ہیں۔

آپ ٹھیک کہتی ہیں بی جان لیکن پتہ نہیں کیوں کبھی کبھی میرا حوصلہ،ہمت سب جواب دے جاتی ہے اور میں احساسِ کمتری میں مبتلا ہو جاتی ہوں۔

تم پریشان نہ ہو رابیل۔ایک دن سب ٹھیک ہو جائے گا اور آئندہ کبھی اپنے رنگ کی وجہ سے پریشان نہ ہونا۔کبھی تم نے اپنی آنکھوں پر غور کیا ہے، کتنی حسین ہیں اور ان کا رنگ

کتنا چمکدار ہے جب روشنی ان پر پڑتی ہے تو یہ کیسے چمکتی ہے۔اور یہ ریشم کی طرح کے بلکل سلکی اور سیدھے بال کبھی تم نے انہیں دیکھا ہے؟؟لوگ ترستے ہیں ایسے بالوں اور آنکھوں کے لیے۔اور تمہارے پاس یہ سب ہے۔اور رہی بات رنگ کی تو تمہارا رنگ اتنا بھی برا نہیں کہ تمہیں شرمندہ ہونا پڑے۔مالک کے بنائے گئے سارے انسان اور سارے رنگ ہی خوبصورت ہیں۔تم ان چیزوں کے بارے میں سوچنا چھوڑ دو۔

اچھا میری پیاری بی جان۔رابیل بی جان کا ہاتھ چوم کر بولتی ہے۔

میں کیا سوچ رہی ہوں رابیل کے کل ہم لاہور چلتے ہیں۔تمہاری اپنے والدین سے ملاقات بھی ہو جائے گی اور تھوڑا دماغ بھی فریش ہو جائیگا۔

کل؟؟؟؟رابیل منہ بنا کر بولتی ہے۔

کیوں؟؟کل تمہیں کوئی کام ہے؟

نہیں نہیں مجھے کیا کام ہونا۔میں تو آج کے دن کی تھکاوٹ اتارنی تھی کل پورا دن سو کر اس لیے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تو تھکاوٹ لاہور جا کر بھی اتر جائے گی۔ کل پھر ہم جا رہے ہیں اور ایک دو دن رہے گے وہاں۔ بی جان حکم دیتے ہوئے بولتی ہیں۔

اوکے باس۔۔ رابیل مسکرا کر بی جان کو کہتی ہے۔

(*******)

اگلے دن بی جان اور رابیل لاہور کے لیے روانہ ہو جاتے ہیں۔ اور دوسری طرف رابیل کی پینٹنگ کو سب پسند کر رہے ہوتے ہیں۔ رابیل کی پینٹنگ کی ڈیمانڈ بڑھتی جاتی ہے۔

صائم ان تینوں آرٹسٹس کے نمبر اور ایڈریس ہیں نہ تمہارے پاس۔ سرمد اپنی گاڑی کی طرف جاتے ہوئے بولتا ہے۔

سر دو کہ ہیں تیسری کا نہیں ہے۔ اس کا تو نام بھی نہیں پتہ۔ صائم دیکھ کر بولتا ہے۔

تو تمہیں میں نے کام پر کس لیے رکھا ہے۔ اگر نہیں ہے تو پتہ لگواؤ۔ آج شام کے ایوارڈ سرمنی سے پہلے مجھے نام اور ایڈریس تینوں کے فائنل چاہیے۔ نہیں تو تم اپنی کہیں اور جاب کا بندوبست کر لینا۔ سرمد غصے سے کہتا ہوا اپنی گاڑی میں بیٹھ جاتا ہے۔

گھر پہنچتے ہی سرمد شام کی سرمنی کے لیے اپنے کپڑے جوتے واچ سب سیلیکٹ کر کے سائڈ پر رکھتا ہے،اور کچھ دیر آرام کرنے کے لیے لیٹ جاتا ہے۔اتنے میں سرمد کا فون بجتا ہے۔

جی کیسی ہیں آپ،سرمد دوسری طرف کسی سے بات کرتے ہوئے پیار سے بولتا ہے۔

پاکستان آنے کا نام سن کر سرمد کو ایک دم غصہ آتا ہے۔

آپ ابھی پاکستان نہیں آئیں گی۔میں جب کہوں گا تب آئیں گی۔اور یہ مائنڈ بنا کر آنا کہ آپ یہاں زیادہ عرصہ نہیں رہ سکتی۔صرف ون ویک کے لیے آئیں گی اس کے بعد بغیر کسی ضد کے آپ واپس کینڈا چلی جائیں گی۔اگر آپ نے میری بات نہیں مانی تو میں آپکو ون ویک کی بھی اجازت نہیں دونگا یہاں رہنے کی۔یہ کہہ کر سرمد فون بند کر دیتا ہے اور آرام کرنے لگ جاتا ہے۔

(*****)

اب آپ آئیں ہیں تو اتنی جلدی میں نہیں اسلام آباد واپس جانے دونگی آپکو، تسنیم بی جان اور رابیل کو دیکھ کر بولتی ہیں

اچھا تو تم کیا چاہتی ہو پیچھے سے ملازمین میرے گھر کا حشر نشر ایک کر دیں۔ بی جان مسکراتے ہوئے کہتی ہیں۔

او ہو بی جان۔ ہم آئے اپنی مرضی سے ہیں تو جائیں گے بھی اپنی مرضی سے۔ رابیل ہنستے ہوئے کہتی ہے۔

یہ بات کی ہے نہ رباب زہرہ کی پوتی والی۔ بی جان رابیل کا ساتھ دیتے ہوئے بولتی ہیں۔

جی بلکل۔ اور ویسے بھی ماما بابا آپ لوگ تو کبھی ہمیں ملنے نہیں آئے وہاں، تین سال سے میں وہاں رہ رہی لیکن آپ لوگ تو نہیں آئے ہم پھر آگئے ہیں یہ ہمارا احسان سمجھیں آپ۔ کیوں بی جان۔

بلکل رابیل ٹھیک کہہ رہی ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آج شام کے کھانے کے بعد لاہور کی مشہور جگہوں کی سیر ہو جائے پھر۔بابا رابیل کو دیکھ کر کہتے ہیں۔

کیوں نہیں ضرور۔شام کو کھانے کے بعد نکل پڑیں گے۔

سب ایسے ہی باتیں کرتے ہنستے مسکراتے ہیں۔

(******)

اور ادھر سرمد شام کے ایونٹ کے لیے انتہائی نفیس سوٹ پہن کے بلکل پرفیکٹ ایک کنگ کی طرح لگ رہا ہوتا ہے۔

ڈرائیور گاڑی نکالو۔سرمد اپنی رولیکس واچ پہنتے ہوئے بولتا ہے۔

کونسی گاڑی سر؟؟

مرسیڈیز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولتا ہے۔سرمد سکندر اپنے موڈ کے لحاظ سے گاڑیاں سیلیکٹ کرتا ہے۔اور اس کے گیراج میں ہر وقت ۵ گاڑیاں ہمیشہ موجود ہوتی ہیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

او کے سر۔

نیوز پریس، میڈیا سب اس ایونٹ پہ ہوتے ہیں۔ بزنس مین کی گاڑیوں کی لائنز پہ لائنز لگی ہوئی۔ ہر کوئی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی طاق میں بیٹھا ہوتا ہے

تھوڑی دیر بعد ایونٹ شروع ہوتا ہے اور ایوارڈ ڈسٹریبیوشن سٹارٹ ہو جاتا ہے۔

اس سال کا سب سے بہترین آرٹ سیلیکٹ کرنے والے آرٹ گیلری اونر کے نامینز اور بہترین پینٹنگز جس بیس پہ یہ ایوارڈ انہیں ملے گا ان میں ٹاپ آف دا لسٹ صرف ۵ لوگ ہی سیلیکٹ ہوئے ہیں اور ان پانچ میں سے جو نمبر ا ہو گا، اس کے ساتھ انٹرنیشنل کمپنیز کنٹریکٹ سائن کریں گی اور ان کو بونس میں بے تحاشہ سہولتیں اور مزید انٹرنیشنل کنٹریکٹس دیے جائیں گے۔

اتنے میں ہی پورا ہال تالیوں سے گونج اٹھتا ہے۔

کچھ سیکنڈز کے بعد نامینز کے نام اور پینٹنگز دونوں سامنے سکرین پر دیکھائے جاتے ہیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جیسے ہی سرمد کا نام نمبر اپر اناؤنس ہوتا ہے پورا ہال تالیوں سے گونجتا ہے میڈیا نیوز ہر طرف سرمد کے چرچے شروع ہو جاتے ہیں۔ اتنے میں سرمد کے مخالف جو کمپنیز ہوتی ہیں وہ غصے سے ایونٹ چھوڑ کر چلے جاتے ہیں۔

سرمد سٹیج پر ایوارڈ لینے جاتا ہے۔ چاروں طرف سے کیمرے کی روشنی اس پر ہی ہوتی ہے۔ وہ ایوارڈ لیکر ایک پاور فل سپیچ دیتا ہے تو ہر طرف زوردار تالیاں بجنا شروع ہو جاتی ہیں۔ وہ شکریہ کر کے سٹیج سے اتر جاتا۔

سرمد ایوارڈ لیکر باہر کی طرف آتا ہے تو ایک بزنس ویمن اس کے پیچھے آتے ہوئے بولتی ہے۔

Congratulations. Mr Sarmad Sikander Qureshi

تھینکس! سرمد بات کو توجہ دیے بغیر بولتا ہے۔

ابھی سے ہی آپ میں نزاکت آگئی ابھی تو یہ آپ کا پہلا ایوارڈ ہے۔ وہ سرمد کے ساتھ بے تکلف ہونے کی کوشش کرتی ہے جو کہ سرمد کو بلکل پسند نہیں ہوتا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد اسکو اگنور کرتے ہوئے اپنی گاڑی کی طرف جاتا ہے۔وہ لڑکی اس کے پیچھے جاتی ہے۔

"لفٹ دیں گے آپ مجھے؟؟"

نہیں! سرمد بغیر جھجک کے ڈائریکٹ نا بولتا ہے۔

لوگ میرے پیچھے پیچھے پھرتے ہیں اور آپ۔۔۔اتنا کہہ کر وہ سرمد کو ٹچ کرنے کو کوشش کرتی ہے۔

آپ عورت ہیں میں آپ کا لحاظ کر رہا ہوں۔یہ جو آپ مجھ پر چیپ ٹیکٹکس یوز کر رہی ہیں۔میں ان کو

بلکل بھی برداشت کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔میرے مخالف کو جا کر بھول دینا اتنے چیپ طریقے سے سرمد نہیں پھنستا۔وہ یہ کہہ کر گاڑی کے اندر بیٹھتا ہے اور نکل جاتا ہے۔

"میں لوگ نہیں دیکھتا۔۔۔لیول دیکھتا ہوں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

صائم گھر پہنچو ابھی۔ سر مد راستے میں ہی صائم کو کال کرتے ہوئے کہتا ہے

گھر جا کر سر مد فریش ہو کر اپنے کمفرٹیبل ڈریس پہن کر صائم کو سوئمنگ ایریا میں ملتا ہے۔

بہت بہت مبارک ہو سر آپکو۔ آپکی لائف کا یہ پہلا ایوارڈ ہے۔ اور میں تو بہت خوش ہوں۔ صائم اپنی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے بولتا ہے۔

سر ویسے آپ بتائیں گے نہیں کہ کس پینٹنگ کے پسند کیے جانے پر یہ ایوارڈ ملا ہے آپکو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جس کا نمبر تمہیں ڈھونڈنے کو کہا تھا ملا؟؟؟

سر پتہ لگوا رہا ہوں۔

اس کا نام ایگزیبیشن والی لسٹ میں انرول ہی نہیں ہے لگتا ہے اس نے لیٹ اپلائی کیا تھا اور ہمارے پاس لسٹ تین ہفتے پہلے آ گئی تھی۔

میں یہ نہیں جانتا کہ لیٹ اپلائی کیا یا جلدی آج شام کے کھانے تک مجھے جیسے بھی کر کے نمبر اور ایڈریس ساری انفارمیشن چاہیے۔

اور جس کی پینٹنگ کی بیس پہ مجھے ایوارڈ ملا ہے وہ یہی لڑکی ہے۔ مجھے ہر حال میں اس کا نام پتہ سب چاہیے۔ سرمد حکم دیتے ہوئے کہتا ہے۔

سر میں دو گھنٹے تک کچھ کرتا ہوں۔

صائم اتنا کہہ کر وہاں سے نکل جاتا ہے۔

صائم مسلسل دو گھنٹے ادھر ادھر سے پتہ کروا کہ آخر کار رابیل کی انفارمیشن نکلوا لیتا ہے۔ اور سرمد کے پاس جاتا ہے۔

بولو ہوا کام سرمد ڈنر کرتے ہوئے بولتا ہے

جی سر

نام۔ مس رابیل حورین ملک

رہائش۔ اسلام آباد

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نمبر۔۔۔۔

بس بس ٹھیک ہے کال کرو اسے۔ سر مد کھانا کھاتے ہوئے بولتا ہے۔

سر ابھی؟؟؟ صائم ٹائم دیکھتے ہوئے بولتا ہے۔

سر ۹ بج گئے ہیں کل کال کر لیں گے۔

کال کرو مطلب کال کرو۔

او کے سر۔

ایک رنگ۔۔۔۔۔۔ نور سپانس

دو رنگ۔۔۔۔۔۔۔۔ نور سپانس

تین رنگ۔۔۔۔۔۔۔۔ نور سپانس

سر نور سپانس۔۔۔۔

دوسرے نمبر پر کال کرو۔ دو نمبر ہر صورت ریکوائر ہوتے ہیں دوسرے پر کرو

او کے سر۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک رنگ۔۔۔۔۔۔نور سپانس

دو رنگ۔۔۔۔نو بولنے ہی لگتا ہے کال اٹھالی جاتی ہے۔

اسلام و علیکم کون بات کر رہا ہے۔

جی میم میں دی میوز آرٹ ہاوس سے بات کر رہا ہوں۔ مس رابیل بات کر رہی ہیں۔

نہیں میں اس کی بی جان بات کر رہی ہوں۔

میم آپ پلیز مس رابیل سے بات کروادے ارجنٹ ہے۔

وہ اس وقت موجود نہیں یہاں۔ آپکو جو بات کرنی ہے آپ مجھ سے کر سکتے ہیں

او کے میم۔

میم مس رابیل کی پینٹنگز ہماری آرٹ گیلری میں سب سے زیادہ پسند کی جانے والی پینٹنگز میں سے ہے اور ریکوئرمنٹس کے مطابق ان کو ہماری کمپنی کے لیے کام کرنا ہو گا۔ اس سلسلے میں وہ کل آفس ۹ بجے پہنچ جائیں۔

ہم اس وقت لاہور میں ہیں۔ کل آنا تو نا ممکن ہے لیکن کچھ دنوں تک ضرور آجائے گی۔

میم آپ دو منٹ ہولڈ کریں پلیز۔

صائم سرمد کو بتاتا ہے سب

کل کا مطلب کل ہوتا ہے۔چاہے اڑ کر آئے یا چل کر میرے آفس میں کل ۹ بجے وہ ہو۔

میم آپ پلیز کوشش کریں کل ہر حال میں میم کا آفس آنا ضروری ہے۔

ہم نہیں آسکتے۔ کہا بھی ہے۔

میم پلیز۔اتنے میں بی جان فون کاٹ دیتی ہیں۔

سر کال کاٹ دی۔

دوبارہ ملاؤ

سر۔

دوبارہ ملاؤ۔۔

دیکھیں آپ کیوں ضد کر رہے ہیں کل ہم نہیں آسکتے۔

میم پلیز۔میری درخواست ہے آپ سے پلیز۔صائم تللے کرتے ہوئے بولتا ہے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بی جان ب ترس کھا کر ہاں کہہ دیتی ہیں اور کال بند کر دیتی ہیں۔

بی جان کس کی کال تھی۔ رابیل باہر سے آتے ہوئے پوچھتی ہے

بیگ پیک کرو کل صبح فجر کے بعد ہم نے اسلام آباد کے لیے نکلنا ہے

مگر کیوں بی جان۔ رابیل حیران ہوتے ہوئے پوچھتی ہے۔

میرے منہ سے نکلی ہوئی دعا قبول ہو گئی اسلیے۔

مطلب۔ رابیل کو کچھ سمجھ نہیں آتا۔

مطلب سر مد سکندر قریشی کی کمپنی میں تمہیں جاب ملی ہے اور کل ۹ بجے تم نے آفس جانا۔

کیا؟؟؟؟؟؟ رابیل حیرت سے بولتی ہے

نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بی جان میں نہیں جاؤنگی

رابیل تم جاؤ گی

نو بی جان

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جاؤ گی تو مطلب جاؤ گی۔ میں تمہیں تمہارا شاندار مستقبل بنائے بغیر سکون سے بیٹھنے نہیں دونگی۔ میں چاہتی ہوں کہ تم اپنا نام بناؤ کام کرو خوش رہو لائف میں

تو بی جان میں ایسے بھی بہت خوش ہوں۔

بیگ پیک کرو۔ میں تسنیم اور آفتاب سے بات کر کے آتی ہو تم اپنا دماغ سیٹ کر لو۔ بی جان یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل جاتی ہیں۔

عجیب۔۔۔۔ بہت عجیب۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مطلب میری بی جان اب مجھے مس رابیل دی سی ای او بنا کر ہی چھوڑیں گی۔ رابیل منہ بناتے ہوئے بیگ پیک کرنے لگتی ہے۔

(******)

بی جان ابھی کل تو آپ آئیں ہیں اور جانے کی بھی بات کر رہی

آفتاب رابیل کو بہت اچھی کمپنی سے جاب آفر ہوئی ہے تو میں نہیں چاہتی کہ وہ یہ موقع ضائع کرے اسلیے ہمارا جانا ضروری ہے۔ اور رہی بات آنے جانے کی تو وہ ہم پھر چکر لگاتے رہیں گے

بی جان ویسے دل نہیں کر رہا کہ آپ لوگ جائیں۔ آپ لوگوں کے آنے سے کافی رونق ہو گئی تھی گھر میں۔

کوئی نہیں آفتاب۔ اب رابیل کا بھی تو سوچنا ہے نہ اللہ اللہ کر کے وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھنے کا سوچ رہی ہے تو بہتر یہی کہ ہم اسے آگے بڑھنے دیں۔

بات آپ بلکل ٹھیک کر رہی ہیں بی جان۔ تسنیم بی جان کی ہاں میں ہاں ملا کر بولتی ہے۔

ہاں۔ ہم صبح فجر ٹائم نکل جائیں گے۔ ابھی میں نے رابیل کو پیکنگ کا کہا ہے پتہ نہیں کر رہی ہونی یا نہیں۔ میں اس کو دیکھتی ہوں۔ بی جان یہ کہہ کر رابیل کے پاس آتی ہیں۔

بی جان ویسے آپ کو بہت پسند ہے وہ۔۔۔۔۔ کیا نام ہے اس کا۔ ایک تو اس کا پتہ نہیں کیا نام ہے اتنا لمبا ایسے جیسے تین لوگوں کا نام ایک انسان نے ہی رکھ لیا ہو۔

ہاں جیسے وہ تمہارا نام سن کر بولے گا کہ تم نے بھی تین لوگوں کا نام اپنے نام میں ہی رکھ لیا، رابیل، حورین اور ملک۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بی جان آپ میرے سائڈ ہیں یا اس قریشی۔۔۔۔۔کا نام کیا ہے بی جان۔رابیل نام یاد کرتے ہوئے غصے سے بولتی ہے

سرمد سکندر قریشی اتنا آسان اور پیارا نام ہے اب یاد کر لو تم۔رور سننے کو ملے گا۔

جی ٹھیک ہے۔بی جان اور وہ دونوں مسکرانے لگتی ہیں۔

(*******)

اللہ پوچھے گا آپکو بی جان فجر بھی پڑھنے نہیں دی اور ہوا کے گھوڑے پر سوار کر کے بیٹھا دیا اس گاڑی میں۔رابیل نیند سے تنگ آ کر بولتی ہے۔

مجھے تھوڑی دیر سونے تو دیتی لیکن نہیں۔اب نہ ہی میں اور نہ میری نیند آپکو پیاری ہونی۔رابیل بڑبڑاتے ہوئے ہی گاڑی میں سو جاتی ہے۔

سارا سفر رابیل سو کر گزارتی ہے۔اور گھر پہنچنے کے بعد بھی اس کی نیند نہیں پوری ہوتی۔

رابیل اٹھ جاؤ گھر پہنچ گئے ہیں ہم۔بی جان رابیل کو ہلاتے ہوئے بولتی ہیں

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہمم۔اچھا بی جان۔رابیل نیند میں ہی کہتی ہے۔

بی جان ابھی صرف چھے ہوئے ہیں۔اگر ہم آرام سکون سے بھی نکلتے تو گھر پہنچ ہی جانا تھا ٹائم سے۔رابیل نیند کے جھونکے لیکر بولتی ہے۔

جا کر فریش ہو ناشتہ کرو اور ۹ ایسے ہی بج جانے ہیں پتہ بھی نہیں چلنا۔

بی جان آپ تو ایسے کر رہی ہیں جیسے میں نے سکول میں ایڈمشن لیا ہو اور آپ ابھی مجھے کپڑے پہنا کر میری دو چوٹیاں کر کے پانی والی بوتل اور ٹفن دے کے کہیں گی جا میری بچی رابیل جا۔جی لے سکول کی لائف۔

ہاں میں ایسا ہی کرونگی۔جاؤ جا کر فریش ہو میں ناشتہ بناتی ہوں۔پھر

اوکے۔رابیل یہ کہہ کر فریش ہونے چلی جاتی ہے

رابیل فریش ہونے کے بعد آرام آرام سے تیار ہونے لگتی ہے کیونکہ اسے نیند کے جھونکے ابھی بھی آرہے ہوتے ہیں دو دن مسلسل سفر کر کے اس کی تھکاوٹ نہیں اترتی اسلیے اسے نیند ستا رہی ہوتی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ جتنا ٹائم تم نے تیار ہونے میں لیا ہے دیکھو ٹائم کیا ہو گیا۔ بی جان اسے ناشتہ اپنے ہاتھوں سے کرواتے ہوئے بولتی ہیں

آٹھ بجے ہیں۔ بس بی جان

ہاں میری بچی کسی دن تمہاری یہ نیند تمہیں گولڈ میڈل ضرور دلوائے گی۔ بی جان اس کی نیند سے تنگ ہو کر بولتی ہیں۔

اچھا نہ بی جان۔۔ رابیل ناشتہ جلدی سے ختم کر کے ایک دفعہ شیشہ میں خود کو دیکھتی ہے

بی جان سب ٹھیک لگ رہا ہے۔ رابیل نے لانگ مونو کرومو پنک کلر کی قمیض اور ساتھ کیپری پہنی ہوتی ہے۔ بالوں کی لوز بریڈ بنائی ہوتی ہے اور اگلی دو لاٹیں باہر رکھی ہوتی ہیں۔ ساتھ میں ہلکی سی جیولری اور میک اپ کے نام پر بلش آن اور لپسٹک لگائی ہوتی ہے۔

ہاں سب پرفیکٹ لگ رہا ہے۔

اب میں جاؤں۔ رابیل گھڑی پر ٹائم دیکھ کر بولتی ہے جو اس وقت پونے ۹ بجا رہی ہوتی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہاں فی امان اللہ۔ بی جان یہ کہہ کر اسے رخصت کرتی ہیں۔

ٹریفک ہونے کی وجہ سے رابیل آدھا گھنٹہ لیٹ آرٹ گیلری پہنچتی ہے۔ وہاں ریسپنشٹ سے انفارمیشن لیتی ہے تو وہ اسے انتظار کرنے کا کہتی ہے۔

وہ کمپنی کسی عالیشان محل سے کم نہیں لگ رہی ہوتی۔ لوگ ایسے کام کر رہے ہوتے ہیں جیسے روبوٹ کو کوئی آرڈر دے دیا ہو اور وہ بغیر تھکے کام کرتا رہتا ہے۔ سٹاف کے نام پر لوگوں کا ہجوم ہوتا ہے۔ ہر ایک سیکشن کے لیے پرا پر ایریا بنا ہوا، جہاں سب اپنے کام کو لگن سے کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ رابیل پہلے تو یہ سب دیکھ کر حیران ہوتی ہے اور پھر اگنور کر کے صوفے پر بیٹھ جاتی ہے

رابیل کو موقع مل جاتا ہے اپنی بچی کچی نیند کو پورا کرنے کا، ریسپنشٹ اسے اندر آفس میں جانے کا کہتی ہے تو نیند کو بہت قابو کر کے سرمد کے ماسٹر روم جتنے آفس میں ناک کرتی ہے تو صائم اسے اندر آنے کا کہتا ہے۔ رابیل اندر آتی ہی ہے کہ اچانک سائڈ پر پڑے ٹیبل سے ٹکراتی ہے تو ٹیبل پر پڑی برش اور پینٹ کلرز نیچے گر جاتے ہیں۔ سرمد جو چیئر کی

بیک کر کے کوئی ایمپورٹنٹ کال سن رہا ہوتا ہے وہ ایک نظر گری ہوئی چیزوں کو دیکھتا ہے اور واپس اپنا منہ موڑ لیتا ہے۔ رابیل جلدی سے برش اور پینٹ اٹھا کر ٹیبل پر رکھتی ہے وہ تو شکر ہے پینٹ بند ہوتے ہیں نہیں تو پہلے دن ہی اس کو جاب سے نکال دیا جاتا۔

سرمد کال بند کر موبائل کی سکرین پر کوئی ضروری نوٹیفیکیشن پڑھتے ہوئے بولتا ہے۔

صائم کنٹریکٹ پیپر نکال کر ان کو دکھا دو یہ پہلے پڑھ لیں پھر آگے بات ہو گی۔

او کے سر۔

صائم اسے کنٹریکٹ پیپر دیتا ہے۔

پڑھ لیں اسے اور یہ ساری ریکوارمنٹس پوری کرنی ہو گی آپکو اور نیچے سائن کر دینا۔

رابیل پیپر پڑھتی ہے۔ لائف ٹائم کا لفظ سن کر وہ بولنا شروع کرتی ہے کہ میں لائف ٹائم کام نہیں کرونگی وہ بھی پرسنل آرٹسٹ بن کر بلکل نہیں۔ سرمد اس کی بات سن کر کھڑا ہوتا ہے اور اپنی چیئر پیچھے کر کے اس کے پاس جاتا ہے۔ رابیل جو ایک نظر سرمد کو اپنی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

طرف آتا دیکھتی ہے تو پہلے وہ ڈر جاتی ہے اور نظریں نیچی کر لیتی ہے۔ لیکن جیسے ہی سرمد بولتا ہے، بتائیں کہاں مسئلہ ہے

رابیل نے آہستہ سے نظریں اٹھائیں، اور پہلی بار ان دونوں کی نظریں ملیں۔ ایک لمحہ۔۔ صرف ایک پل۔۔ لیکن اس ایک پل میں سب کچھ تھم گیا۔ ہوا جیسے ایک لمحے کو رک گئی۔ کمرے کی لائٹس کی چمک اس کی آنکھوں سے ٹکرائی اور وہ چمکدار ہنی براؤن آنکھیں جیسے شیشے کی طرح صاف مگر اتنی گہری کہ وہ چمکنے لگ گئی۔ اس کی آنکھیں اتنی گہری اور شفاف تھی کہ بندہ خود کو ان میں ڈوبتا ہوا محسوس کرے۔ سرمد کی نظریں پہلی بار اس سے ٹکرائیں ایک عام سا جملہ، ایک عام سا لمحہ لیکن وہ نظر۔۔ غیر معمولی نہ تھی۔ وہ آنکھیں بول رہی تھیں بنا الفاظ کے ایسے جیسے کوئی راز چھپا ہو ان کی گہرائی میں جیسے کسی خزانے کا دروازہ کھل رہا ہو، صرف ایک نظر سے۔ سرمد کے قدم جم گئے اسے یاد ہی نہیں رہا کہ اس نے کیا پوچھا تھا کیا وہ کوئی جواب دے رہی تھی؟ کچھ کہہ رہی تھی؟ یا خاموشی ہی اس کی زبان تھی۔ سرمد کو کچھ معلوم نہیں کیونکہ اس کی ساری توجہ ان آنکھوں پر تھی۔ وہ آنکھیں

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جن میں روشنی تھی ایسی روشنی جو روح کو چھو جائے۔ ارد گرد سارے کام ہو رہے تھے آوازیں تھیں مگر سرمد کے لیے بس وہ لمحہ ساکن تھا۔ وہ ایسے جیسے قدرت کی بنائی ہوئی حسین آنکھوں کو نہارنے میں مصروف تھا۔

سر۔۔صائم کی آواز کمرے کی خاموش فضا کو چیرتی ہوئی گونجی۔ سرمد جیسے کسی اور دنیا میں کھویا ہوا تھا۔ رابیل کی آنکھوں کی گہرائی وہ شفاف آنکھیں، گہری مگر سچی آنکھیں اسے اپنی جگہ سے ہلا چکی تھی۔ مگر صائم کی آواز نے اسے اس لمحے سے کاٹ دیا۔ وہ چونکا۔

رابیل کی نظریں جھک چکی تھیں۔ مگر اس کا چہرہ اب بھی وہی سوال لیے کھڑا تھا۔

سرمد کو یکدم ایک عجیب سی بے چینی نے گھیر لیا۔ اسے کچھ سمجھ نہ آیا کہ وہ کیا محسوس کر رہا ہے۔ وہ خاموشی سے صائم کی طرف مڑا لہجے میں حکم تھا۔

تم میرے آنے تک انہیں کنوینس کرو۔ ورنہ۔۔۔۔

وہ جملہ ادھورا چھوڑ کر پلٹا اور دروازے کی طرف قدم بڑھا دیے۔ آواز جیسے کسی بھاری خلا میں گم ہو گئی ہو۔

قدم آہستہ دل بے قابو۔ وہ سیدھا اپنے پرسنل میٹنگ روم کی طرف بڑھا۔ دروازہ بند کرتے ہی جیسے وہ دنیا سے الگ ہو گیا ہو۔ وہ آہستہ سے جا کر صوفے پر بیٹھا۔ اس نے اپنی ٹائی ڈھیلی کی اور آنکھیں بند کی۔ رابیل کی آنکھیں۔ اسنے زندگی میں کئی چہرے دیکھے ہونگے بے شمار نظروں سے گزرا تھا مگر یہ نظر۔۔۔۔ یہ آنکھیں کچھ اور تھی۔ یہ جیسے دل کی دیوار پر نقش ہو گئی ہو۔۔ ایک لمحے کو اسے لگا کہ سب کچھ تھم گیا ہے وہ چاہتا تھا کہ بس یہ وقت رک جائے۔۔ خاموشی میں اس نظر کو پھر سے دیکھے۔۔ لیکن وقت کو قید کرنا اس کے اختیار میں کہاں تھا؟۔۔ اور شائد اس لمحے کو قید نہیں کرنا تھا خود اس میں قید ہو جانا تھا۔۔ اس نے ایک گہری سانس لی جیسے اپنے اندر کی شدت کو قابو میں لانے کی کوشش کر رہا ہو۔۔ چہرے پر ہاتھ پھیرا جیسے کسی نظر کے لمس کو محسوس کر رہا ہو۔۔

ہزار چہروں میں وہ تھا۔

بس ایک چہرہ دکھ گیا۔

نظر نے جب چھوا اسے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تو دل وہیں یہ رک گیا۔

عجیب سی حیرانی تھی

عجیب سا اک سناٹا تھا۔

نہ لفظ تھے، نہ کوئی سدا

بس ایک لمحہ بک گیا۔

سوال آنکھوں میں تھے مگر،

جواب آنکھوں سے مل گیا۔

وہ شہد جیسی آنکھیں تھیں

کہ جیسے خواب پگھل گیا۔

سچائی کا عکس لیے،

خاموش سی گم سم سی۔

وہ آنکھ کیا اٹھی تھی بس۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جہاں تھا میں وہیں رک گیا۔

میں دیکھتا رہ گیا۔

وہ پل نکل کے چھپ گیا۔

دل بے قرار ہو جاتا۔

لمحہ قید ہو جاتا۔

اک پل صدی بن جاتا۔

ہر جذبہ بدل جاتا

نہ نیند آئی، نہ خواب بنے

نہ دن چلا، نہ شب گیا

کوئی صدا نہ دی اس نے

مگر سکوت بھی کچھ کہہ گیا۔

وہ لمحہ ٹوٹا ہی نہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ وقت شاید تھم گیا

جذبات تھے کہ جلتے رہے

اور دل دھواں سا بن گیا

کچھ اور تھا، کچھ اور ہوا

سب کچھ ہی جیسے بدل گیا

پھر تھوڑی دیر بعد آہستہ سے اٹھتا ہے۔ قدم بھاری، دل ہلکا مگر جذبات گہرے۔۔ خود کو نارمل کرتا ہے اور دوبارہ آفس کی طرف بڑھنے لگتا ہے۔ آفس میں آتے ہی وہ اپنی کرسی پر بیٹھا۔

تو کیا طے ہوا صائم؟؟ اب کی بار اس نے نظر اٹھا کر دیکھنے سے گریز کیا۔ اس نے پوری کوشش کی تھی کہ وہ رابیل کی آنکھوں میں نہیں دیکھے گا۔

سر وہ لائف ٹائم کے لیے نہیں مان رہی اور کہہ رہی ہیں کہ کام جو بھی ہوا آفس میں کریں گی گھر نہیں۔ صائم نے دھیرے مگر صاف لہجے میں کہا۔

پانچ منٹ ہیں ان کو کہو کہ یہی ریکوائر منٹس رہیں گی۔ اور انہیں ہر حال میں پوری کرنی ہونگی۔ نہیں تو تم اپنی جاب سے ہاتھ دو بیٹھو گے۔

صائم کچھ کہنے ہی والا تھا کہ رابیل خاموشی سے آگے بڑھی۔

میرا معاملہ ہے آپ مجھ سے بات کریں انہیں کیوں جاب سے نکالیں گے آپ۔ وہ سرمد کے ٹیبل کے پاس کھڑی ہو کر بولی۔

ایک تو میں لائف ٹائم کے لیے نہیں مانوں گی اور دوسرا جو بھی کام ہو گا میں ادھر ہی کرونگی۔ میں آپ کی پرسنل پینٹر ادھر ہی بن کے کام کرونگی۔

جو ریکوئر منٹس لکھ دی گئی ہیں ان پر ہی عمل ہو گا۔ اور آپ اس پر سائن بھی کریں گی۔ نہیں تو آپ تب تک اس روم اس کمپنی سے باہر ایک قدم بھی نہیں رکھ سکتی۔ سرمد موبائل پے دیکھتے ہوئے بولا۔

رابیل نے ایک گہری سانس لی، لمحہ بھر کو اس کی آنکھوں میں چمک ابھری، جیسے وہ سوچ رہی ہو کہ کہاں سے شروع کرے، پھر اس نے پر سکون مگر مکمل اعتماد سے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آپ کی کمپنی کو میری ضرورت ہے،اس نے ایک قدم آگے بڑھایا اور کرسی کی پشت پر ہاتھ رکھا،اگر آپکو میری بات نہیں ماننی تو میں اس آفس کے لیے بھی کام نہیں کرونگی۔اگر میں کچھ چیزوں کے لیے راضی ہو رہی ہوں تو آپ کا بھی فرض بنتا کہ آپ بھی میری کچھ شرائط مانیں۔

سرمد کی انگلیاں ایک لمحے کے لیے موبائل سکرین پر رک گئیں۔

مطلب آپ ادھر ہی رہنا چاہتی ہیں۔وہ دھیرے سے بولا،آج آپکو گھر نہیں جانا۔

صائم جواب تک ایک طرف خاموش کھڑا تھا،جیسے اچانک بیدار ہوا ہو،اس نے ایک نظر رابیل پر ڈالی اور پھر سرمد کی طرف مڑا۔

سر آپ ایک منٹ دیں میں ان سے بات کرتا ہوں۔مان جائیں گی یہ۔

صائم رابیل کو کمرے کے ایک طرف لے گیا،جہاں شیشے کی بڑی سی کھڑکی تھی۔

دیکھیں میم!ہم نے جو ریکوائرمنٹس رکھی ہیں وہ ماننے کے قابل ہیں۔آپ کو لائف ٹائم اس لیے رکھا جا رہا ہے کیونکہ آپ میں قابلیت ہے،آپ کے ہنر میں ہی مزید بہتری آئے

گی،جہاں کہیں آپ میں کمی ہوئی آپ سیکھتی جائیں گی۔اس میں بھی آپکا ہی فائدہ ہے۔اور دوسری بات گھر جا کر کام کرنے والی تو آفس میں سر کو اور بھی بہت سے کام ہوتے۔اور جو ہم پینٹنگز آپ سے بنوانا چاہتے ہیں وہ اپنے انٹرنیشنل کلائنٹس اور مشہور بزنس لوگوں کے لیے بنوانا چاہتے ہیں۔اور ان کے کام میں غلطی کی گنجائش نہیں ہوتی۔آپ ادھر رہ کر کام کریں گی تو ڈسٹربنس ہو گی،صرف اس لیے سر چاہتے کہ آپ اکیلی جہاں ہو وہاں سکون سے اپنا کام کریں تا کہ نہ آپکو کوئی مسئلہ ہو اور نہ ہمارے کلائنٹس کو کوئی شکایت رہے۔

صائم اسے بہت اچھے سے سمجھاتے ہوئے بولتا ہے۔

رابیل کی نظریں کھڑکی سے باہر تھیں جیسے وہ سوچوں کے گرداب میں کہیں کھو گئی ہو۔صائم اسے مسلسل سمجھا رہا تھا۔

کچھ دیر سوچنے کے بعد رابیل کو سارے پوائنٹس ویلڈ ہی لگتے ہیں۔لیکن اس کا دل کہیں نہ کہیں ماننے کو تیار نہیں تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میم مان جائیں۔ آپ کا ہی فائدہ ہے۔ آپ انکار کریں گی تو میری جاب تو ویسے بھی جانی ہی جانی ہے آپ کی قابلیت اور ہنر کو بھی سراہنے کا موقع ہاتھ سے نکل جائے گا۔ آپ کو پتہ بھی ہے لڑکیاں مرتی ہیں اس آرٹ ہاوس میں کام کرنے کے لیے، صرف سرمد سر کی ایک جھلک کو دیکھنے اور ان کے ارد گرد رہنے کے لیے۔ ہر سال یہاں ہزاروں کی تعداد میں لڑکیاں آتی ان میں سے چند کو ہی موقع ملتا۔ اگر اس دفعہ قسمت آپ پر مہربان ہے تو مان جائیں۔ صائم رابیل کے بہت تللے کرتا ہے۔

اچھا ٹھیک ہے مجھے مزید اس کمپنی کی تعریف سننے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ بس بتا دو کدھر سائن کرنے ہیں۔

وہ سائن کرنے کے لیے مان جاتی ہے۔

ٹھیک ہے میں سائن کر دوں گی لیکن میری بھی ایک کنڈیشن ہے۔ رابیل اپنی شرط رکھتے ہوئے بولتی ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آپ کی ہر جائز کنڈیشن کا پورا خیال رکھا جائگا۔اب آپ سائن کر دیں اور شرط بھی سر کو بتا دینا

میں آپکی کنڈیشنز ماننے کو تیار ہوں اس کے بدلے آپکو بھی میرے کچھ کنڈیشنز ماننی پڑیں گی۔رابیل اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ کر بولتی ہے۔

سرمد کنٹریکٹ پیپر اس کے سامنے رکھتے ہوئے بولتا ہے۔آپ سائن کرے اور اپنی شرط بتائیں

آپ میری شناخت سب کے سامنے نہیں لائیں گے۔چاہے انٹرنیشنل لیول پر میں پینٹنگ بناؤں یا نیشنل لیول پر آپ کبھی بھی نہ مجھے فورس کریں گے اور نہ میری شناخت کبھی کسی کے سامنے لائیں گے۔

بس؟؟؟؟سرمد ٹیب سکرین پر دیکھتے ہوئے بولتا ہے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور میں ویک میں دو چھٹیاں کرونگی۔اور یہ دو چھٹیاں میں کسی بھی دن کرونگی۔ میرا چھٹی کا دن فکس نہیں ہو گا۔ہاں میں اتنا ضرور کر سکتی کہ سنڈے کی چھٹی فکس کر لیتی باقی ایک چھٹی جب کرونگی میں آپکو انفارم کر دیا کرونگی۔

اوکے۔ سرمد حامی بھر دیتا ہے۔

اب آپ سائن کریں آپ ہماری کنڈیشنز مانے ہم آپکی۔

رابیل سائن کر کے پیپر سرمد کے آگے کر دیتی ہے

اور کب سے میری جوائنگ ہے۔رابیل جانے سے پہلے پوچھتی ہے۔

کل سے۔ سرمد فوراً بولتا ہے

کل شام ٦ بجے سے آٹھ بجے تک آپ صرف دو گھنٹے آیا کریں گی۔اور جب کبھی لگے گا کہ وقت بڑھا دینا چاہیے تو آپکی ٹائمنگ بڑھا دی جائے گی۔ کبھی کبھی آپ کام کے سلسلے میں لیٹ بھی ہو جایا کریں گی۔یہ مائنڈ سیٹ بنا کر آپ کل آنا۔ سرمد اس کو دوبارہ دیکھنے کی غلطی نہیں

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کرتا وہ ساری باتیں بس ٹیب یوز کرتے ہوئے کرتا ہے۔ کیونکہ وہ نہیں چاہتا کہ وہ پھر سے رابیل کی آنکھوں میں دیکھے اور کھو جائے۔

اوکے۔اب میں جاؤں؟؟؟رابیل کھڑے ہوتے ہوئے پوچھتی ہے

جی آپ جا سکتی ہیں۔اور یاد رکھیے گا،

"ٹوبی اون ٹائم"

اوکے۔رابیل یہ کہہ کر جلدی سے وہاں سے نکل جاتی ہے

(******)

رابیل آفس سے آنے کے بعد کھانا کھا کر سو جاتی ہے اور شام کی نماز سے ایک گھنٹہ پہلے اٹھتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لگتا ہے آج ہی ساری نیند پوری کر لینی تھی۔ آفس سے آنے کے بعد تم ایسا سوئی ہو کہ ابھی ہی اٹھی ہو۔ بی جان باہر لان میں بیٹھ کر ہلکا پھلکا سنیکس میں بسکٹ اور کچھ نٹس کھاتے ہوئے بولتی ہیں۔

کیا کروں بی جان تھکاوٹ ہی اتنی ہوئی ہوئی تھی۔ دو دن کے سفر کی اسلیے پھر سونا تو تھا نہ۔ رابیل جو اٹھنے کے فوراً بعد نماز پڑھ کر سیدھا لان میں آتی ہے۔

اور بتاؤ پھر کیسا رہا آج کا دن۔

دن کا نہ پوچھے یہ پوچھیں کے کیسا ہے وہ سرمد۔ رابیل سرمد کا ذکر کرتے ہوئے بولتی ہے۔

اچھا چلو یہ بتا دو کے کیسا باس ہے وہ؟

اللہ اللہ! بی جان وہ تو ایسے جیسے ساری دنیا ان کی مرضی سے چلے گی۔ جو کچھ انہوں نے کہہ دیا بس وہی ہونا۔ باقی کسی کی کوئی رائے ان کی نظر میں معنی نہیں رکھتی۔ اب مجھے کہتے کہ

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کنٹریکٹ پر سائن کرو۔اور آپکو پتہ ہے کنٹریکٹ میں تھا کیا۔رابیل بی جان کو تفصیل سے بتاتے ہوئے بولتی ہے۔

کیا تھا اس میں۔بی جان بھی اس کی باتوں کو دلچسپی لیکر سنتی ہیں۔

کہ میں ان کے لیے لائف ٹائم کام کرونگی وہ بھی ان کی پرسنل آرٹسٹ بن کر۔میں تو انکار کر دیا۔

اچھا تو تم انکار کر آئی ہو۔؟؟؟بی جان حیرانگی سے پوچھتی ہیں۔

میں نے کیا کہا بی جان۔کہ وہ اپنی مرضی چلانے کے عادی۔انکار کرنے دیتے مجھے؟؟۔میں تو مان ہی نہیں رہی تھی۔پھر جیسے تیسے کر کے انہوں نے مجھ سے سائن کروا ہی لیے۔میں بھی اپنی شرط بتائی پھر ہی سائن کیا۔

تم نے کیا شرط رکھی؟؟؟بی جان رابیل کی الٹی سیدھی حرکتوں سے واقف تھی اسلیے جلدی سے پوچھتی ہیں

میں نے بس اتنا ہی کہا کہ ہفتے میں دو چھٹیاں کرونگی۔اور دوسرا یہ کہ میری شناخت سب کے سامنے کبھی نہ آئے۔میں جو بھی پینٹنگز بناؤں گی میرا نام استعمال کرلیں لیکن میرا چہرہ نہیں۔

تو اگر چہرہ سب کے سامنے آ بھی جائے تو کیا ہے۔

نہیں بی جان میں نہیں چاہتی بس۔فلحال تو بلکل بھی نہیں چاہتی۔اور جب مجھے لگے گا کہ مجھے دکھا دینا چاہیے پھر دکھادونگی۔اور ویسے بھی میں بہت بڑی آرٹسٹ نہیں ہوں جو میری پینٹنگز ہی سب پسند کریں گے۔رابیل اپنی قابلیت کو کم تر سمجھتے ہوئے بولی۔

تم بہت بڑی آرٹسٹ بنو گی۔اور ویسے بھی تم اپنی قابلیت کو اتنا کم تر کیوں سمجھ رہی۔خدا نے کسی کسی کے ہاتھ میں ایسا ہنر رکھا ہوتا ہے۔بی جان اسے سمجھاتے ہوئے بولی۔

بی جان آپ تو کہتی تھی کہ سب کے ہاتھ میں ہنر ہوتا۔رابیل سوچتے ہوئے بولی۔

ہاں تو میں ابھی بھی یہی کہتی ہوں کہ ہنر سب کے ہاتھ میں ہے۔ لیکن سب کے ہنر مختلف ہوتے۔ میں تو تمہارے اس مصوری والے ہنر کی بات کر رہی کہ ہر کوئی اتنی اچھی مصوری نہیں بنا پاتا۔ اب اگر اللہ نے تمہیں یہ قابلیت دی ہے تو اس کو نکھارو اس میں مہارت حاصل کرو۔

اچھا میری افسانہ نگار رباب زہرہ۔ رابیل بی جان کو تنگ کرتے ہوئے بولی۔

اب تم اپنے آپ کو ہی دیکھ لو تم نے ڈگری کونسی لی اور تمہیں مہارت کس چیز میں ہے۔ ڈگری سب کے پاس ہوتی ہے آجکل تو سب ہی ڈگری پکڑے ہوئے ہیں۔ لیکن ہنر کی پہچان کسی کو نہیں ہے۔ انہیں لگتا ہے کہ ڈگری لیں گے تو جاب مل جائے گی اور پھر زندگی سیٹ ہے۔ وہ اس ڈگری کے چکر میں اپنے ہنر کو بھی نہیں پہچان پاتے۔ کیونکہ ان کے نزدیک ڈگری سب سے اہم ہوتی۔

ہاتھ میں ہنر کا ہونا بھی بہت ضروری ہے۔اور ڈگری کے ساتھ ایک خاص کام میں اگر انسان کے پاس ہنر بھی آجائے تو وہ اپنی زندگی سنوار لیتا ہے۔اب اگر کل کو ڈگری کی بنیاد پر نوکری نہ ملی

تو؟؟؟ تو کبھی سوچا ہے ساری زندگی دربدر کی ٹھوکریں کھانی پڑتی پھر۔کیونکہ ڈگری کے چکروں میں نہ کوئی ہنر سیکھتا اور نہ ہنر کو اہمیت دی جاتی۔بی جان اسے اچھے سے سمجھاتے ہوئے بولتی ہیں

بی جان آپ کہہ تو بلکل ٹھیک رہی ہیں۔میں نے انجنیئرنگ کی لیکن مجھے اس فیلڈ میں پتہ نہیں کیوں انٹرسٹ نہیں بنا۔اور میں نے اپنے شوق اپنے ہنر پر کام کیا اور آج کچھ مہارت ہے اس میں مجھے۔بی جان اگر میں بھی انجنیئرنگ کے سہارے رہتی تو میں آج کیا کرتی ہوتی؟؟بغیر ہنر کے۔۔۔رابیل فکر مند ہوتے ہوئے بولتی ہے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بلکل!اس لیے ڈگری لینی چاہیے پڑھائی مکمل کرنی چاہئے لیکن ہنر بھی سیکھنا چاہیے۔زیادہ نہیں تو ایک ہی اچھی فیلڈ اور شوق کا ہنر انسان کے پاس ہونا چاہئے تاکہ کل کو اگر ڈگری کی بنیاد پر اسے

نوکری نہیں ملتی تو وہ اپنے ہنر کی بنیاد پر اپنا نام بنالے۔اسلیے میں تمہارے پیچھے پڑی رہتی ہے کہ تم اپنے اس مصوری والے کام میں نام بناؤ اپنی زندگی سنوارو اپنے لیے اور اپنی آنے والی نسل کے لیے بھی۔

بی جان ایک بات تو مجھے ابھی یاد آئی ہے۔رابیل کو ایک دم کچھ یاد آتا ہے تو وہ فوراً بولتی ہے۔

کیا؟؟؟

بی جان مجھے اُن کے گھر جا کر کام کرنا ہے وہ بھی شام کو ٦ سے ٨ بجے تک۔

ٹائم کا تو کوئی مسئلہ نہیں وہ ڈرائیور تمہیں چھوڑ بھی آئے گا اور لے آئے گا۔لیکن گھر کیوں؟؟؟بی جان حیرت سے پوچھتی ہیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کیونکہ سر مد سر کا ماننا ہے کہ میری پینٹنگز انہوں نے نیشنل اور انٹر نیشنل لیول پر سیل کرنی ہے اپنے اچھے بزنس کمیونٹی میں تو اسلیے غلطی کی گنجائش نہیں۔ آفس میں ڈسٹربنس ہوتی اسلیے بغیر کسی مداخلت کہ وہ کام کروانا چاہتے۔ اور ویسے بھی بی جان انہیں پتہ نہیں کیوں ہر چیز میں پرفیکشنزم چاہیے۔ اب انسان ہیں غلطی تو ہو جاتی لیکن نہیں انہیں پرفیکٹ ہی سب چاہیے۔

اچھا! تم بھی پھر دھیان اور احتیاط کے ساتھ کام کرنا یہ نہ ہو کوئی نہ کوئی آئے دن کام بگھار کر آئی ہو تم۔ بی جان رابیل کی کبھی کبھی کرنے والی شیطانی حرکتوں کا سوچتے ہوئے بولی۔

میں اب اتنی بھی پاگل نہیں ہو بی جان جو ایک اتنے بڑے بزنس مین کے گھر جا کر کام کی بجائے کام خراب کر کے آؤں۔ رابیل بی جان کو مسکرا بولتی ہے۔

آجاؤ اندر چلتے مغرب کی آذان کا بھی وقت ہونے والا ہے وضو کرتے ہیں تب تک پھر آذان بھی ہو جاتی۔ بی جان کرسی سے اٹھتے ہوئے بولتی ہیں۔

جی چلیں بی جان۔۔۔۔۔

(*******)

سرمد شام کا کھانا کھانے کے بعد اپنی آرٹ کنسلٹنسی والے کام میں مصروف ہو جاتا ہے۔

صائم میری جو میٹنگ آرٹ کنسلٹنٹ والے کلائنٹس کے ساتھ ہے اس کا مجھے شیڈول بھیجو۔دس بجے سے پہلے پہلے جتنے کلائنٹس کے ساتھ میٹنگ ارینج ہو سکتی ہے وہ رکھو اور ابھی مجھے بتاؤ۔سرمد صائم کو کال کرتے ہوئے بولتا ہے۔

سرمد کانفرنس روم میں جاتا ہے۔بڑی سکرین پر ویڈیو کال چل رہی تھی۔کال پر دو انٹرنیشنل کلائنٹس تھے۔وہ اپنے پوائنٹس بول رہے تھے اسی لمحے جیسے لفظ کسی گہری کھائی میں گر گئے ہوں۔اچانک اسکی آنکھوں کے سامنے رابیل کی آنکھیں آتی ہیں وہ انہیں بھلانے کی بھرپور کوشش کرتا ہے لیکن ناکام رہتا ہے۔

کلائنٹس میں سے ایک آواز دیتا ہے۔مسٹر سرمد۔۔آر یو او کے؟؟

وہ چونک کر سیدھا ہوتا ہے۔ بغیر کچھ بولے وہ میٹنگ کینسل کر دیتا ہے۔ اور رات کے ۸ بجے وہ باہر کھلی فضا میں جانے کا سوچتا ہے۔

ڈرائیور گاڑی نکالو۔ گاڑی آہستہ آہستہ شہر کے شور سے دور جا رہی تھی۔ سرمد فون پر ہی نیوز فیڈ کھولتا ہے۔ حکومت، اسٹاک مارکٹ، آرٹ سب کچھ ایک جیسے بے جان لگ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد گاڑی سرمد کے پرائیویٹ فارم ہاوس پہنچتی ہے جو بنی گالہ میں تھا۔

فارم ہاوس کا گیٹ کھلتے ہی ایک پر سکون سناٹا اس کا استقبال کرتا ہے

ڈرائیور گاڑی اندر پارک کرتا ہے تو سرمد اسے گاڑی میں ہی بیٹھنے کا کہتا ہے۔

سرمد فارم ہاوس کی چھت پر کچھ دیر کھلی فضا میں آرام کرتا ہے ارد گرد کا حسین نظارہ دیکھتا ہے اور ٹہلتے ہوئے وقت گزارتا ہے۔ نیلے آسمان کے نیچے پہاڑوں کے دامن میں بیٹھا وہ اکیلا خاموش اور الجھا ہوا مرد لگ رہا تھا، جیسے دنیا نے سب کچھ دیا ہو لیکن سوائے سکون کے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دو گھنٹے فارم ہاوس کی ٹھنڈی ہوا،خالی لان کے درمیان گزارنے کے بعد سرمد خاموشی سے واپس گھر کی طرف روانہ ہوتا ہے۔ گاڑی شہر کی سنسان سڑکوں پر آہستہ آہستہ چل رہی تھی۔

ڈرائیور نظریں سامنے جمائے بیٹھا تھا۔ مگر پچھلی سیٹ پر سرمد مکمل خاموش تھا۔نہ کوئی سوال نہ نیوز۔ بس ایک طویل خاموشی۔۔ جیسے کوئی اندرونی گفتگو جارہ ہو۔

جیسے ہی گاڑی پورچ میں رکتی ہے۔ڈرائیور دروازہ کھولتا ہے سرمد آہستہ سے باہر نکلتا ہے۔ گھر کے اندر داخل ہوتے ہی سرمد خان بابا کو پکارتا ہے

خان بابا میرے لیے گرم آلمنڈ ملک کمرے میں لیکر آئیں۔ سرمد یہ کہتے ہی اپنے کمرے کی طرف چلا جاتا ہے۔ کمرہ نیم تاریک، مدھم خوشبو لیے مکمل ترتیب میں قالین پر قدم رکھتے ہی وہ آہستگی سے اپنے جوتے اتارتا ہے اور دائیں جانب بڑی نفاست سے رکھ دیتا ہے۔ الماری کھولتا ہے اندر سے ہلکی سی خوشبو آتی ہے۔ وہ اپنا نائٹ ڈریس نکالتا ہے۔ اور واش روم میں چلا جاتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چینج کر کے وہ کمرے میں آتا ہے اور بیڈ پر آ کر بیٹھ جاتا ہے۔ تکیے سے ٹیک لگا کر وہ سائیڈ ٹیبل سے کتاب اٹھاتا ہے اور پڑھنے لگتا ہے۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ ہلکے سے کھلتا ہے۔ خان بابا ہاتھ میں دودھ کا گلاس لیے خاموشی سے اندر داخل ہوتے ہیں۔

سر آپکا دودھ۔ وہ آہستہ سے گلاس سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیتا ہے۔

پھر وہ نرمی سے پوچھتا ہے۔ سر اور کچھ تو نہیں چاہیے

سر مد نظریں کتاب سے ہٹائے بغیر دھیمے لہجے میں بولتا ہے۔

نہیں۔ اب آپ جا سکتے ہیں۔ آرام کریں۔

خان بابا خاموشی سے سر جھکا کر کمرے سے باہر نکل جاتے ہیں اور دروازہ بند کر دیتے ہیں۔

سر مد دودھ کا گلاس اٹھاتا ہے اور پینے لگتا ہے۔ وہ دودھ پیتے ہوئے کتاب کو پڑھ رہا ہوتا۔ دو سہ کا آخری گھونٹ لیتے ہی وہ کتاب اور گلاس دونوں سائیڈ پر رکھ دیتا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بیڈ سائیڈ لیمپ کی روشنی بند کرتا ہے۔ پھر ریموٹ سے پورے کمرے کی لائٹس بند کر دیتا ہے۔

وہ بیڈ پر لیٹ جاتا ہے۔ کروٹ لیتا ہے اور آنکھیں موند لیتا ہے۔

(*******)

بی جان میں سوچ رہی ہوں کہ میں صبح کے لیے بھی کوئی کام ڈھونڈو۔ شام کو تو کام کرنا ہی ہے تو دن میں جو اتنا وقت ہوتا ہے اس کو بھی تو گزارنا ہے نہ۔ اب مجھے فارغ بیٹھنے سے بہت بوریت ہوتی ہے۔ رابیل ٹی وی دیکھتے ہوئے بولتی ہے،

ہاں ٹھیک ہے تم اپنے لیے دوسری جگہ کوئی جاب دیکھ لو یا تم اپنے باس کو ہی بولو کہ وہ تمہاری ڈیوٹی کی ٹائمنگ تبدیل کر دیں، یا پھر اپنے آفس میں دن ٹائم کے لیے کوئی ویکنسی ہے تو رکھ لیں تمہیں۔ بی جان اپنی کتابوں کو ترتیب سے رکھتے ہوئے بولتی ہیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

توبہ بی جان۔ان کو تو میں کبھی بھی نہ کہوں کہ مجھے اور کام بتائیں۔ان کے ساتھ میرے یہ دو گھنٹے گزر جائیں وہی میرے لیے بہت بات ہے۔رابیل ایسے جیسے سرمد کے نام سے اکتاتے ہوئے

بولتی ہے۔

تو اگر کبھی تمہیں اس کے ساتھ زیادہ وقت گزارنا پڑ گیا تو تم کیا کرو گی رابیل۔بی جان مسکرا کر بولتی ہیں۔

تو تب میں ان کے ہاں جاب ہی چھوڑ آؤنگی۔۔۔۔

اچھا!۔۔۔۔رابیل یہ میری اس سائڈ والی کتابوں کو صاف کر کے مجھے دو میں ان کو ترتیب سے رکھوں۔ملازمہ کے ہوتے ہوئے بھی خود کام کرنا پڑتا ایسے حالات ہیں اس گھر کے۔بی جان سیدہ کی حرکتوں سے تنگ آتے ہوئے بولتی ہیں۔

تو بی جان سیدہ اماں کی جگہ کسی اور کو رکھ لیتے ہیں نہ وہ کام ٹھیک سے کرتی ہیں اور نہ اب وہ کام پہ دھیان دیتی۔رابیل کتابیں صاف کرتے ہوئے بولتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اتنے سال انہوں نے ہمارے ہاں کام کیا ہے ایسے اچھا نہیں لگتا کہ انہیں کام سے نکال دیں۔وہ اکیلی اپنے لیے کہاں نوکری تلاش کرے گی۔اس کے گھر کا راشن اسی پیسوں سے آتا ہے۔اسلیے میں نہیں نکالتی اسے۔بی جان تفصیل دیتے ہوئے بولتی ہیں

تو پھر انہیں کہیں کہ کسی اور کا بھی بندوبست کر دیں،ایسے کام کا بوجھ بھی نہیں ہو گا ان پر۔۔

اتنی دفعہ کہتی ہوں لیکن ہر دفعہ بات ٹال دیتی کہ اچھا میں دیکھتی ہوں۔اور پھر کوئی دھیان نہیں۔اب خود ہی مجھے ڈھونڈنی پڑنی کوئی دوسری ملازمہ۔

جی بی جان۔آپ خود ہی یہ کام بھی کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں تو بھول گئی بی جان میں نے شام کو سرمد سر کے گھر بھی جانا۔اور کپڑے استری کیے نہیں۔رابیل کو ایک دم سے یاد آتا ہے کہ اس کی جاب کا آج پہلا دن۔

جاب کا پہلا دن یہ نہ ہو پہلے دن ہی نکل جاؤ۔جا کر کپڑے استری کرو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رابیل کپڑے استری کرنے لگ جاتی ہے اور بی جان اپنی مطالعہ والی کتابوں کو ترتیب دینے کے بعد نماز پڑھنے لگ جاتی ہیں۔ ظہر کی نماز کے بعد بی جان اور رابیل دونوں قرآن پاک کی تلاوت کرتی ہیں۔

بی جان میں سوچ رہی ہوں کے میں کچھ صورتیں قرآن پاک کی حفظ کرنے لگ جاؤں۔ رابیل قرآن پاک کو اوپر جگہ پر رکھتے ہوئے بولتی ہے۔

حفظ سے زیادہ بہتر ہے پہلے تم قرآن پاک کو تفسیر سے پڑھو۔ ایک ایک مطلب کو سمجھو کہ اس میں ہے کیا۔ یہ کتاب آخر ہمارے لیے ہدایت کیسے ہے۔ اس کو غور و فکر سے پڑھو اور سمجھو۔ پھر حفظ کر لینا۔ کیونکہ مطلب سمجھنا زیادہ ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں آخر اس کتاب کے ذریعے کہنا کیا چاہ رہے۔

تو بی جان پھر آپ مجھے تھوڑا تھوڑا کر کے روز تفسیر سے قرآن پاک پڑھایا کرے نہ۔ تاکہ مجھے بھی پتہ ہو کہ یہ مقدس کتاب کیسے ہمارے لیے ہدایت کا ذریعہ ہے۔

انشاءاللہ کل سے فجر کے بعد اور ظہر اور عصر کے درمیان جو وقت فری ہوتا اس میں میں تمہیں ضرور تفسیر سے پڑھایا کرونگی۔

لیکن ابھی کچھ دعائیں بتا دیتی ہوں جو تم صبح شام پڑھا کرو۔۔

اللّٰھُمَّ قَنِّعْنِی بِمَارَزَقْتَنِی،وَبَارِکْ لِی فِیہِ،وَاخْلُفْ عَلَیَّ کُلَّ غَائِبَۃٍ لِی بِخَیْرٍ

"یعنی:

اے اللہ،جو رزق تو نے دیا،اس پر دل مطمئن کر دے،اسی میں برکت دے،اور جو چیز میرے ہاتھ سے نکل گئی ہو،اس کے بدلے میں بہتر عطا فرما۔رابیل بی جان کے ساتھ ساتھ دعائیں دہرا رہی تھی۔یہ دعا جیسے دل کی گہرائیوں کو چھو رہی تھی۔

بی جان نے اس کا ہاتھ تھاما،اور ایک اور دعا پڑھی

اللّٰھُمَّ عَافِنِی فِی بَدَنِی،اللّٰھُمَّ عَافِنِی فِی سَمْعِی،اللّٰھُمَّ عَافِنِی فِی بَصَرِی،لَاإِلَہَ إِلَّا أَنْتَ

'یاد رکھنا،رابیل،عافیت سب سے بڑی دولت ہے۔جسم میں،آنکھوں میں،دل میں

رابیل نے سر جھکا لیا،جیسے وہ ان لفظوں میں پناہ لے رہی ہو۔

بی جان نے تسبیح کا دانہ موڑا، اور آہستگی سے پڑھا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ

'کبھی زندگی میں ایسا وقت آجائے جب تمہیں لگے کہ ہر راستہ بند ہے...

تو اس دعا کو یاد رکھنا، رابیل

اللہ آزمائش دیتا ہے، مگر سنبھالنے کا حوصلہ بھی وہی دیتا ہے۔"

رابیل نے آنکھیں بند کر لیں۔ اس کے چہرے پر سکون اتر آیا تھا۔ ایسا لگا جیسے ان دعاؤں نے اس کے دل کی گٹھن کھول دی ہو، جیسے کسی ماں نے اس کے گرد چادر لپیٹ دی ہو۔

بی جان نے آخر میں آسمان کی طرف دیکھا، اور بہت نرمی سے پڑھا

رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ

"بیٹا، یہ دعا حضرت موسیٰؑ نے تنہائی اور مایوسی کے وقت مانگی تھی

اور پھر اللہ نے انہیں گھر، عزت اور زندگی کا ساتھی عطا کیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تم بھی جب کبھی خود کو کمزور محسوس کرو

تو بس کہہ دینا

'یارب، میں ہر بھلائی کی محتاج ہوں۔

رابیل کو شائد ان دعاؤں کی ہی ضرورت تھی۔۔

بی جان میں ان دعاؤں کو اب کثرت سے پڑھا کرونگی انشاءاللہ۔۔۔۔۔

۔رابیل یہ کہہ کر تھوڑی دیر لیٹ جاتی ہے کیونکہ آج اس کا جاب کا پہلا دن ہونا اور وہ نہیں چاہتی کہ اس کو نیند آئے یا کسی بھی وجہ سے وہ پہلے دن ہی جاب سے نکل جائے۔

(*******)

سر ہمیں آرٹ کنسلٹنسی کے لیے کوئی پرسنل سیکرٹری چاہیے۔ کیونکہ آرٹ گیلری کی انفارمیشن میں کلیکٹ کر لیتا ہوں۔ لیکن آرٹ کنسلٹنسی کی بھی جب انفارمیشن کلیکٹ کرتا ہوں تو دونوں مکس ہو جاتی اور ویسے بھی آرٹ کنسلٹنسی کا آپکا زیادہ تر کام آنلائن ہی ہے۔ لوکیشن پہ آپ بہت کم ہی جاتے ہیں۔

جاب کے لیے پوسٹ ڈال دو۔ ساری ریکوائر منٹس بھی پوسٹ کر دینا۔ اور پھر اسی ویک تک ہی کوئی ارینج کر لینا۔ سرمد لنچ کرتے ہوئے بولتا ہے۔

اور وہ کیا نام تھا ان میڈم کا جو گرتی رہتی ہیں ہر وقت، کلمبیل، ان کو بھی ریمائنڈ کروا دینا کے ٹائم پر آئیں۔

سر ان کا نام رابیل ہے۔ صائم سرمد کی غلطی دور کرتے ہوئے بولتا ہے۔

لیکن جس طریقے سے وہ نقصان کرتی ہیں۔ جتنی وہ کلمزی ہیں۔ اُن پر یہی نام سوٹ کرتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

او کے سر میں انہیں انفارم کر دونگا۔

اور سارے سٹاف کی میٹنگ ارینج کرواؤ ابھی مجھے ان سے امپورٹنٹ بات کرنی ہے۔

او کے سر۔

کچھ دیر بعد سب میٹنگ روم میں آجاتے ہیں اور ڈسکشن کرتے ہیں۔ لیکن جیسے ہی سرمد اینٹر ہوتے ہے ایک مکمل خاموشی چھا جاتی ہے۔

سرمد پی آر مینجر کو مخاطب کرتے ہوئے بولتا ہے۔

سوشل میڈیا پر کیا اپڈیٹ ہے اپنی گیلری کی؟

سر سوشل میڈیا پر ہماری آرٹ گیلری کی عمدہ پینٹنگز کے چرچے ہو رہے ہیں۔ لیکن۔۔۔۔

لیکن کیا۔ سرمد نظر اٹھا کر اسے دیکھتا ہے۔

لیکن کوئی ایونٹ ابھی نہیں ہوا جس وجہ سے آڈینس کا انٹرسٹ نہیں بن رہا اور ریٹنگ گر رہی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور کچھ۔ سرمد صائم کو پوائنٹ نوٹ کرنے کا اشارہ کرتا ہے۔

سر اس دفعہ جو انٹرن آنے ہیں ان کے لیے سو بچوں نے انرول کیا ہے۔

اور آنلی ففٹی۔۔۔۔۔۔اس سے زیادہ دسیلکیٹ نہیں ہونے چاہیے۔

اوکے سر۔

اب سرمد اپنی نظریں ایونٹ کوارڈینیٹر پر کرتا ہے۔

ایونٹ کوارڈینیٹر کی طرف دیکھتے ہوئے بولتا ہے

کونسا ایونٹ لوگوں کے انٹرسٹ کو بڑھائے گا اور آرٹ گیلری کے لیے بہترین ہو گا۔اس کی ڈیٹیل بتاؤ۔

سر آجکل کی جنریشن کی بات کریں تو وہ اولڈ سکول لوک فولک آرٹ کو پسند کرتی ہے اور اگر عمر رسیدہ لوگوں کی بات کریں تو ان کو ہجوم اس طرح کے ایونٹ زیادہ اٹریکٹ کرتے ہیں۔

مجھے تھیم فائنل کر کے بتا دینا۔اور جس چیز کو زیادہ لوگ پسند کریں گے اس تھیم پر اس گیلری میں کچھ دنوں بعد ایونٹ رکھ لیں گے۔سرمد پوری دلچسپی کے ساتھ اپنی گیلری کے مسئلے سنتا ہے۔

سرمد اپنی نظر گرافک ڈیزائنر کے ہیڈ کی طرف کرتے ہوئے بولتا ہے۔

اپڈیٹ کیا ہے آجکل کی؟؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سر گیلری کے پوسٹرز شہر کی اچھی جگہوں پر لگا دیے ہیں۔ فلائرز ابھی بنا کر ڈسٹریبیوٹ کرنے ہیں۔ اب جب ایونٹ کا تھیم فائنل ہو گا تو فلائرز اس اکارڈنگ بنا کر ہر جگہ ڈسٹریبیوٹ کر دیں گے۔

اوکے۔ اور کیوریٹر ٹیم آجکل کیا کر رہی ہے۔ سر مد آرٹ کیوریٹر ہیڈ کو دیکھتے ہوئے پوچھتا ہے

سر گیلری کے لیے بہترین پینٹنگ کا انتخاب کیا جا رہا ہے۔ اور گیلری کی لائٹنگ، پینٹنگ کے فریم ہر چیز کو بہت باریکی سے دیکھا جا رہا ہے۔ اور مارکیٹ میں جو کوئی اچھا آرٹسٹ آرہا ہے ہم ان سے رابطہ رکھ رہے ہیں۔

گڈ! اور وزٹرز اس دفعہ انٹرنیشنل بزنس مین ہونگے ان کو اچھے سے آرٹ سمجھایا جائیگا۔

اوکے سر۔

اس دفعہ ایگزیبیشن کا ایونٹ ہو گا اور ایک تھیم کے اکارڈنگ چھوٹا سے ایونٹ رکھا جائیگا اپنی سوشل میڈیا کی آڈینس سٹرونگ کرنے کے لیے۔ باقی کے جو گرینڈ مین ایونٹ ہونگے وہ سال کے اختتام میں رکھے جائیں گے۔

اب آپ لوگ جا سکتے ہیں۔ سر مدیہ کہتے ہی اپنے آفس کی طرف جانے لگتا ہے۔

صائم جوانژن اس دفعہ آئیں گے ان کے لیے بہترین ٹیوٹر آرٹسٹ سیلیکٹ کرنا۔ ہر ٹیوٹر کو پہلے مجھے کام دیکھایا جائگا پھر ہی وہ سیلیکٹ ہو گا۔ اور اس دفعہ چند پینٹنگز کی ٹائپ ہی سیکھائی جائیں گی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سر آپ مجھے پینتنگ ٹائپ اور ٹیوٹر آرٹسٹ کے لیے ڈیمانڈ بتا دیں کیا ہو نگی۔ میں اس اکارڈنگ پھر کام کر لونگا۔

اس دفعہ۔ آئل پینٹنگ، ایکرائلک پینٹنگ، کیلی گرافی، ابسٹریکٹ پینٹنگ، لینڈ سکیپ پینٹنگ، پورٹریٹ پینٹنگ اور سکیچ یہ سب ہو گا۔

سر باقی پینٹنگز نہیں ہو نگی کیا؟؟؟

نہیں۔اس دفعہ یہی سیکھایا جائیگا اور کورس کا ڈیوریشن صرف ۳ منتھس کا ہو گا۔

اوکے سر۔

اور آرٹ کنسٹنسی کے لیے سائٹ وزٹ پر بھی میں نے جانا ہے لیکن وہ ایک دو دن ڈیلے کر دو۔میں بعد میں تمہیں انفارم کر دونگا سب

اوکے سر۔

(*******)

رابیل ہمیشہ کی طرح آج بھی لیٹ ہی پہنچتی ہے۔وہ تو اس کی قسمت اچھی ہوتی کہ سر مد ابھی تک گھر نہیں آیا۔

میں آپکو کال کر دونگی تب آپ مجھے لینے آجانا۔رابیل ڈرائیور کو بولتی ہے۔

رابیل بی بی یہ چیزیں؟ڈرائیور رابیل کے پینٹ کلر، کینوس بورڈ دیکھتے ہوئے بولتا ہے۔

شکر ہے آپ نے یاد کروادیا میں تو سمجھی تھی کہ میں اکیلی آئی ہوں۔رابیل ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے بولتی ہے۔

سر مد صاحب کا گھر یہی ہے نہ؟؟؟رابیل باہر کھڑے گارڈ سے پوچھتی ہے۔

جی۔۔

یہ چیزیں میری اندر رکھوادے کسی کو کہہ کر۔رابیل خود اندر آتے ہوئے اسے بولتی ہے۔

آپ؟؟؟؟گارڈ اس سے پوچھتا ہے۔

میں سر مد سر کے ہاں جاب کرتی ہوں۔رابیل اسے بتاتے ہوئے بولتی ہے۔

جی ٹھیک۔آپ اندر جائیں۔میں یہ چیزیں آپکی بھجواتا ہوں۔

رابیل اندر داخل ہوتے ہی دنگ رہ جاتی ہے۔اسے اتنا پتہ تھا کہ امیر لوگوں کے گھر بہت بڑے ہوتے لیکن اتنے بڑے ہوتے یہ اسنے نہ دیکھا تھا اور نہ کبھی سوچا تھا۔

اندر سے آتے ہوئے خان بابا رابیل کو دیکھ کر بولتے ہیں۔

آپ رابیل بی بی ہیں

جی!اور آپکو کیسے پتہ؟؟رابیل حیران ہوتے ہوئے بولتی ہے۔

جی سر مد صاحب نے بتایا تھا کہ آپ آئیں گی تو آپکو آپکے کام کی جگہ دکھادوں؟

اچھا۔۔۔یہ میری چیزیں بھی ہیں ان کو بھی اندر لیکر جانے میں آپ میری مدد کر دیں۔رابیل کچھ کینوس اور پینٹنگز خود پکڑتی ہے اور کچھ خان بابا کو پکڑاتی ہے۔

آپ باہر بیٹھ کر کام کرنا پسند کریں گی یہ اندر سٹوڈیو میں۔

وہ رابیل کو اندر داخل ہونے سے پہلے پوچھتا ہے۔

جی مجھے کام سے مطلب ہے آپ جدھر کہیں گے میں کر لونگی۔رابیل چیزیں سنبھالتے ہوئے بولتی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اتنی دیر میں باہر سے دروازہ کھلنے کی آواز آتی ہے اور گاڑی اندر داخل ہوتی ہے۔

لگتا ہے سر آگئے۔رابیل اس سے پہلے کے انہیں پتہ چلے تم لیٹ آئی ہو۔جلدی قدم بڑھا۔رابیل سر مد کی گاڑی کی آواز سن کر قدم تیزی سے بڑھاتی ہے۔

خان بابا!سر مد داخل ہوتے ہی خان بابا کو آواز دیتا ہے

اتنے میں رابیل ڈر کے مارے قدم بڑھاتی ہے کہ ٹھوکر لگنے کی وجہ سے وہ اپنے ساتھ ساتھ کینوس اور کلرز کو بھی زمین بوس کر دیتی ہے۔

دوسری ملاقات میں دوسری دفعہ وہ گرتی ہے۔ سرمد اس کو ایسے گرتا دیکھ کر پہلے تو کھڑا رہتا ہے پھر اس کے پاس سے گزر کر اوپر چلا جاتا ہے۔

خان بابا یہ ساری چیزیں دو منٹ میں صاف ہو جانی چاہیے۔ اور ان میڈم کو جوس پلاؤ یہ نہ ہو کہیں بے ہوش ہو کر پھر گر جائیں۔ سرمد یہ کہتا ہوا اوپر چلا جاتا ہے۔

رابیل اپنی جگہ پر ہی پڑی ہوتی ہے۔ خان بابا میں گری ہوں بندہ اٹھانے کے لیے ہاتھ ہی دے دیتا۔ رابیل سرمد کو ایسے اوپر جاتے دیکھ کر بولتی ہے۔

اور میں اتنی بھی کمزور نہیں ہوں کہ بے ہوش ہو جاؤں۔ آپ مجھے ایسا کریں باہر کہیں بندوبست کر دیں میرا اور میری چیزوں کا تاکہ میں ادھر سکون سے کام کر لوں۔ رابیل خود کو اٹھاتے ہوئے بولتی ہے۔

جی ٹھیک ہے آپکو میں سوئمنگ سائڈ دیکھا دیتا وہاں آپ آرام سے کام کر لینا۔

جی ٹھیک ہے۔رابیل خان بابا کے پیچھے جاتی ہے۔اور پول سائڈ پر اپنی ساری چیزوں کو ترتیب سے رکھ کر بیٹھ جاتی ہے۔

اس سے پہلے کہ سر مجھے ایسے بیٹھا ہوا دیکھیں۔مجھے کام پہ لگ جانا چاہیے۔۔۔۔۔کام پہ کیسے لگوں جب تک وہ بتائیں گے نہیں میں بناؤں گی کیا۔اگر اپنی مرضی سے بناؤں گی تو پھر دوبارہ بنوائیں گے۔اسلیے بہتر ہے میں بیٹھ جاؤں۔

دوسری طرف سرمد فریش ہو کر کمرے سے باہر نکلتا ہے تو خان بابا کو آواز دیتا ہے۔

کہاں ہیں وہ؟؟

باہر پول والی سائڈ پر ہیں۔

جوس دیا انہیں۔سرمد موبائل کی سکرین کو دیکھتے ہوئے بولتا ہے۔

نہیں۔۔۔۔۔ابھی لیکر جانے والا ہوں۔

ٹھیک ہے میری کافی بھی باہر لے آو۔وہ یہ کہتا ہوا باہر پول سائڈ پر چلا جاتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پینٹنگ بنانا شروع نہیں کیا آپ نے۔وہ اس کے پاس پڑی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولتا ہے۔

آپکا انتظار کر رہی تھی آپ بتا دیں میں ویسی بنا دوں گی۔رابیل اس کو دیکھتے ہوئے بولتی ہے۔وہ جو موبائل چلا رہا ہوتا ہے۔

مجھے ایسی پینٹنگ چاہیے جو انسان کے ٹوٹے اور بکھرے ہوئے خوابوں کو اچھے سے ریفلیکٹ کرے۔

اور کلرز کونسے یوز کرنے اس میں؟؟ پینٹنگ آئل سے بناؤں یا ایکرائلک؟ آپ مجھے پراپر ڈیٹیل بتا دیں۔رابیل کلرز کو باہر نکالتے ہوئے بولتی ہے۔

سب میں ہی بتاؤں گا تو آپکو میں نے کس لیے رکھا ہے۔سرمد اس کو دیکھتے ہوئے بولتا ہے۔وہ جو اپنے کلرز کو سائڈ پر رکھ رہی ہوتی ہے ایک دم ہاتھ روک کر اس کی طرف دیکھتی ہے سرمد پھر سے سکرین میں مصروف ہو جاتا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تو نہ رکھتے کام پر آپ ہی بے تاب تھے میرا ہنر دیکھنے کو میں تو نہیں کہا۔ رابیل ہلکی آواز میں اسکو جواب دیتے ہوئے بولتی ہے۔

کچھ کہا آپ نے۔ سرمد اس کی سرگوشی سن کے پوچھتا ہے۔

میں کہہ رہی تھی کہ آپ اپنی تسلی کہ لیے ایک دفعہ بتا دیتے تا کہ ایسا نہ ہو کہ میں بناؤں اور آپکو پسند نہ آئے، پھر اس طرح مجھے دوبارہ بنانی پڑنی۔ رابیل بات بدلتے ہوئے بولتی ہے۔

آپ بنا دیں پسند نہ آئی تو آپ دوبارہ بنا دیں گی۔ کیونکہ آپکو رکھا ہی اسی کام کے لیے ہے اتنی دیر میں خان بابا دونوں کے لیے پینے کے لیے جوس اور کافی لیکر آتے ہیں۔

سائڈ پر رکھ دو۔ سرمد اشارے سے کہتا ہے۔

جی میں بنانا شروع کرتی ہوں۔ رابیل کینوس کو اچھے سے صاف کر کے بیس بناتی ہے اور پینٹ کرنا شروع کر دیتی ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جوس پی لیں اس سے پہلے کہ آپ پینٹنگ بناتے بناتے بے ہوش ہو جائیں اور یہ کام یہی رہ جائے۔ سرمد اپنی کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے بولتا ہے۔

میں کام کے دوران پی لونگی۔ رابیل کلرز پکڑتے ہوئے بولتی ہے۔

رابیل پینٹنگ بنانا شروع کر دیتی ہے۔ سرمد کا وہاں بیٹھنا اسے ڈسٹرب کر رہا ہوتا ہے اسلیے وہ بار بار پینٹنگ خراب کر دیتی ہے۔ کبھی کلرز غلط استعمال کرتی ہے تو کبھی پورٹریٹ خراب کر دیتی ہے۔ سرمد اس کو مسلسل ٹکٹکی باندھ کر دیکھ رہا ہوتا ہے۔ رابیل دل میں دعا کر رہی ہوتی ہے کہ سرمد یہاں سے اٹھ کر چلا جائے۔ سرمد بھی اس کو جھجکتے ہوئے دیکھتا ہے تو وہ اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔

کتنی دیر میں بنے گی یہ پینٹنگ وہ کھڑے ہوتے ہوئے اس سے پوچھتا ہے۔

اگر آپ یہاں رہیں گے تو میں اس کو دس دنوں میں بھی نہیں بنا پاؤں گی۔ اور ہاں اگر آپ چلے جائیں گے تو یک گھنٹے تک میں مکمل کر دونگی۔ رابیل ہلکی آواز میں بولتی ہے

ایک گھنٹے میں بن جائے گی؟؟؟ سرمد اس کی سرگوشی سن کر بولتا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

انہیں کیسے پتہ کہ میں ایک گھنٹہ بولا کہیں میری ہلکی آواز ان کے کانوں تک تو نہیں پہنچ گئی۔ رابیل خود کو کوستے ہوئے پوچھتی ہے۔

جی ایک گھنٹے میں بن جائے گی۔

میں آٹھ بجے دیکھنے آوں گا اگر آپ نے مکمل کر دی تو ٹھیک ورنہ آپ مکمل کر کے ہی گھر جائیں گی۔ وہ یہ کہتا ہوا اپنے کمرے میں آجاتا ہے۔

رابیل بھی سکون کا سانس لیتی ہے اور کام میں لگ جاتی ہے

سرمد اسے اپنے کمرے کی پچھلی کھڑکی سے مسلسل دیکھتا رہتا ہے۔ اس کی ہر حرکت پر اس کی نظر ہوتی ہے۔

رابیل پوری ایمانداری اور لگن کے ساتھ کام کرتی ہے اور ایک گھنٹے میں پینٹنگ مکمل کر کے بیٹھ جاتی ہے۔ جوس پینے کے لیے جوس اٹھاتی ہے تو وہ گرم ہوا ہوتا ہے رابیل اسے وہی چھوڑ کر بیٹھ جاتی ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سرمد کھڑکی سے اسے دیکھ رہا ہوتا ہے وہ خان بابا کو ٹھنڈا فریش جوس لیکر جانے کو بولتا ہے۔

رابیل خان بابا کو جوس لیکر آتے ہوئے بولتی ہے۔ آپکو کیسے پتہ خان بابا کہ ٹھنڈے کی بہت طلب ہو رہی تھی۔ ایک تو گرمی اوپر سے یہ گرم جوس بلکل بھی مجھے اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ اور جو یہ آپ نے میرے لیے پنکھا لگایا۔ میرے علاوہ باقی سب کو ہوا دے رہا تھا۔ رابیل جوس کا گلاس پکڑتے ہوے بولتی ہے۔

تو کل سے آپ اندر بیٹھ کر بنا لینا۔ میں نے تو آپکو پہلے ہی کہا تھا۔ خان بابا رابیل کے ساتھ باتیں کر کے اچھا محسوس کر رہے تھے۔ تھوڑی دیر میں سرمد باہر آتا ہے۔

ہو گئی مکمل؟؟

جی۔۔۔

اچھا دیکھائیں آپ نے کیا بنایا اور تھوڑا بتائیں بھی۔

رابیل نے پینٹنگ میں ایک خالی جھولا بنایا ہوتا ہے جو ہوا میں ہل رہا ہوتا۔ اور نیچے ٹوٹے ہوئے کھلونے اور کھوئی ہوئی چیزیں ہوتی ہیں۔

اور پیچھے کر کے دھندلا سا گھر بنایا ہوتا جس کی کھڑکیاں ٹوٹی ہوتی ہیں۔ اور ایک چھوٹا بچہ جھولے کے پاس بیٹھ کر سب دیکھ رہا ہوتا ہے مگر اس کا چہرہ دھندلا ہوتا ہے۔

سرمد کو اپنے ماضی کی کڑوی یادیں تازہ ہونے لگتی ہیں۔ اس کی آنکھوں میں جیسے آگ سی لپک گئی۔ رابیل کی مسکراہٹ سرمد کا غصہ دیکھ کر یکا یک منجمد ہو گئی۔ رابیل نے کچھ کہنا چاہا لیکن سرمد پینٹنگ کے نزدیک آیا، پینٹنگ کو دونوں ہاتھوں میں تھاما اور پول کی طرف بڑھ گیا۔

سر یہ آپ کیا کر رہے ہیں۔ لیکن وہ نہیں رکا۔ ایک لمحہ، ایک حرکت اور پینٹنگ پانی میں تھی۔

چھپاک۔

رابیل کا دل جیسے سینے میں دھڑکنا بھول گیا ہو،وہ پتھرائی آنکھوں سے اس منظر کو دیکھتی رہ گئی۔پانی کی سطح پر تیرتی ہوئی اسکی محنت اس کے جذبے اس کی تخلیق اور اسکے خواب۔

وہ دھیرے دھیرے آگے بڑھی اس جگہ تک جہاں سے پینٹنگ پول میں پھینکی گئی تھی۔

سرمد اب بھی وہی کھڑا تھا۔آنکھوں میں غصہ تھا۔

اگر اچھی نہیں تھی تو آپ بتا دیتے میں اس میں چینجز کر لیتی۔پول میں پھینکنے کی کیا ضرورت تھی سر۔رابیل کی آواز بہت دھیمی تھی جیسے کہیں اندر سے ٹوٹ کر نکل رہی تھی۔

اسکو سرمد کے غصے سے زیادہ اپنی محنت ضائع ہونے کی فکر تھی۔اس نے ایک بار پھر پول میں گری پینٹنگ کو دیکھا پھر اسکی نگاہ سرمد پر پڑی مگر اب کی بار رابیل کی آنکھوں میں اپنی پینٹنگ کا دکھ تھا۔اپنی محنت کی توہین کا دکھ۔اسنے ایک لمبا سانس لیا اور خاموشی سے اپنا بیگ کھولا فون نکالا اور ڈرائیور کو کال کی۔

سرمد بغیر کچھ کہے ایک لمحے کو پلٹا اور تیز قدموں سے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اسکے قدموں کی چاپ خاموش راہداری میں گونج کر مدھم ہو گئی۔ پیچھے رابیل کھڑی رہی جیسے ہوا نے اس کے چاروں طرف وقت کو جما دیا ہو۔

گھر پہنچتے ہی وہ اپنے کمرے کی طرف نہیں گئی۔ بلکہ لاونج کے صوفے پر سوئی بی جان کی طرف مڑی۔ بی جان اس کا انتظار کرتے کرتے صوفے پر ہی سو گئی تھی۔ ان کے سر کے نیچے دوپٹہ ہلکا سا سرک گیا تھا۔ اور ہاتھ میں تسبیح ابھی بھی پکڑی ہوئی تھی۔

بی جان! رابیل نے دھیرے سے بی جان کے قریب جا کر کہا۔

بی جان نے ہلکی سے کروٹ لی، آنکھیں آہستہ سے کھولیں اور رابیل کو سامنے کھڑا دیکھا۔ رابیل تم کب آئی؟؟ بی جان نے مدھم آواز میں پوچھا ابھی تک وہ آدھی نیند میں تھی۔

بس ابھی آئی ہوں بی جان۔ آپ اپنے کمرے میں جا کر آرام کریں۔ میں خود ہی کھانا گرم کر کے کھا لونگی۔

رابیل نے بی جان کی طرف دیکھا۔

آپ نے کھانا کھالیا بی جان؟؟اسکے لہجے میں فکر تھی

ہاں میں نے کھالیا۔ میں تمہارا کھانا گرم کر دیتی ہوں پھر آرام کرنے جاؤں گی۔

نہیں بی جان۔ پلیز آپ جا کر سو جائیں میں خود کر لونگی سب۔ اسکی آواز میں ضد تھی۔

بی جان نے ایک لمحے کے لیے رابیل کی آنکھوں میں جھانکا۔ پھر دھیرے سے کھڑی ہو کر اپنے کمرے کی طرف چلی گئیں۔

رابیل نے بیگ اتارا اور اپنے کمرے میں گئی۔ فریش ہوئی اور کچن کی طرف آئی۔ کچن میں خاموشی تھی۔ اسنے فریج سے کھانا نکال کر اون میں گرم کرنے کے لیے رکھا۔

اگر پینٹنگ پسند نہیں تھی تو پہلے بولتے ہی نہ بنانے کا۔ اور اگر بنادی تھی تو کوئی غلطی تھی تو مجھ سے بولتے میں ٹھیک کر دیتی۔ پول میں ساری محنت ڈالنے کی کیا ضرورت تھی۔ رابیل سر مد پر غصہ نکال رہی تھی

اگر اتنا ہی پرفیکٹ کا بھوت سوار ہے تو مجھے جاب سے نکال دیں کیونکہ مجھ میں اتنی ہی قابلیت ہے۔ میں ان کی طرح پرفیکشنزم کا پتلا نہیں ہوں۔

انسان ہوں، غلطی بھی ہو سکتی ہے۔ وہ جیسے خود سے نہیں سرمد سے لڑ رہی تھی۔ اسکی غیر موجودگی میں لیکن پوری شدت سے۔

اس لمحے ایک تیز سی جلنے کی بو کچن میں پھیل گئی۔ رابیل نے پلٹ کا دیکھا تو اون میں رکھا کھانا بری طرح جل چکا تھا۔ اسکا دھیان اتنا ہٹ چکا تھا کہ وہ مکمل بھول چکی تھی وہ اون میں کھانا رکھ چکی تھی۔

رابیل نے غصے سے اون کو کھولا ایک جھونکا دھواں کا اسکے چہرے پر آیا آنکھیں جھپکیں۔ سب جلتے ہیں مجھ سے۔ تم بھی جل جاو۔ وہ غصے سے بڑبڑائی جیسے جلے ہوئے سالن سے بات کر رہی ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور سر۔۔وہ تو ویسے بھی جلے ہوئے ہیں۔یہ کہتے ہوئے اسنے اون سے برتن نکالا اور کاونٹر پر پٹخ دیا سالن برتن سے نکل کر کاونٹر پر بکھر گیا۔جیسے اس کے اندر کی بے بسی بھی باہر بکھر گئی ہو۔

سارا کھانے کا مزہ خراب کر دیا۔وہ تلخی سے بولی آنکھیں نم ہو چکی تھی مگر اسنے پونچھ لیں۔

ان بڑے بڑے لوگوں کے یہی مسئلے ہیں اس نے چمچ زور سے سنک میں پھینکا آواز پورے کچن میں گونجی۔

ہر کسی کو اپنی ملکیت سمجھتے ہیں۔جیسے ہم انسان نہیں ماتحت کوئی بے جان چیز ہوں۔کٹھ پتلی،روبوٹ کچھ بھی۔ایک لمحے کو وہ رکی۔نظریں جلے ہوئے کھانے پر جم گئیں۔

ایک تو بھوک سے جان نکل رہی ہے اور اوپر سے کھانا بھی جل گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کھانا آج میرے نصیب میں تھا ہی نہیں۔ اسنے فریج کا دروازہ کھولا اندر فروٹ رکھے تھے۔ اب یہی سب کھا کر گزارہ کرنا پڑے گا۔ اسنے ایک سیب نکالا، ساتھ کچھ انگور اور کچن ٹیبل پر بیٹھ کر آہستہ آہستہ کھانے لگی۔ چھڑی سے سیب کے قتلے کرتے ہوئے اسکے ذہن میں سرمد کی سرد آنکھیں، سخت لہجہ اور وہ لمحہ گونج رہا تھا جب اسکی پینٹنگ پانی میں گرادی گئی تھی۔

پھلوں کا ذائقہ منہ میں تھا۔ لیکن دل میں کوئی ذائقہ نہیں رہا تھا۔

کھانے کے بعد وہ پلیٹ سنک میں اچھے سے دھو کر کچن سے باہر نکلی۔ گھر کی لائٹیں مدھم تھیں۔ ماحول میں خاموشی تھی۔ باہر لان میں ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی۔ رابیل آہستہ سے لان کی طرف بڑھی۔ تھوڑی دیر لان میں چکر لگاتی رہی، پھر اندر واپس آئی کمرے میں ہلکی روشنی تھی۔ اس نے وضو کیا، جائے نماز بچھایا اور نماز کے لیے کھڑی ہو گئی۔ نماز پڑھنے کے بعد اسنے جانے نماز اٹھایا۔ اور بستر پر آ کر لیٹ گئی۔

(*******)

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رنگِ جاں

از قلم

ڈاکٹر ملائکہ فرمان

Episode 3

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد جو ابھی تک ماضی کی دھندلی یادوں میں گم تھا اس کا چہرہ بوجھل اور اداس تھا۔ جیسے کوئی گہرے غم نے اسے اپنی گرفت میں جکڑ لیا ہو۔ وہ غصے میں تھا اسلیے کھانے کی طرف بھی اسکا دھیان نہیں گیا

"سرمد سر کھانا لگ گیا ہے آپ آ کر کھالیں۔ خان بابا اسے کھانے کے لیے بلانے آتے ہیں۔"

"مجھے نہیں کھانا۔ آپ ایسا کریں کھانا ڈائنگ سے ہٹا دیں۔" سرمد اتنا کہہ کر سست انداز میں صوفے پر بیٹھ جاتا ہے۔ اسکے چہرے پر ایک طرح کی تھکن اور مایوسی نمایاں تھی۔

خان بابا دوبارہ اصرار بھی نہیں کرتے کیونکہ انہیں پتہ کہ ایک دفعہ انکار کا مطلب انکار ہی ہے۔

سرمد دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑے ہوئے بیٹھا تھا جیسے ماضی کی دھندلی اور کڑوی یادیں اسکے ذہن کو چیر رہی ہوں۔ اسکا سر ایسے پھٹنے والا محسوس ہو رہا تھا جیسے ہر لمحہ کوئی دردناک صدمہ اسکے ہوش و حواس اڑا دے۔ وہ بے چین تھا۔ اندر ہی اندر الجھا ہوا اور ذہنی اذیت سے تنگ۔

دیر تک وہ اسی کیفیت میں رہا پھر آخر کار اس نے آہستہ سے انٹر کام کا بٹن دبایا۔

"خان بابا۔ نیند کی ٹیبلٹ کہاں ہیں۔ میری دراز میں نہیں ہیں۔ دو ٹیبلٹ اور پانی کا گلاس لیکر میرے کمرے میں فوراً آئیں۔"

"سر پچھلی دفعہ بھی ٹیبلٹ کھانے سے آپکی طبیعت خراب ہو گئی تھی اسلیے میں نے آپ کے کمرے سے وہ اٹھا دی تھی۔ ابھی شائد گھر میں نہ ہو۔"

"نہیں ہے تو منگواؤ۔ مجھے ۵ منٹ سے پہلے چاہیے۔ سرمد غصہ سے بولا۔"

خان بابا نے سرمد کی غصے والی آواز سنی تو تیزی سے کچن کی طرف چل دیے راد ھر ادھر ٹیبلٹ ڈھونڈتے رہے تو ایک پیکٹ انہیں مل ہی جاتا ہے وہ سرمد کو ٹیبلٹ دینا نہیں چاہتے تھے، لیکن سرمد کے غصے اور ضد کی وجہ سے وہ اسے کمرے میں دینے چلے جاتے ہیں۔

سرمد نے نیند کی گولی کھا کر پانی کا گھونٹ لیا۔ کمرے کی ساری لائٹس آف کی اور آہستہ سے بیڈ پر آ کر لیٹ گیا۔ اب کمرے میں مکمل خاموشی اور اندھیرا تھا۔

وہ لیٹا تو سہی مگر اسکے دل میں عجیب سی بے چینی تھی۔ اسے نیند نہیں آ رہی تھی۔ اسکے خیالات بکھرے ہوئے تھے۔ ماضی کی صدائیں جیسے دیواروں سے ٹکرا کر اس کے کانوں میں گونج رہی ہوں۔

کافی دیر تک کروٹ بدلتا رہا۔ پھر آہستہ آہستہ ٹیبلیٹ کا اثر ہونے لگا اور اسکی آنکھیں بند ہو گئیں۔ سرمد نیند کی مدھم گرفت میں چلا گیا۔

لیکن آدھی رات کو اچانک اسکی آنکھ کھل گئی۔ وہ گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔ اسکا سر جیسے کسی نے دونوں ہاتھوں میں جکڑ لیا ہو۔ ٹیبلٹ کی وجہ سے اس کا سر چکرا رہا تھا، اسے اپنے ارد گرد ہر چیز دھندلی نظر آ رہی تھی۔ دل کی دھڑکن ایک دم تیز ہو گئی تھی۔ سانس بھاری ہونے لگی اور پیشانی پر پسینہ آ گیا۔۔ اس نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی مگر ہاتھ لڑکھڑا گئے۔ ایک بے قابو لرزش اسکے جسم میں دوڑ رہی تھی۔ قدموں میں کمزوری آ گئی۔ جیسے زمین کھسک رہی ہو۔

اس نے خان بابا کو آواز دینے کی کوشش کی مگر اس میں اتنی ہمت نہیں ہوتی کہ وہ اونچا بول سکے۔ سرمد نے مشکل سے بستر سے اٹھنے کی کوشش کی مگر اسکے قدم لڑکھڑا گئے۔ چند قدم چلنے کی کوشش میں ہی اسکی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔ کمرے کی دیواریں اور فرش ایک دوسرے میں گھلنے لگے۔ اور اگلے ہی لمحے سرمد بے ہوشی کی حالت میں زمین پر گر پڑا۔

پوری رات وہ اپنے کمرے میں بے ہوش تھا۔ فجر کے وقت آسمان نیلا ہونے لگا تھا پرندوں کی ہلکی ہلکی آوازیں اور دور سے فجر کی آذان کی صدائیں گونج رہی تھیں۔۔ کھڑکی سے روشنی اندر جانے

پر اس کو تھوڑا ہوش آتا ہے اسکی پلکیں ہلکی سی جنبش لینے لگیں اور اسے ایسے لگ رہا ہوتا جیسے اس کے سر پر کوئی ہتھوڑا مار رہا ہو اس کی کنپٹیوں میں شدید درد تھا۔ اور دماغ جیسے سن ہو گیا ہو۔۔ اس کی طبیعت بھی خراب ہو رہی تھی۔ کچھ دیر وہ بس چھت کو گھورتا رہا، خاموشی، درد اور خالی پن تینوں نے اسے جکڑ رکھا تھا۔ وہ بہت مشکل سے خود کو اٹھانے کی کوشش کرتا ہے نہ ہاتھوں میں جان تھی اور نہ پیروں میں سکت۔ مگر پھر بھی وہ خود کو واش روم تک لے جاتا ہے۔ واش روم جاتے ہی اسنے شاور آن کیا اور شاور کے نیچے گھنٹہ کھڑا رہا۔ ٹھنڈے پانی کی تیز دھاریں اس کے چہرے آنکھوں اور جسم پر پڑنے لگی۔

وہ ایک گھنٹے تک شاور کے نیچے کھڑا رہا نہ کوئی حرکت، نہ کوئی آواز۔ صرف پانی کی ٹپ ٹپ اور اسکے دل کی مدھم دھڑکن۔

اسکے بال بھیگ چکے تھے کپڑے بدن سے لپٹ چکے تھے مگر آنکھیں اسکی خالی تھی۔ آخر کار وہ شاور بند کرتا ہے تو لیے سے اپنے بال اور چہرہ پونچھتا ہے۔ اور کپڑے چینج کر کے صوفے پر ٹیک لگا کر بیٹھ جاتا ہے۔ سر صوفی کی پشت پر لگا کر وہ آنکھیں موند لیتا ہے۔ لیکن سکون اب بھی اس سے کوسوں دور تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

(*******)

نماز کے بعد رابیل نے قرآن پاک اٹھالیا۔ کمرے میں ایک سکون سا تھا کھڑکی سے ہلکی ہلکی ہوا آرہی تھی اور باہر پرندوں کی آوازیں اس ماحول کو پرامن بنا رہی تھیں۔ رابیل کی آنکھوں میں عجیب سا اطمینان تھا قرآن پاک کے الفاظ اس کے دل میں اترتے جا رہے تھے۔

ایسے میں بی جان آہستہ آہستہ چلتی ہوئی اسکے پاس آ کر بیٹھ گئیں۔

"پڑھ لیا قرآن؟" بی جان نے محبت سے پوچھا اور رابیل کے ماتھے پر پیار دے کر بولیں۔

"جی بی جان۔" رابیل نے قرآن پاک آہستگی سے بند کر کے ایک طرف رکھا اور بی جان کی گود میں سر رکھ دیا۔

"بی جان سر دبا دیں۔ قسم سے ابھی کام پر گئے ایک دن ہی ہوا ہے اور ایسے لگ رہا ہے جیسے صدیوں سے کام کر رہی ہوں۔ سر درد سے پھٹ رہا ہے۔" رابیل نے آنکھیں بند کرتے ہوئے کہا۔

بی جان نے نرمی سے اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ ابھی تمہیں عادت نہیں ہے نا، جب ہو جائے گی تو یہ سب محسوس بھی نہیں ہو گا۔ ان کے لہجے میں شفقت اور زندگی کے تجربے کی جھلک تھی۔

"بی جان قسم سے آپ میرے لیے دنیا کی سب سے بڑی نعمت ہیں جو اللہ تعالیٰ نے مجھے کسی نیکی کے عوض دی۔ اگر آپ نہ ہوتیں تو آج میرا کیا بننا تھا۔" رابیل بی جان کا ہاتھ چومتے ہوئے کہا۔

بی جان کے چہرے پر گہری مسکراہٹ آئی۔

"رابیل میری بچی تم میرے بڑھاپے کا وہ سہارا ہو جس کو میں ساری زندگی ایک قیمتی تحفہ سمجھ کر اپنے پاس رکھنا چاہتی۔"

"تو بی جان رکھ لیں نا۔ میں کونسا کہیں جا رہی۔ مجھے لگتا ہے ہم دونوں ایک دوسرے کے لیے ہی بنے ہیں۔"

اب دیکھ لیں کہنے کو چار بچے ہیں آپ کے لیکن سب باہر سیٹل، اور میرے بابا وہ لاہور۔ کسی کے پاس وقت ہی نہیں ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہاں تمہاری پھوپھو نے تو اتنی دفعہ مجھے کہا کہ باہر آجائیں لیکن میں ہی نہیں جا رہی، جو سکون پاکستان میں ہے وہ مجھے باہر نہیں لگتا۔

"ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ بی جان۔ میرا بھی یہی ماننا ہے، سوائے ترکی کو چھوڑ کر۔ رابیل اپنے پسندیدہ ملک کا ذکر کرتے ہوئے شرارت سے بولی۔"

بی جان کے ہونٹوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔

"میں دعا ہی کرتی ہوں کہ تمہیں ترکی سے رشتہ آجائے۔ پھر وہی سیٹل ہو جانا۔ تمہارا دل بھی لگ جائے گا۔"

Clubb of Quality Content

رابیل نے فوراً اٹھ کر بی جان کی طرف دیکھا۔

"نہیں نہیں۔ بی جان وہاں سیٹل ہونے کا کس نے سوچا۔ میں گھومنے پھرنے کے لیے بار بار وہاں جانا چاہتی ہوں، رہنا تو مجھے پاکستان میں ہی ہے۔ آپ کے پاس اپنے لوگوں کے بیچ۔"

ایک پل کی خاموشی کے بعد بی جان کو کچھ یاد آیا۔

اچھا۔ تم نے اپنے کل کے بارے میں بتایا ہی نہیں۔

رابیل نے آہستہ سے کروٹ بدلی اور بی جان کی گود سے سر اٹھا کر کہا

صبح اٹھ کر سب بتاوں گی بی جان۔ ابھی تو مجھے نیند آ رہی ہے۔

ٹھیک ہے تم سو جاؤ میں کچھ دیر باہر ٹہل لیتی ہوں پھر۔

رابیل سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

نہیں بی جان آپ بھی سو جائیں۔ صبح اٹھ کے ایک ساتھ ٹہلیں گے۔

بی جان نے محبت سے رابیل کو دیکھا۔

ٹھیک ہے بیٹا جیسا تم کہو۔

(******)

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ٹیبلٹ کے سائیڈ ایفیکٹ کی وجہ سے سرمد کے چہرے پر تھکن اور تکلیف کی ہلکی سی لکیر واضح تھی۔ سر کے درد نے جیسے اسکی ساری توانائی نچوڑ دی ہو۔ وہ خاموشی سے ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھا تھا۔

خان بابا نے ٹیبل پر ناشتہ رکھا۔ ناشتے میں بوائل ایگ، ملٹی گرین ٹوسٹ اور چیا پڈنگ تھی۔

سرمد نے تھوڑا سا ناشتہ کیا۔ پھر خود کو بمشکل تیار کرنے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔ تھکن اور درد کے باوجود وہ جانتا تھا کہ ذمہ داریوں سے پیچھا چھڑانا ممکن نہیں۔ کچھ ہی دیر میں وہ تیار ہو کر آفس کی جانب روانہ ہو گیا۔

آرٹ ہاوس پہنچتے ہی وہ سیدھا اپنے کیبن میں گیا۔ کرسی پر بیٹھتے ہی صائم بھی اندر آ گیا۔

"صائم میری آج کی ساری میٹنگز آن لائن ہونگی۔اور گیلری کی اپڈیٹس کے بارے میں مجھے ساری ڈیٹیل دو۔"

صائم نے ٹیب ہاتھ میں تھامے ہوئے پروفیشنل انداز میں بات کی۔

جی سر۔اس نے نوٹ پیڈ کھولا۔

سر جو انٹرن آنے ہیں وہ ہم نے ففٹی سٹوڈنٹس کو شارٹ لسٹ کر لیا ہے ان کے ٹیوٹر کے لیے کچھ آرٹسٹ کے کام آگئے ہیں وہ میں آپکو دکھا دیتا ہوں۔اور جہاں تک ایونٹ کا تعلق ہے وہ "صوفی ازم" کے تھیم پر فائنل ہوا ہے۔اور اگلے ہفتے تک ایونٹ رکھا ہے تاکہ تیاری وقت بھی مل جائے۔اور رہی بات ایگزبیشن کی تو وہ اس ایونٹ کے بعد رکھیں گے تا کہ ایگزبیشن کو مکمل فوکس مل سکے۔

"گڈ۔سر مد نے سر ہلایا۔"

"مجھے آرٹ ٹیوٹر کے کام دیکھادو تا کہ ہم جلدی ان کو ہائر کر لیں۔ سر مد نے کرسی کی پشت پر ٹیک لگا کر کہا۔"

صائم نے لیپ ٹاپ کھولا اور چند فائلز سامنے رکھ دیں۔ سر یہ دس لوگوں کے پورٹ فولیو ہیں ان کی پوری انفارمیشن ہے اس میں۔

"اوکے میں فائنل کر کے تمہیں نام بتادونگا انکو کال کر کے ڈیٹ بتادینا انٹرویو کی۔"

اوکے سر۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور گیلری میں جو پینٹنگز اس وقت لگی ہیں کیوریٹر ٹیم کو کہہ کر ان پینٹنگز میں جو کمی ہے یا کوئی ریپلیس ہونے والی ہے تو وہ کرواو۔"

اوکے سر۔

سرمد نے فائلز کا جائزہ لینا شروع کیا۔دس میں سے صرف دو پورٹ فولیو پر اس کی نظر ٹکی۔

یہ دو ٹیوٹر ہی مجھے کام کے لگے ہیں اور دونوں ہی میل ہیں۔ان کے انٹرویو کی ڈیٹ میں تمہیں بتا دونگا انکو کال کر کے انفارم کر دینا۔

اور پورٹریٹ پینٹنگ کے لیے اب ٹیوٹر ڈھونڈنا ہے وہ بھی جلدی ڈھونڈ کر مجھے بتا دینا۔یہ دو تو ابسٹریکٹ، کیلی گرافی اور لینڈ سکیپ میں مہارت رکھتے ہیں۔

جی او کے سر میں شام تک پورٹریٹ ٹیوٹر کے لیے بھی پوسٹ لگانے کا کہتا ہوں۔

اور کنسلٹنسی کے لیے پرائیوٹ سیکرٹری کا کیا بنا؟؟سرمد نے کافی کا ایک گھونٹ لیتے ہوئے صائم سے پوچھا۔

صائم نے قدرے جھجکتے ہوئے کہا۔

سر اس کے لیے ابھی تک کوئی نہیں مل رہا۔پی آر ٹیم بھی کوششیں کر رہی پوسٹ لگا رہی لیکن ابھی تک کوئی رسپانس نہیں آیا۔

سر مد نے ہلکا سا سر کو خم دیا۔

چلو پھر ان سب چیزوں پر فوکس رکھو۔جو بھی شارٹ لسٹ ہو مجھے فائنل کر کے بتانا۔

پھر اس نے نظریں گھڑی پر ڈالیں۔

میٹنگ روم ریڈی ہے؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جی سر سر مد نے فائلز سمیٹتے ہوئے کہا۔

میٹنگ روم ریڈی ہے۔اور وَیکی پہلی میٹنگ کا وقت بھی ہو چکا ہے۔

سر مد خاموشی سے اٹھا کافی کا مگ اب بھی ہاتھ میں تھا۔وہ قدم آہستہ آہستہ میٹنگ روم کی طرف بڑھا۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی وہ کرسی پر بیٹھ گیا، کچھ دیر یونہی خاموش رہا، آنکھیں بند کیں۔ جیسے جسم کو زبردستی کام کے لیے آمادہ کر رہا ہو۔

صائم دروازے کے قریب کھڑا اسے بغور دیکھ رہا تھا۔

سر آپکی طبیعت ٹھیک ہے؟؟اس نے آہستگی سے پوچھا۔

سر مدنے آنکھیں کھول کر سر ہلایا۔

صائم تھوڑااور قریب آیا۔

سر آپ ٹھیک نہیں لگ رہے، اگر آپ کہیں تو میٹنگ کل کے لیے رکھ لیتے ہیں۔

سر مدنے کرسی کی پشت سے سیدھا ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کام کے وقت کام اچھا لگتا ہے صائم۔ اور طبیعت کا کیا ہے، تھوڑی دیر تک ٹھیک ہو جوئے گی۔ تم زوم آن کرو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صائم نے خاموشی سے سر ہلا دیا۔ اور سامنے پروجیکٹر پر زوم آن کیا۔

کچھ ہی لمحوں میں اسکرین پر موجود کلائنٹس سے میٹنگ کا آغاز ہو چکا تھا۔

طبیعت کی خرابی کے باوجود اسکی آواز میں اعتماد، وضاحت اور کانفیڈینس موجود تھا۔ ایک لمحے کے لیے بھی اس نے خود کو کمزور ظاہر ہونے نہیں دیا۔ نوٹس، فیڈ بیک، پرفارمنس اور پوائنٹس سب کچھ معمول کے مطابق مکمل سنجیدگی سے تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میٹنگ ختم ہوتے ہی صائم نے پروجیکٹر آف کیا۔

سرمد نے گہری سانس لی اور کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"آج بس اتنا ہی کافی ہے۔ میں نکل رہا ہوں۔

صائم بھی ساتھ کھڑا ہوا۔ میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں سر۔

دونوں خاموشی سے آرٹ ہاوس کے ہال سے گزرتے ہوئے باہر کی طرف بڑھے۔ سرمد کا چہرہ تھکن زدہ ضرور تھا مگر اسکے قدموں میں وہی سختی تھی جو کسی پروفیشنل کی پہچان ہوتی ہے۔

(*******)

عصر کی نماز پڑھنے کے بعد رابیل کام کے لیے تیار ہونے لگ جاتی ہے۔

رابیل نے الماری سے لائٹ پنک کلر کی قمیض نکالی جس پر سفید رنگ کے باریک دھاگوں کا کام ہوا تھا۔ رابیل کپڑے تبدیل کرنے کے لیے واش روم گئی۔ واش روم سے نکلتے ہی وہ شیشے کے سامنے تیار ہونے کے لیے کھڑی ہو گئی۔ ہلکا سا بلش آن اور لائٹ لپسٹک کے ساتھ وہ مکمل تیار تھی۔ بالوں کو اسنے جوڑے میں قید کر کے کلپ لگا دیا تھا۔

رابیل کمرے سے نکل کر باہر لاونج میں آئی جہاں بی جان بیٹھیں تھیں۔

بی جان میرا انتظار کرنا ہوا تو روم میں بیٹھ کر کرنا تا کہ اگر آپکو نیند آجائے تو آپ سو سکیں۔اور کھانا ٹائم پر کھانا۔

ٹھیک ہے رابیل۔تم میری اتنی فکر نہ کرو۔بی جان نے مسکرا کر جواب دیا۔

اتنا کہہ کر وہ گھر سے نکل گئی۔پورے راستے وہ بس دعا کرتی جا رہی تھی کہ آج سر کا موڈ ٹھیک ہو۔آج میری کوئی پینٹنگ ضائع نہ ہو۔

جیسے ہی وہ سر مد کے گھر پہنچی اسکی نظر گیراج پر پڑی جہاں پانچ کی پانچ گاڑیاں قطار میں کھڑی تھیں۔

میں تو ٹائم سے پانچ منٹ پہلے آگئی تو کیا سر جلدی آگئے آفس سے؟؟رابیل گھڑی پر ٹائم دیکھتے ہوئے بولی۔

اگر وہ جلدی آئیں ہیں تو میری خیر نہیں۔دل میں فکر تھی لیکن خود کو تسلی دیتے ہوئے بولی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ پھر سے بولی۔

لیکن ایک منٹ۔ میں تو ٹائم سے پہلے آئی ہوں پھر وہ آفس سے جلدی آئیں یا دیر سے مجھے کیا۔ تو پھر مجھے پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

اتنا کہہ کر وہ گھر کے اندر داخل ہوئی۔ کچن میں ہلکی روشنی تھی جہاں خان بابا چائے بنا رہے تھے۔

کیسے ہیں خان بابا، رابیل اندر داخل ہوتے ہی کچن کی طرف مڑی جہاں خان بابا تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں ٹھیک آپ بتائیں کیسی ہیں۔ خان بابا سر مد کے لیے چائے بناتے ہوئے بولے۔

"سر کو انفارم کر دیں کہ آج میں ٹائم سے پہلے آگئی ہوں۔"

خان بابا نے سر ہلایا اور چائے بنانے میں مزید تیزی کر دی۔

"سر آج جلدی آگئے ہیں کیا کام سے۔ رابیل نے خان بابا سے پوچھا۔"

"جی آج ان کی خود کی طبیعت نہیں ٹھیک تھی اس لیے آفس سے بھی جلدی آ گئے۔

کیوں کیا ہوا؟؟"

جی کل نیند کی گولیاں کھا کر سوئے تھے تو اس کا سائڈ ایفیکٹ ہوا جس سے پورا دن سر چکراتا رہا۔

"کسی کی محنت کو پانی میں ضائع کریں گے تو ان کو کونسا ثواب ملنا۔ پھر یہی کچھ ہی ہونا تھا۔ رابیل مزاق کرتے ہوئے بولی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں بی بی جی وہ جان بوجھ کسی کی محنت ضائع نہیں کرتے۔"

رابیل اور کوئی بات نہیں کی اور کام کا متعلق پوچھنے لگی۔

"اچھا میری چیزیں کدھر ہیں انہیں باہر ہی رکھوا دیں اور سر کو بھی بتا دیں تاکہ میں اپنا کام کر سکوں۔ رابیل باہر پول سائد پر جاتے ہوئے بولی۔"

صائم جو سرمد کے ساتھ اس کے روم میں ہی تھا۔ کھڑکی کے پاس کھڑا تھا کہ اسکی نظر رابیل پر پڑی۔

"سر رابیل میم آگئی ہیں۔"

"صائم تم سمجھادو پینٹنگ کا تھیم میں تب آکر دیکھ لونگا جب وہ بن جائے گی۔ سرمد نے آہستہ سے کہا۔"

اوکے سر۔ صائم نے سر ہلایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خان بابا یہ تیسری دفعہ چائے بنا کر لیکر جاتے ہیں لیکن سرمد کا سر کا درد ویسے کا ویسا ہی رہتا ہے۔

"خان بابا اب بھی اگر سر درد ٹھیک نہ ہوا تو مجھے کافی لادینا کیا پتہ ٹھیک ہو جائے سرمد چائے پکڑتے ہوئے بولا۔"

جی۔خان بابا نے اثبات میں سر ہلایا۔

صائم رابیل کے پاس پول سائیڈ کی طرف جاتا ہے۔

"کیسی ہیں رابیل میم"

"میں الحمد اللہ ٹھیک آپ سنائیے۔رابیل نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔"

جی میں تو ٹھیک ہوں۔سر نے بھیجا ہے آپکو انسٹرکشن دینے کے لیے اس اکارڈنگ آپ پینٹنگ بنا دینا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مجھے اچھے سے بتائیے گا یہ نہ ہو سر کچھ اور کہیں اور آپ کچھ اور بتائیں اور پھر انہیں پسند نہ آئے تو محنت تو میری ضائع ہو گی نا۔"

میں ان کی انسٹرکشن ہی لے کر آیا ہوں وہ ایک دن پہلے اگلے دن کے سارے مین کام مجھے نوٹ کروا دیتے ہیں۔صائم ٹیب سے اسے پینٹنگ ڈیٹیل نکالتا ہوا بولا۔

اور ٹیب پر ہی ٹیوٹر کی پوسٹ دیکھ کر اسے یاد آتا ہے ٹیوٹر ہائر کرنے کا۔

رابیل میم!

"ایک تو مجھے میم کہنا بند کریں۔ میں باس نہیں ہوں یہاں جیسے آپ کام کرتے ویسے ہی میں بھی کرتی ہوں مجھے رابیل کہا کریں بس۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔ صائم نے مسکرا کر کہا۔"

"جی اب بولیں۔"

صائم نے بات آگے بڑھائی۔

آرٹ گیلری کے لیے ٹیوٹر ڈھونڈ رہے ہیں اگر آپکی نظر میں کوئی ہو تو پلیز بتائیے گا۔

ٹیوٹر؟؟ رابیل نے حیرت سے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جی دراصل ہم گیلری میں بچوں کو آرٹ سیکھاتے بھی ہیں تو ہر سال ایڈمیشن ہوتے ہیں ہر سال نیو ٹیوٹر کا انتظام کیا جاتا ہے۔ابھی صرف دو سیلیکٹ ہوئے ہیں بس ایک رہ گیا ہے۔ میل فیمیل دونوں چلیں گے بس ٹیوٹر مل جائے۔صائم نے وضاحت دی۔

"اچھا میں دیکھوں گی اگر میری نظر میں کوئی ہوا تو میں ضرور بتاونگی۔رابیل نے سوچتے ہوئے کہا۔"

صائم نے پھر پوچھا۔

"ویسے آپ کوئی جاب کرتی ہے دن ٹائم۔؟"

"فلحال تو نہیں کر رہی لیکن سوچ رہی ہوں کہ کر لوں۔رابیل کینوس کو صاف کرتے ہوئے بولی۔

تو آپ جوائن کر لیں نا آپ بناتی بھی پورٹریٹ آرٹ ہیں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بلکل بھی نہیں میں کہیں اور جاب کر لونگی۔ مجھے یہاں یہی جاب ہی کافی ہے۔"

"پلیز جوائن کر لیں میرا کام بھی آسان ہو جائے گا۔ آپ کے لیے تو یہ دائیں ہاتھ کا کھیل ہو گا بچوں کو سیکھانا۔"

"نہیں میں نہیں کر سکتی اور آپ اصرار بھی مت کریں۔ رابیل انسٹرکشن کے اکارڈنگ پینٹنگ بنانا شروع کرتی ہے۔"

ایک دفعہ سوچ لیں سوچ کے بتا دینا۔ پچھلے کئی دنوں سے ڈھونڈ رہا ہوں پورٹریٹ آرٹسٹ مل نہیں رہا اگر آپ کر لیں تو میرے لیے بھی آسانی ہو گی۔

"میں تو بلکل نہیں کرونگی لیکن میں آپکی ڈھونڈنے میں مدد ضرور کر سکتی ہوں۔"

لیکن آپ بھی ایک دفعہ سوچ لینا۔

صائم یہ کہہ کر وہاں سے چلا جاتا ہے۔

رابیل پوری ایمانداری کے ساتھ کام میں لگ جاتی ہے۔ سرمد اپنی کھڑکی سے مسلسل اسے دیکھ رہا تھا، سرمد کا ہاتھ اس کی کنپٹی پر تھا جیسے درد کی ٹیسیں بڑھ گئی ہوں۔ لیکن وہ پھر بھی یہ دیکھنے کے لیے کہ رابیل قابلِ بھروسہ انسان ہے یا نہیں، اسے کھڑکی سے دیکھتا رہا۔

خان بابا ہاتھ میں ٹرے تھامے رابیل کی طرف آئے۔

رابیل بی بی آپکا جوس۔ خان بابا نے احترام سے ٹرے آگے کی۔

شکریہ خان بابا۔ رابیل نے جوس کا گلاس تھاما اور برش کو ایک طرف رکھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سر کا سر درد ٹھیک ہوا۔ رابیل نے نرم لہجے میں پوچھا۔"

نہیں۔ پچھلے ایک گھنٹے میں تین دفعہ چائے پی چکے ہیں لیکن کوئی فرق نہیں پڑا۔ خان بابا نے بات مکمل کی لیکن ان کے انداز میں سرمد کے فکر چھپی ہوئی تھی۔

"چائے کون پیتا ہے سر درد میں۔ رابیل نے حیرت سے پوچھا۔"

ایک لمحے کو خاموشی چھا گئی۔ پھر رابیل ہلکا سا مسکرائی اور جوس کا گھونٹ لیتے ہوئے بولی۔

"میری بی جان ایک لاجواب قہوہ بنا کر دیتی ہیں سر درد کے لیے۔ بس ایک کپ اور تھوڑی دیر تک مکمل آرام مل جاتا ہے۔"

خان بابا نے دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔

تو آپکو بنانا آتا ہے کیا؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں نہیں مجھے تو پتہ بھی نہیں کیسے بناتے۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں بی جان سے پوچھ کر آپکو بتا دیتی ہوں۔"

خان بابا نے اثبات میں سر ہلایا۔

جی آپ پوچھ کر بتا دیں کیا پتہ سر مد صاحب کو آرام مل جائے۔

رابیل نے جوس کا گلاس سائیڈ پر رکھا اور بیگ سے موبائل نکال کر بی جان کا نمبر ملایا۔ تھوڑی دیر بیل بجتی رہی اور پھر بی جان نے کال اٹھائی۔

رابیل بی جان کو غور سے سنتی ان کی بتائی گئی ریسپی کو وہ نوٹ کرتی اور پھر کال بند کر دیتی۔

کال بند کرتے ہی وہ اٹھی اور خان بابا کے ساتھ کچن کی طرف بڑھ گئی۔

Clubb of Quality Content

"آپ مجھے چیزیں نکال دیں میں آپکو بنا کر دیتی ہوں میری بی جان کا سیکریٹ قہوہ۔ رابیل کچن میں داخل ہوتے ہی بولی۔"

خان بابا نے رابیل کے بتائے گئے تمام اجزاء کچن ی میز پر ترتیب سے رکھ دیے۔

رابیل نے اپنی آستینیں چڑھائیں،ہاتھ دھوئے اور پھر توجہ سے قہوہ بنانے لگ گئی۔ کچن میں لونگ اور دار چینی کی خوشبو پھیلنے لگ گئی۔ جیسے کوئی پرانی دیسی یاد تازہ ہو گئی ہو۔

چمچ کی ہلکی ہلکی آواز، پتیلے سے اٹھتے ہوئے بھاپ اور اس میں تحلیل ہوتی خوشبو نے ماحول کو خوشگوار سا بنا دیا تھا۔ رابیل نے آنچ دھیمی کی اور قہوے کو مگ میں انڈیلا۔ اور خان بابا کو تھما دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ لیجیے۔ لے جائیں۔"

خان بابا نے مگ تھاما اور سرمد کے کمرے کی طرف رخ موڑا۔

خان بابا آہستہ آہستہ دروازہ کھولتے ہیں۔ قہوے سے دھواں نکل رہا ہوتا ہے۔ وہ کمرے میں داخل ہوتے ہی قہوا سرمد کے سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیتے ہیں۔ سرمد جو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر چپ چاپ گردن پیچھے جھکائے بیٹھا تھا۔

سر یہ قہوہ پہ لیں کیا پتہ آرام آجائے۔

"کافی کا کہا تھا کہ وہ لادینا آپ قہوہ لے آئے۔ سر مد آنکھیں بند کیے ہوئے ہی کہتا ہے۔"

سر ایک دفعہ پی لیں انشاء اللہ آرام ملے گا۔

سر مد اچھا میں سر ہلا دیتا ہے۔ خان بابا آہستہ سے کمرے سے باہر چلے جاتے ہیں۔ دروازہ بند ہوتے ہی ایک لمحے کے لیے کمرے میں مکمل خاموشی چھا جاتی ہے۔ صرف قہوے سے اٹھتے بھاپ کی خوشبو ہر طرف پھیل رہی تھی۔

سر مد آنکھیں کھولتا ہے اور مگ کو آہستہ سے اٹھاتا ہے اور کھڑکی کے پاس جا کر کھڑا ہو جاتا ہے۔ وہ قہوے کا پہلا گھونٹ لیتا ہے۔ ذائقہ کچھ الگ تھا اور ٹیسٹ بھی تھوڑا عجیب تھا۔ وہ ہلکا سا منہ بناتا ہے۔ لیکن پھر ایک گھونٹ اور دوسرا۔ اس طرح کر کے وہ سارا قہوہ پینے لگتا ہے۔ جیسے جیسے قہوہ اس کے اندر اترتا ہے۔ اسکو سکون محسوس ہوتا ہے۔ وہ ٹیسٹ

جو پہلے عجیب لگ رہا تھا اب اچھا لگ رہا تھا اسے۔ قہوہ ختم کر کے وہ کمرے سے باہر نکلتا ہے۔ اور باہر پول سائیڈ کی طرف اپنے قدم بڑھاتا ہے۔

سرمد پاس آ کر تھوڑا سا رک کر دھیمے لہجے میں پوچھتا ہے۔

"بن گئی پینٹنگ؟؟"

رابیل سر اٹھاتی ہے اور جواب دیتی ہے۔

"آئل کی فنشنگ رہتی ہے۔ باقی سب بن گئی ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد کرسی کھینچ کر بیٹھتا ہے۔ نگاہیں پینٹنگ پر جمی ہوتی ہیں۔ چہرے پر وہی سنجیدہ تاثرات تھے پھر اچانک کہتا ہے۔

"اچھا ایکسپلین کریں مجھے کیا ہے اس پینٹنگ میں اور تھیم کیا ہے۔"

رابیل کینوس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پر جوش انداز میں بولنے لگتی ہے۔

"سر پینٹنگ کا نام ہے سایوں کے پیچھے روشنی۔ یہ پینٹنگ اندھیروں اور دکھوں کے بیچ بھی کہیں روشنی چھپی ہوتی ہے اس کو بیان کرتی ہے۔ یہ پینٹنگ انسان کو یاد دلائے گی کہ زندگی میں اگر برا ہو بھی جائے تو اچھے وقت کا ہمیشہ منتظر رہنا چاہیے اچھا وقت ضرور آتا ہے۔"

سرمد خاموشی سے اسے سنتا ہے۔ پھر ایک لمحے کو اسکی آنکھوں میں کچھ جھلکتا ہے۔ شائد کوئی پرانی یاد، شائد کوئی ادھورا خواب۔

"اور اگر اچھا وقت نہ آئے تو، سرمد آہستہ سے جیسے خود سے پوچھ رہا ہو کہہ بیٹھتا ہے۔"

رابیل چونک کر سرمد کی طرف مڑتی ہے۔ کچھ کہا آپ نے سر۔

"نہیں۔ آگے بتائیں۔"

وہ ایک لمحے کو خاموش رہتی ہے پھر اگلی پینٹنگ کی بات شروع کر دیتی ہے۔

اس نے پینٹنگ میں ایک انسان بنایا ہوتا ہے جو گہرے جنگل میں کھڑا ہوتا ہے۔اس کے سامنے اندھیرا ہوتا ہے اور سایا۔ مگر سامنے آہستہ آہستہ ایک چمکتی ہوئی روشنی کا فانوس جل رہا ہوتا ہے جس کی کرنیں راستہ روشن کرتی ہیں۔

زمین پر ٹوٹے ہوئے پھول اور پتے ہوتے ہیں۔روشنی کی کرنوں میں امید چھپی ہوتی ہے۔

اور اس نے سیاہ اور گہرے سرمئی رنگ استعمال کیے ہوتے ہیں دکھ کے پارٹ کو واضح کرنے کے لیے۔

Clubb of Quality Content

روشنی اور فانوس کے گرد سنہری، سفید اور ہلکے سے نارنجی رنگ کا استعمال کیا ہوتا ہے۔

"یہ پینٹنگ اس چیز کی علامت ہے کہ زندگی میں دکھ اور تاریکی ہو تب بھی اللہ کی رحمت کا انتظار کرنا چاہیے۔جو ہر دکھ کے سائے کے پیچھے ضرور چمکتی ہے۔"

اور پینٹنگ کے بلکل نیچے کنارے پر لکھا ہوتا ہے۔

"ہر اندھیری رات کے بعد ایک روشنی ہوتی ہے۔اور وہ روشنی سارے ماضی کے دکھ ختم کرنے کی طاقت رکھتی ہے"

اس سے پہلے کے سرمد کچھ بولتا رابیل کو کل والا واقعہ یاد آجاتا ہے۔رابیل کی آواز مدھم ہوجاتی ہے وہ آہستہ سے بولتی ہے۔

"اگر آپ کو پینٹنگ اچھی نہ لگے تو میں دوبارہ بنادون گی۔بس۔۔پانی میں نہ پھینکیے گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد چونک کر اسکی طرف دیکھتا ہے۔

رابیل پھر بولتی ہے۔

"ایک آرٹسٹ کے لیے اسکا کام اسکی روح ہوتا ہے۔اسے اس طرح ٹوٹتے دیکھنا تکلیف دہ ہوتا ہے۔"

سرمد کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ آتی ہے۔وہ چند لمحے سوچتا ہے پھر سنجیدہ ہو جاتا ہے۔

"پلیز اگر کوئی غلطی ہو تو بس کہہ دیجیے گا۔میں ٹھیک کر دونگی۔دوبارہ جتنی دفعہ کہیں گے بنا دونگی۔بس پول میں مت پھینکیے گا۔"

سرمد خاموشی سے اسکی طرف دیکھتا ہے پھر نظریں کینوس پر ڈال کر آہستہ سے کہتا ہے۔

"پینٹنگ ٹھیک ہے۔باقی آئل پینٹنگ ہے جب ڈرائے ہو گی تب ڈیسائڈ ہو گا کہ مجھے پسند آئی یہ نہیں۔"

رابیل کی آنکھوں میں کچھ امید جاگتی ہے وہ گہری سانس لیتی ہے جیسے دل کا بوجھ ہلکا ہوا ہو۔

شکر ہے ٹھیک تو لگی۔وہ آہستہ سے زیرلب کہتی ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پھر ٹھیک ہے میں چلتی ہوں آج کا میرا یہی کام تھا۔ رابیل پینٹنگ کو ایک طرف کرتے ہوئے بولتی ہے۔

اتنے میں سامنے سے خان بابا آتے ہیں۔

رابیل بی بی آپ کے ڈرائیور آگئے ہیں۔

جی میں آرہی ہوں۔ رابیل نے ہلکی سی مسکراہٹ سے جواب دیا۔

خان بابا نے سرمد کی طرف دیکھا اور پوچھا۔

"سرمد صاحب آپ کے سر کا درد کیسا ہے؟"

سرمد جو ابھی تک پینٹنگ کے بارے میں سوچ رہا تھا اچانک بول اٹھا۔

"خان بابا قہوہ نے کمال کر دیا۔ سرمد پوری طرح بے خبر تھا کہ وہ قہوہ رابیل نے بنایا تھا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"قہوہ پیتے ہی میرے سر کا درد ایسے غائب ہوا جیسے کبھی تھا ہی نہیں۔اب ہمیشہ یہی قہوہ دینا مجھے۔"

رابیل دل ہی دل میں مسکرا رہی ہوتی ہے اور وہاں سے چلنے لگتی ہے کہ خان بابا بول اٹھے۔

صاحب قہوہ رابیل بی بی نے بنایا تھا ان کی بی جان کی کوئی سیکریٹ ریسپی تھی۔

رابیل یہ سنتے ہی فوراً وہاں سے نکل گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور سرمد وہاں کھڑا خان بابا کو غصے سے دیکھنے لگا۔

"خان بابا مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا کہ قہوہ کلمبیل نے بنایا ہے۔"

خان بابا نام سن کر چونکتے ہیں

مطلب کے رابیل نے۔

سر مجھے بتانا یاد نہیں تھا مجھے بس یہی تھا کہ آپ کا سر درد ٹھیک ہو جائے۔ آپ کو رابیل بی بی کا شکریہ کہنا چاہیے تھا۔

سر مدخان بابا کی بات ادھوری چھوڑ کر اپنے کمرے کی طرف چلا جاتا ہے۔

(*****)

رات کے گہرے سناٹے میں گھر کی فضا میں ہلکی ہلکی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ لاونج میں ٹی وی کی آواز مدھم سی گونج رہی تھی۔ لیکن بی جان کی نگاہیں سکرین پر ہونے کی بجائے کہیں اور الجھی ہوئیں تھی۔ شائد وہ صرف آوازوں کے سہارے تنہائی کو دھوکہ دے رہی تھیں۔

اسی لمحے رابیل گھر کے دروازے سے اندر داخل ہوئی۔ قدموں کی چاپ سن کر بی جان نے نگاہ نہ ہٹائی لیکن آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک دوڑ گئی۔ رابیل نے لاونج میں قدم رکھتے ہی نرمی سے کہا۔

"میری پیاری بی جان۔ ابھی تک جاگ رہی ہیں۔؟"

بی جان نے اسے دیکھا اور ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پر سجالی۔

"تم جب تک گھر نہ آؤ مجھے سکون نہیں آتا۔ اسلیے میں جاگ رہی تھی۔"

رابیل آگے بڑھی، بی جان کے پاس بیٹھ گئی انکا ہاتھ تھام کر بولی۔

"اب میں آگئی ہوں ناں۔ اب آپ سکون سے آرام کرنے کے لیے جائیں۔ اور ہاں کھانا کھایا آپ نے؟؟"

بی جان نے نرمی سے سر ہلایا۔ ہاں میں کھا چکی ہوں۔ بس تمہارا انتظار کر رہی تھی۔

چلیں اب آپ آرام کریں۔ میں بھی فریش ہو کر کھانا کھالونگی اور پھر آرام کرونگی۔

بی جان۔ اپنے کمرے کی طرف چلی جاتی۔ رابیل بھی یہ کہہ کر اٹھتی اور کمرے میں جاتی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کچھ دیر بعد رابیل فریش ہو کر کچن میں آتی ہے۔خاموشی اب بھی پورے گھر پر طاری تھی۔وہ چپ چاپ کھانے کو گرم کرنے لگتی ہے کہ اچانک اسکا فون بجتا۔ہلکی سی چونک کے ساتھ وہ مڑ کر فون کی طرف بڑھتی ہے۔

اتنی رات کو۔کس کو میری یاد آگئی ہے۔وہ آہستگی سے بڑبڑاتی ہوئی فون ہاتھ میں پکڑتی ہے۔

سکرین پر نظر پڑتی ہے۔"صائم"رابیل نے زیرلب کہااور کال اٹھائی۔

اسلام وعلیکم!رابیل!دوسری طرف سے مانوس آواز گونجی۔

وعلیکم اسلام!۔۔۔۔حیریت تھی جو مجھے کال کی۔رابیل کے لہجے میں حیرانی بھی تھی اور تھوڑی سی بے چینی بھی۔

"میں نے آپکو کہا تھانا کہ سوچ کر جواب دینا۔آپ نے اب تک کچھ بتایا نہیں"

رابیل نے تھکے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"میں ابھی ابھی سر کے گھر سے واپس آئی ہوں، اتنی جلدی میں کیا سوچتی؟"

وہ کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی، ایک پل کو آنکھیں موندیں جیسے دن بھر کی تھکن اب جسم پر حاوی ہو رہی ہو۔

"رابیل پلیز ابھی فیصلہ کر لیں۔ آپ مجھ پر احسان سمجھ کر مان جاؤ۔ میں نے کتنی پروفائلز دکھائیں، سر نے سب کو ریجیکٹ کر دیا۔ صرف دو کو سلیکٹ کیا ہے،۔ اب اگر آپ بھی انکار کرو گی تو میں کہاں سے لاؤں نئی پروفائلز؟"

صائم کی آواز میں اب تھکن اور لاچاری واضح تھی۔ رابیل نے نظریں جھکائیں، جیسے خود سے لڑ رہی ہو۔

"ٹھیک ہے، کل تک بتا دوں گی۔" وہ آہستہ سے بولی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

مگر صائم کہاں باز آنے والا تھا۔

نہیں رابیل، ابھی بتاؤ۔ پلیز میری مجبوری سمجھو۔ مجھے کل ہی سر کو فائنل لسٹ دینی ہے۔ آپ ہاں کر لو، میں سر کو ای میل کر دوں، اور اس جھنجھٹ سے آزاد ہو جاؤں۔

رابیل نے ایک لمحہ کو آنکھیں بند کیں، جیسے دل میں کوئی چیز چبھ گئی ہو۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ صرف تمھارے کہنے پر مان رہی ہوں، ورنہ مجھے واقعی کوئی شوق نہیں سر کے ساتھ کام کرنے کا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صائم نے جیسے سکون کا سانس لیا۔

"شکریہ رابیل! بس اب فوراً اپنا پورٹ فولیو بھیج دو، تاکہ میں سر کو فارورڈ کر سکوں۔"

"اچھا، کرتی ہوں، وہ مختصر سا جواب دیتی ہے۔

"ابھی کر دینا۔"

صائم نے جیسے تاکید کی ہو،اور پھر بنا کسی اور بات کے کال کاٹ دی۔

رابیل نے فون میز پر پٹخا۔ تھکن سے زیادہ بیزاری اس کے چہرے پر صاف تھی۔

"ایک تو پہلے ہی سر کے ہاں جاب میں دل نہیں لگتا،اور اب تو پورا دن ان کے سائے تلے گزرے گا۔

وہ بڑبڑاتی ہوئی واپس اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی اس نے بیگ ایک طرف کیا،اور لیپ ٹاپ میز پر رکھا، اور لاپرواہی سے آن کر دیا۔ انگلیوں کی تیزی سے چند فولڈرز کھولے،فائلز منتخب کیں،اور ایک مختصر سا میل ٹائپ کر کے صائم کو بھیج دی۔

"لو،یہ بھی ہو گیا۔"

جیسے کوئی بوجھ اتار کر سانس لیا ہو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ واپس لاونج میں آتی ہے، ٹھنڈا پڑ چکا کھانا دوبارہ گرم کرنے کا بھی حوصلہ نہیں ہوتا۔

چپ چاپ کرسی پر بیٹھتی ہے، نوالے لینے لگتی ہے، مگر دل کہیں اور اٹکا ہوا تھا۔

(******)

شام کا وقت تھا۔ باہر ہلکی ہوا چل رہی تھی۔ لیکن اندر سٹوڈیو میں ایک خاص سی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ دیواروں پر لٹکے فن پارے خاموش تماشائی بنے اپنے خالق کی نگاہوں کی سمت دیکھ رہے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد اپنی شرٹ کی آستینوں کو اوپر چڑھائے سامنے رکھی کینوس پر جھکا ہوا تھا۔ رابیل کی پینٹنگ جس میں کہانی تھی۔ اس کی پینٹنگز میں پتہ نہیں ایسا الگ کیا ہوتا تھا جو دیکھنے والوں کو اپنی طرف متوجہ کروا ہی لیتا تھا۔

سرمد کافی دیر سے اس پینٹنگ کو گھور رہا تھا۔ اس کی آنکھوں میں وہ خاص چمک آئی تھی جو صرف تب آتی تھی جب وہ کسی فن پارے میں روح محسوس کرتا تھا۔

اچانک میز پر رکھا اسکا فون وائیبریٹ کرنے لگا۔

وہ چونکا فون سکرین پر نگاہ پڑی۔صائم کا نام تھا۔

اس نے انگلی کی ہلکی سی جنبش سے میل کھولی۔

"پورٹ فولیو مس رابیل حورین ملک۔"

میل کھلتے ہی اس کی نگاہ ٹھہر گئی۔

سادہ مگر پر اثر تصاویر،ہر تصویر میں ایک مکمل کہانی۔

کوئی پیچیدہ رنگ نہ تھے،نہ شوخ اسٹائل،پھر بھی ہر پینٹنگ میں خاموشی کی چیخ سنائی دیتی تھی۔

"ہونہہ۔'سرمد کی بھنویں قدرے سکڑ گئیں۔اس نے پورٹ فولیو کے ساتھ اٹیچڈ سی وی بھی کھولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"مس کلمبیل" وہ زیرِ لب بولا۔

پھر آہستہ سے سی وی کو بند کر کے دوبارہ پینٹنگ کی ایک تصویر کو زوم کیا، ایک لڑکی کا چہرہ، سرخ چادر میں لپٹا ہوا۔ نہ آنکھیں مکمل دکھائی دے رہی تھیں، نہ ہونٹ، بس ایک تشویش زدہ خاموشی اس کی پینٹنگ سے جھلک رہی تھی۔

"اچھا۔ تو اتنی قابلیت ہے ان میں"

سرمد نے سر کو ہلکا سا جھٹکا دیا، جیسے خود کو چونکانے کی کوشش کی ہو۔ پھر فوراً صائم کو کال ملائی۔

"صائم، کل انٹرویو رکھ لو۔"

صائم کی آواز دوسری طرف سے فوراً آئی، "جی سر، میں ابھی اطلاع دے دیتا ہوں۔"

Clubb of Quality Content

کال بند کرتے ہی سرمد نے ایک آخری بار پورٹ فولیو کو دیکھا، جیسے کچھ سوچ رہا ہو۔ پھر فون میز پر رکھا، اور سٹوڈیو سے نکل آیا۔

جیسے ہی وہ اپنے ذاتی کمرے میں پہنچا، کمرے کی سادگی اور ترتیب اس کی طبیعت کی جھلک دیتی تھی۔

اس نے جوتے اتارے، صوفے پر بیٹھا، اور گہرے سانس کے ساتھ آنکھیں موند لیں۔

(*******)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صبح کی مدھم روشنی میں رابیل اپنے کمرے میں شیشے کے سامنے کھڑی، دوپٹہ درست کر رہی تھی۔ چہرے پر ہلکی سی سنجیدگی اور آنکھوں میں ایک انجانا سا تاثر تھا، جیسے اندر کہیں ایک ہلکی سی بے چینی سانس لے رہی ہو۔

اسی لمحے بی جان کمرے کے دروازے پر آ کھڑی ہوئیں، اور رابیل کو مکمل تیار ہوتے دیکھ کر چونک گئیں۔

"کہاں جا رہی ہو صبح صبح؟؟"بی جان نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا۔

رابیل نے گردن گھما کر بی جان کو دیکھا، پھر آہستگی سے دوپٹہ سنبھالتے ہوئے بولی

"آپ کی دعا قبول ہوئی ہے بی جان وہیں جا رہی ہوں۔"

بی جان نے کچھ پل کو حیرت سے رابیل کو دیکھا۔

"مطلب؟"

رابیل نے پرس اٹھایا، پھر نرمی سے کہا

"مطلب یہ کہ سرمد سر کے آفس جا رہی ہوں۔جاب کے لیے انٹرویو ہے۔"

بی جان کی آنکھوں میں خوشی کی ایک چمک سی آ گئی۔

"اچھا،یہ تو بہت اچھی بات ہے۔چلو،اللہ تمہیں کامیاب کرے،میری تو ہمیشہ یہی دعا رہی ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انہوں نے رابیل کے ماتھے پر محبت سے ہاتھ رکھا۔

رابیل نے ان کے ہاتھ چومے،

"اچھا بی جان، اب میں چلتی ہوں۔ اللہ حافظ"!

بی جان نے دور تک جاتے ہوئے رابیل کو محبت بھری نگاہوں سے دیکھا۔

رابیل جب آرٹ ہاؤس پہنچی تو ایک ہلکی سی گھبراہٹ اس کے وجود میں سمٹ آئی۔ یہ ایک نیا ماحول تھا، نئے لوگ، نیا چیلنج۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صائم فوراً اس کے استقبال کے لیے آگے بڑھا، اور خوشی سے بولا۔

"رابیل، سب سے پہلے تو شکریہ کہ آپ آئیں۔"

رابیل نے ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔

"یہ آپ کا اصرار تھا، اور آپ کی محنت، ورنہ شاید میں آتی بھی نہ۔"

صائم نے اس کی بات کا جواب صرف ایک سرسری مسکراہٹ سے دیا اور اسے انٹرویو روم کی طرف لے گیا۔

اندر داخل ہوتے ہی رابیل نے دیکھا، وہاں دو لڑکے پہلے سے موجود تھے، اور ایک لڑکی تھی بس۔

رابیل نے حیرت سے پوچھا

"بس۔ اتنے ہی لوگ انٹرویو دینے والے ہیں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صائم نے کندھے اچکاتے ہوئے جواب دیا

"ہاں، سر نے بہت سیلیکٹیو لسٹ بنائی ہے۔"

کچھ دیر بعد دو لڑکوں کے انٹرویوز مکمل ہوئے، اور پھر صائم نے رابیل کی طرف دیکھا۔

"رابیل، آپ آجائیں۔"

یہ کہتے ہی وہ دروازہ کھول کر باہر چلا گیا۔

رابیل نے گہری سانس لی، دروازے کے پاس رکی اور ہلکی سی دستک دی۔

کیا میں اندر آسکتی ہوں؟"اس کی آواز میں ہلکی سی کپکپاہٹ تھی، لیکن الفاظ نپے تُلے۔

اندر سے سرمد کی آواز آئی۔ شیور۔

وہ پہلے سے کرسی پر بیٹھا، اس کی سی وی کھولے دیکھ رہا تھا۔

رابیل آہستہ آہستہ اندر داخل ہوئی۔ سرمد نے سر اٹھایا اور ہاتھ کے اشارے سے سامنے کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

"بیٹھیں، مس رابیل۔

رابیل نے آہستگی سے بیگ سائڈ پر رکھا، دوپٹہ درست کیا اور کرسی پر بیٹھ گئی۔

سرمد نے کچھ لمحے سی وی پر نظر دوڑائی، پھر بغیر نگاہ اٹھائے بولا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تو آپ اپنے بارے میں کچھ بتائیں۔جاب ایکسپرینس؟"

رابیل نے اپنے ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پھنسالیں۔

"تو آپ نے لکھا ہے کہ یہ آپ کا پہلا جاب ایکسپیرینس ہو گا۔اس سے پہلے کہیں کام نہیں کیا؟"

رابیل نے ہلکا سا گلا صاف کیا اور نرمی سے بولی

"جی یہ میری پہلی جاب ہو گی۔میں نے نہ پہلے کوئی جاب کی ہے اور نہ کوشش کی۔

سرمد نے اب نظریں اٹھا کر رابیل کی طرف دیکھا،جو تھوڑا نروس ہو رہی تھی۔

"تو پھر بغیر تجربے کے ہم آپ کو رکھیں کیسے؟"

اس کی آواز میں نہ سختی تھی نہ نرمی،ایک سیدھا،پروفیشنل سوال۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل نے نظریں جھکا لیں۔ کچھ لمحے اسے سمجھ نہیں آیا کہ کیا جواب دے۔ ہاتھوں کی انگلیاں مروڑتے ہوئے وہ بس خاموش رہی۔

"آپ نے جواب نہیں دیا، مس رابیل؟" سرمد نے ایک ابرو اٹھاتے ہوئے سوال دہرایا۔

رابیل نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"سر یہ مجھے خود نہیں پتا اصل میں، وہ رکی، پھر دھیمی آواز میں بولی۔"

اب میں آپ کو یہ تو نہیں کہہ سکتی کہ میں صائم کے اصرار پر آئی ہوں۔

سرمد نے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا۔ رابیل کو احساس ہوا کہ بات کچھ عجیب لگ گئی ہے۔ وہ فوراً سنبھلی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میرا مطلب ہے کہ اگر آپ کو لگتا ہے کہ میں اس جاب کے قابل ہوں، تو ٹھیک، ورنہ آپ کسی اور کو رکھ سکتے ہیں۔"

یہ سب وہ ایک ہی سانس میں بول گئی، بغیر رُکے۔

سرمد کچھ لمحے اسے دیکھتا رہا، رابیل نظریں جھکائے بیٹھی تھی، جیسے خود پر تھوڑا سا غصہ بھی آرہا ہو۔

اس نے مزید سوالات کیے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ کا شوق کیا ہے؟"

"سر۔ سونا۔"

ایک لمحے کو رک کر اسے گھورتا ہے

"سیکھانے کے لیے آئی ہیں یا سونے کے لیے؟"

"نہیں سر، سونے کا مطلب نیند نہیں، مطلب خواب دیکھنا. یعنی میں تخیلاتی انسان ہوں۔"

"تخیلاتی انسان؟ آپ جاب کریں گی یا خواب دیکھیں گی؟"

رابیل کچھ کہنے ہی والی تھی کہ سر مد نے اگلا سوال کیا۔

'مس رابیل، آپ کے پورٹ فولیو میں ایک پینٹنگ ہیے۔ ایک لڑکی کا چہرہ چادر میں چھپا ہوا، اور پسِ منظر دھند لاسا۔ یہ پینٹنگ کیا کہنا چاہتی ہے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہ شناخت کی تلاش ہے، سر۔

میں نے یہ تب بنائی جب مجھے لگا کہ میں خود کو کھو رہی ہوں۔ اور دنیا کی نظروں میں میری پہچان دھندلی ہو چکی ہے۔

سر مد نے سر ہلایا۔

انٹر سٹنگ۔

"آپ کا پسندیدہ میڈیم کیا ہے؟اور کیوں؟"

آئل پینٹنگ۔ کیونکہ یہ صبر مانگتی ہے۔اور جب رنگ خشک ہوتے ہیں، تو اس میں جذب ہو چکی جذبات کی تہہ اُبھر کر سامنے آتی ہے۔"

"فرض کریں، آپ کلاس میں بچوں کو بیسک سکیچنگ سکھا رہی ہیں،اور ایک بچہ آ کر کہتا ہے۔

'میڈم! مجھے ڈرائنگ اور پینٹنگ سے چِڑ ہے'!

تو آپ کا ردِ عمل؟"

"میں اُسے کہوں گی کہ چلو آج تم مجھے سکھاؤ کہ پینٹنگ سے محبت کیسے کی جائے"

پھر ذرا رک کر

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور شام تک وہ بچہ پہلا آرٹ بنا کر مجھ سے کہے گا، 'میڈم! یہ میرے دل سے بنا پہلا آرٹ ہے""!

سرمد نے پہلی بار لبوں پر مسکراہٹ کو آنے دیا۔

"آج کل ڈیجیٹل آرٹ کا دور ہے۔ آپ کی رائے میں کینوس اور ہاتھ کے رنگ کب تک زندہ رہیں گے؟"

"جب تک دلوں میں جذبات باقی ہیں، ہاتھ سے بنی تصویر زندہ رہے گی۔ ڈیجیٹل آرٹ دماغ سے نکلتا ہے، مگر پینٹنگ وہ دل سے بہتی ہے۔"

سرمد نے لمحہ بھر کو خاموشی اختیار کی، جیسے یہ جواب اندر کہیں ٹھہر گیا ہو۔

آپ کو ایک ہفتے میں ایک ایسا آرٹ پیس بنانا ہے جو کسی صدمے کو بیان کرے، بغیر کسی لفظ کے۔ کیا آپ یہ کر سکتی ہیں؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جی! اور میں چاہوں گی کہ دیکھنے والا اُس تصویر کو دیکھ کر خود سے کہے۔ میں یہ درد محسوس کر چکا ہوں۔"

سرمد نے اب مکمل توجہ سے اس کی طرف دیکھا۔

"آپ کا وژن، آپ کی فیلنگز میں موجود ہے۔ یہ ایک آرٹسٹ کے لیے ضروری ہے۔"

رابیل نے نظریں اٹھائیں، مگر چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی، جیسے کچھ لمحوں کے لیے اسے اپنے فن پر یقین آیا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آخر میں، سرمد نے فائل بند کی اور پروفیشنل انداز میں بولا۔

"ٹھیک ہے، آپ جا سکتی ہیں۔ اگر سلیکٹ ہوئیں تو شام تک میل آجائے گی۔"

رابیل فوراً اٹھی، "شکریہ، سر۔" کہہ کر تیزی سے باہر نکل گئی۔

دروازہ بند ہوتے ہی سرمد نے ایک آخری نظر سی وی پر ڈالی،

"یہ جذباتی ہے۔ لیکن خالص۔"

فون اٹھایا،صائم کو کال ملائی۔

صائم،ان تینوں کو میل کر دو۔ کل سے کلاسز شروع ہیں۔"

"اوکے سر، آج شام تک سب کو میل کر دیتا ہوں۔"

"اور ہاں، جو نیا ایونٹ آرہا ہے،اُس کا کیا بنا؟"

"سر،بروشر ریڈی ہے۔ فائنل پریزنٹیشن کل شام تک دے دوں گا۔"

"دیکھ لو صائم،ڈیڈ لائن میرے لیے ڈیڈ لائن ہوتی ہے، مشورہ نہیں۔"

۔"جی سر

(******)

دوپہر کی دھوپ مدھم ہو کر صحن کے پودوں پر جھک چکی تھی۔ کمرے میں ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا کھڑکی سے اندر آ رہی تھی۔ رابیل نے ابھی ظہر کی نماز ختم کی تھی، اور تسبیح ختم کر کے جائے نماز تہہ کرتے ہوئے بی جان کے پاس جا بیٹھی۔

بی جان آرام دہ کرسی پر نیم دراز تھیں، آنکھوں پر ہلکا سا چشمہ اور ہاتھ میں ایک پرانا ناول تھا جسے وہ کئی بار پڑھ چکی تھیں۔ رابیل نے سر بی جان کے زانو پر رکھا اور دھیمی آواز میں بولی۔

"بی جان۔ میں تو چاہتی ہوں کہ مجھے وہ لوگ جاب پر رکھیں ہی نہ۔۔

بی جان نے حیرت سے چشمہ نیچے کیا،

"رابیل! یہ کیسی باتیں کر رہی ہو تم؟"

بی جان ہلکا سا مسکرائیں، تسبیح کنارے رکھی اور نرمی سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

"رابیل، اگر اللہ تعالیٰ تمہارے لیے کوئی راستہ کھول رہا ہے، تو اُس میں چھپے مقصد کو پہچانو۔ ایک قابل اور ہنر مند انسان کو اگر وقت پر صحیح سمت نہ دی جائے، تو اُس کی قابلیت کو زنگ لگ جاتا ہے۔ ہر ہنر کو وقت پر ایک آنکھ چاہیے ہوتی ہے جو اسے پہچان لے۔ ایک ہاتھ چاہیے جو تھام لے۔ بیٹا دنیا میں بے شمار لوگ قابل ہوتے ہیں لیکن اگر وقت پر ان کی رہنمائی نہ ہو۔ ان کا ہنر سراہا نہ جائے تو پھر وہی ہنر اندر ہی اندر مرجھا جاتا ہے۔ وہ صرف ایک خواب بن کر رہ جاتا ہے"۔ اور خواب جب آنکھوں میں قید رہ جائیں تو آنکھیں تھک جاتی ہیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہنر مند وہی ہوتا ہے جو وقت پر موقع پا جائے ورنہ ہنر بھی ایک بوجھ بن جاتا ہے جو انسان کو اندر سے توڑ دیتا ہے۔"

رابیل نے آنکھیں موند لیں۔ بی جان کی آواز جیسے دل میں اتر رہی تھی۔

تم شکر کرو، رب، جس نے تمہارے فن کو سراہنے والا بندہ تمہارے سامنے کھڑا کر دیا۔"

رابیل نے آنکھیں کھولیں، ہلکے طنزیہ انداز میں بولی۔

بی جان میں کہیں اور جاب کر سکتی ہوں۔ لیکن سر مد سر کے ہاں جاب کرنا ایسا ہے کہ سانس بھی یہ سوچ کر لینا کہ میری سانس پر فیکٹ نہ ہوئی تو مجھے واپس سانس اندر لے جانے کو بولیں گے۔ رابیل ان کی پر فیکشن والی عادت کا مزاق اڑاتے ہوئے بولتی ہے۔

بی جان رابیل کی اس بات پر ہنس پڑی

"اور اگر تم اتنی ہی غیر محتاط ہو تو پھر دوسروں میں نقص بھی نظر آئے گا ہی نا"!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل نے ہنستے ہنستے بی جان کا ہاتھ تھاما۔

اچھا چھوڑیں یہ سب۔ میں سوچ رہی ہوں کہ آپ کو بھی کہیں جاب پر لگوا دوں۔ میں تو سارا دن گھر سے باہر رہوں گی۔ آپ اکیلی کیسے رہیں گی؟

بی جان نے سر جھٹکا،

میں گھر میں خوش ہوں۔ہاں، جب تم نہیں ہوتیں تو تھوڑا سونا سنّاٹا لگتا ہے، مگر پھر اپنی کتابوں سے دل بہلا لیتی ہوں۔

رابیل نے فوراً مشورہ دیا۔

"تو پھر آپ دوبارہ لکھنا کیوں نہیں شروع کرتیں؟ یہ بہترین موقع ہے۔ آپ کا وقت بھی اچھا گزرے گا، اور آپ کی سوچ پھر سے کسی صفحے پر اترے گی۔"

بی جان کے چہرے پر ایک سایہ سا گزرا، جیسے کوئی پرانا خواب آنکھوں کے آگے سے گزر گیا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں بیٹا، اب کہاں۔۔اب تو قلم پکڑے ہوئے بھی برسوں ہو گئے۔"

رابیل نے ان کے ہاتھ تھامے۔

"بی جان، میں آپ کو بالکل ٹھیک کہہ رہی ہوں۔ لکھنے والے کا قلم اگر رُک جائے، تو وقت اُس کے اندر کی روشنی مدھم کرنے لگتا ہے۔ ابھی بھی وقت ہے، دوبارہ لکھنا شروع کریں۔"

بی جان نے سوچتے ہوئے کھڑکی سے باہر دیکھا، جہاں سورج کی کرنیں درختوں سے چھن چھن کر فرش پر پڑ رہی تھیں۔

"چلو... سوچتی ہوں اس بارے میں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل نے سر ہلایا،

"جی، ضرور سوچیں۔ میں آپ کی پہلی قسط کی ریڈر بنوں گی"!

بی جان ہنس پڑیں، یک نرم، سکون بھری ہنسی۔

بی جان آپ سے ایک سوال پوچھوں۔ رابیل کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد پھر سے بولتی ہے۔

"بی جان کبھی کبھی انسان صبر کرتے کرتے اندر سے خالی ہو جاتا ہے وہ صبر جو کبھی اس کی طاقت تھا اب ایک بوجھ بننے لگتا ہے۔ ہر لمحہ، ہر دعا، ہر کوشش بے اثر محسوس ہوتی ہے، اور انسان چاہتا ہے کہ بس۔۔۔۔۔۔ اب کچھ اچھا ہو اب حالات بدلیں لیکن جب ہر اچھا لمحہ بھی کسی درد کا آغاز بن جائے تو دل تھکنے لگتا ہے۔"

ایسا لگتا ہے کہ جیسے زندگی ایک دائرے میں گھوم رہی ہو۔ جتنا بھی آگے بڑھنا چاہو، ہر بار وہیں لا کے کھڑا کر دیتی ہے جہاں سے چلے تھے۔ اداسی، بے یقینی، اور ٹوٹے خوابوں کے درمیان۔ امیدیں جن پر دل نے بھروسہ کیا تھا وہی ایک ایک کر کے بکھرنے لگتی ہیں۔ اور پھر دل بس یہی سوچتا ہے کہ آخر کیوں؟؟؟؟ میں کب تک برداشت کروں؟؟ اتنا کہہ کر رابیل چپ کر جاتی ہے"۔ رابیل کو کئی دنوں سے اس کا ماضی یاد آتا ہے اور وہ اس کو

بھول جانے کی کوشش کرتی ہے لیکن کبھی کبھی نہیں بھول پاتی اسلیے وہ تنگ آ کر بی جان سے پوچھتی ہے۔

یہ سب پتہ ہے رابیل کیوں ہوتا ہے؟؟

یہ سب اسلیے ہوتا ہے کہ "کیونکہ انسان صرف نتائج دیکھتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ نیتیں اور اندر کی لڑائیاں دیکھتے ہیں۔ وہ ہمیں اس وقت تک آزماتا ہے جب تک ہم سیکھ نہ جائیں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کہ اصل سکون ظاہری حالات میں نہیں بلکہ اندر کے یقین اور صبر اور اللہ پر توکل میں ہے کبھی کبھی ہم یہ سمجھ بیٹھتے ہیں کہ ہم ٹھیک ہو گئے ہیں لیکن اللہ ہمیں واپس اسی مقام پر لاتا ہے تاکہ ہم سمجھیں کہ زخم ابھی مکمل نہیں بھرے، کہ سیکھنا ابھی باقی ہے۔ یہ واپسی یہ دکھ ایک سفر ہے اپنی اصل کے قریب جانے کا اپنے رب کی طرف پلٹنے کا۔

"جب تک انسان مکمل طور پر سیکھ نہیں لیتا اس کا امتحان جاری رہتا ہے۔ اللہ بار بار اسے ایک کے بعد ایک سخت آزمائش میں ڈالتا ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ شائد اللہ

" ہم سے ناراض ہے ہمیں چھوڑ دیا ہے۔

لیکن اصل میں وہ ہمیں اس قابل بنا رہا ہوتا ہے کہ ہم زندگی کی سچائیوں کا سامنا کر سکیں۔ ہمیں مضبوط کر رہا ہوتا ہے تا کہ ہم ٹوٹنے کی بجائے سنور جائیں۔ یہ آزمائیشیں

یہ تکلیفیں ہماری تربیت ہوتی ہیں۔ یہ اللہ کا وہ طریقہ ہے جس سے وہ ہمیں خود اپنے قریب لاتا ہے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ہمیں سمجھ آنے لگتا ہے۔ جو لگا تھا زخم وہ

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دراصل روشنی کا دروازہ تھا۔ اور جو لگا تھا بوجھ وہ دراصل ہماری طاقت بن گیا۔

"جو شخص امتحانوں میں صبر کے ساتھ ڈٹا رہتا ہے جو ہر تکلیف کے باوجود ہار نہیں مانتا اللہ تعالیٰ اسے بے حساب اجر دیتے ہیں۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ یہ بندہ میرا ہے۔"

اور اس نے میری راہ میں صبر کیا۔ مایوسی اور ناامیدی ضرور آتی ہے دل بیٹھتا ہے۔ آنکھیں بھیگتی ہیں۔ لیکن جو مایوسی کو خود پر حاوی نہ ہونے دے۔ اپنے رب پر یقین

رکھے جو ہر اندھیرے میں روشنی کی کرن ڈھونڈے بس وہی اصل کامیاب انسان ہوتا ہے۔"

! یاد رکھو رابیل

"ہر مشکل کے ساتھ آسانی ہے"۔

"ہر اندھیری رات کے بعد صبح ضرور طلوع ہوتی ہے"۔

"اور جو رب پر یقین کے ساتھ دل سے اس حالت سے لڑتا ہے وہی اصل بازیگر ہوتا ہے۔"

اسلیے تو میں کہتی ہوں بی جان کہ آپ میری بی جان ہی نہیں میرا سب کچھ ہیں۔ آپ کیسے مجھے ہر بات اتنے اچھے سے سمجھاتی ہیں کہ میں جس بھی کیفیت میں ہوں آپکی باتوں سے سبق لے کر اس کیفیت سے نکل جاتی ہوں۔ رابیل بی جان کو گلے لگا کر بولتی ہے۔

بس بس اب کم مکھن لگاؤ جا کر آرام کر لو تھوڑی دیر، پھر جانا بھی ہے تم نے۔ بی جان اس کو تنگ کرتے ہوئے بولتی ہیں۔

جی میری پیاری بی جان وہ یہ کہہ کر آرام کرنے چلی جاتی ہے۔

(******)

آرٹ ہاوس کی گیلری میں روشنی ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ دیواروں پر جدید کلاسی فن پارے آویزاں تھے۔ مگر ایک کونے میں نصب کچھ منفرد پینٹنگز تھی جو باقی سب سے الگ تھیں جیسے اپنی موجودگی کا وہ خود اعلان کر رہی ہوں۔ کہ وہ رابیل کی تخلیق ہے۔

کلائنٹ نے ساری گیلری کی پینٹنگز دیکھی اور پھر رابیل کی پینٹنگز کے قریب آ کر رک گیا۔ یہ پینٹنگز مجھے پسند آئی ہیں۔ بولے کتنے کی ہیں۔ چیک لکھ دیتا ہوں ابھی۔

یہ پینٹنگ ہم آپ کو نہیں دے سکتے اگر آپکو کچھ اور چاہیے تو ہم وہ دے سکتے ہیں۔ سرمد نے سنجیدگی سے کہا۔

تو پھر رکھا کیوں ہے یہاں؟؟ صرف دکھانے کے لیے؟ اگر بیچنی نہیں تو گیلری میں کیوں لگائی ہیں۔ کلائنٹ نے غرور سے کہا۔

یہ پینٹنگ صرف ان کے لیے ہے جو آرٹ کی دل سے قدر کرتے ہیں۔ ہمارے بہترین انٹرنیشنل کلائنٹس کے لیے۔ نہ کہ ان کے لیے جو قیمت لگا کر خریدنا چاہتے ہیں بس کسی بھی حال میں۔

تو پھر ٹھیک ہے اگر آپکو یہ پینٹنگ ہمیں سیل نہیں کرنی تو جو فیوچر کہ ہمارے بڑے پراجیکٹس ہیں ہم بھی وہ آپ کے ساتھ نہیں کریں گے۔

سرمد غصے سے شیور بول دیتا ہے اور انہیں باہر کا راستہ دکھاتا ہے۔

اب آپ جا سکتے ہیں وہ ہاتھ کا اشارہ باہر کی طرف کرتے ہوئے بولا۔

ان کے جانے کے بعد صائم سرمد سے سوال کرتا ہے۔

سر اگر آج ہم ان کو یہ پینٹنگ دے دیتے تو فیوچر میں ہمارا ہی فائدہ ہونا تھا۔ اور ویسے بھی رابیل اب ہماری پرسنل آرٹسٹ ہیں وہ ہمیں ایسی بہت ساری پینٹنگز بنا کر دے سکتی ہیں۔

سرمد گہری سانس لیتے ہوئے پینٹنگ کو دیکھتا ہے۔

یہ پینٹنگز تو "دی میوز آرٹ ہاوس" کی زینت بنیں گی یا ان انٹرنیشنل کلائنٹس کے گھروں کی جو دل سے آرٹ کی قدر جانتے ہیں۔ یہ پینٹنگ میں سستے داموں نہیں بیچ سکتا کسی کے ساتھ۔ اس کی قیمت سب سے بڑھ کر ہے۔ اسے خود بھی نہیں پتہ تھا کہ وہ رابیل کی پینٹنگ کے لیے کیوں ایسا کر رہا لیکن اسے جو ٹھیک لگا اس نے بول دیا۔ اسکی نظریں ابھی بھی پینٹنگ پر جمی ہوئی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اوکے سر۔ صائم ہلکی آواز میں بولتا ہے۔

اور آج میں نے آرٹ کنسلٹنسی کے لیے لوکیشن پر بھی جانا ہے تو کیا پتہ دیر ہو جائے تو اسلیے میری اب کی میٹنگز کل کے لیے ری شیڈول کروادو۔

اوکے سر۔

وہ یہ کہتا ہوا آفس سے باہر نکلتا ہے گیٹ پر موجود ڈرائیور فوراً گاڑی آگے بڑھاتا ہے۔

ڈرائیور دروازہ کھولتا ہے سرمد پرسکون چہرے کے ساتھ گاڑی میں بیٹھتا ہے۔ مگر نگاہیں گہری سوچ میں ڈوبی ہوئی تھی۔

ڈرئیوار گاڑی سٹارٹ کرتا ہے اس کے پیچھے گارڈز کی گاڑیاں بھی ہوتی ہیں۔ گاڑی آہستہ آہستہ دی میوز آرٹ ہاوس سے روانہ ہو جاتی ہے۔

دوپہر کی سنہری دھوپ میں سڑک پر کالے رنگ کی لینڈ کروز آہستہ آہستہ ایک شاندار بنگلے کے باہر رکتی ہے۔ سرمد سن گلاسز پہنے پرسکون مگر پروفیشنل انداز میں گاڑی سے اترتا ہے۔ گیٹ کھلتے ہی ملازم مودبانہ انداز میں انہیں اندر لے جاتا ہے۔

اندر کلائنٹ پہلے سے ہی بے صبری سے منتظر ہوتا۔ وہ فوراً آگے بڑھ کر گرمجوشی سے مصحافہ کرتا ہے۔

گڈ آفٹر نون! سرمد صاحب

گڈ آفٹر نون۔

ہم کافی دنوں سے آپ کو میلز کر رہے تھے لیکن کوئی رسپانس نہیں ملا۔ پھر آپ کے اسٹنٹ نے بتایا کہ آپ نے آرٹ کنسلٹنسی والے کام کے لیے تھوڑی سی بریک لی ہے۔ کلائنٹ شکوہ کرتے ہوئے بولا۔

جی آپ نے بلکل ٹھیک سنا۔ کچھ وقت اپنے پروجیکٹس پر دینا ضروری تھا۔ سرمد گھر کا جائزہ لیتے ہوئے چہرے پر ہلکی سی سنجیدگی لاتے ہوئے بولا۔

سرمد گھر کی دیواروں، خالی جگہوں اور روشنی کے اینگلز کا باریک بینی سے جائزہ لیتا ہے۔ سب کچھ مکمل تھا لیکن دیواروں پر فن کی کمی محسوس ہو رہی تھی۔

ہمیں اپنے اس گھر کے لیے بہترین آرٹ چاہیے۔ جو اس گھر کی خوبصورتی میں اضافی کرے۔ آپ کے پاس اگر کوئی ایسا آرٹسٹ ہو جو اس گھر کے لیے کچھ خاص تیار کر سکے تو ہمیں ان سے اس گھر کے لیے بہترین آرٹ بنوا دیں۔ کلائنٹ نے اشتیاق سے کہا۔

یہ گھر کس کا ہے؟؟

یہ گھر فارن فیملی ہیں ان کا ہے وہ پاکستان کبھی کبھی وزٹ کرتے ہیں۔ تو انہوں نے اپنے لیے یہ خاص گھر بنوایا ہے۔

اور وہ خود کیا کرتے ہیں؟

ان کا باہر کوئی بزنس ہے مجھے اب اتنا نہیں پتہ۔ اگر آپکو مکمل انفارمیشن چاہے تو میں پوچھ کر بتادوں گا۔

اگر یہ گھر جانے مانے کسی بزنس مین کا یا اس انسان کا ہے جو فن کو صرف دیوار کی سجاوٹ نہیں بلکہ ایک احساس سمجھے تو پھر میرے پاس ایک آرٹسٹ ہیں۔ اور گر یہ صرف دکھاوے کے لیے ہے جسے بعد میں بدل دینا ہو یا صرف جگہ پر کرنے کے لیے ہو پھر یہ کام آپ کسی اور سے کروالیں۔

اگر آپ کے پاس آرٹسٹ ہے تو آپ کروادیں ہمیں۔ چاہے گھر کسی کا بھی ہو۔

جو آرٹسٹ ہمارے پاس ہیں۔ قدرت نے انہیں ہنر بخشا ہے ہم اسے ایسے ہی نہیں لگا سکتے جیسے کیل پر کیل ٹھونک دی جائے۔ ہم ایسا فن تخلیق کرتے ہیں جو زندہ رہتا ہے۔ ہم وہ نہیں جو کل کو کوئی ہمارا آرٹ دیوار سے اتار دے اور پرانا سمجھ کر بدل دے۔ فن صرف بنانے کا نام نہیں۔ اس کی قدر کرنے والے ہاتھوں میں دینے کا نام بھی ہے۔

جی میں ساری انفارمیشن لیکر بتا دونگا آپکو۔ پھر آپ ان آرٹسٹ کو ایک دفعہ یہ گھر دکھا دینا تاکہ کام شروع کیا جائے۔

اوکے! سرمد سن گلاسز پہنتا ہے اور باہر کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔ گھر سے باہر نکلتے ہی ڈرائیور فوراً گاڑی آگے بڑھاتا ہے۔ سرمد گاڑی میں بیٹھتا ہے گاڑی گیٹ سے نکل کر سڑک پر رواں ہو جاتی ہے۔

(*******)

دھوپ مدھم ہو چکی تھی۔ آسمان پر سنہری روشنی تیر رہی تھی۔ رابیل گیٹ سے داخل ہوئی تو گھر میں روز کی طرح خاموشی تھی۔ رابیل گیٹ سے اندر آتی ہے۔

کیسے ہیں خان بابا آپ۔ رابیل گھر داخل ہوتے ہی خان بابا کا حال چال پوچھتی ہے سب سے پہلے۔

میں ٹھیک آپ سنائیں کیسی ہیں۔ خان بابا مسکراتے ہوئے جواب دیتے ہیں۔

میں بھی آپ کے سامنے ہی ہوں۔ الحمداللہ فٹ۔۔۔۔ سر نہیں آئے ابھی تک کیا۔ وہ دائیں بائیں دیکھ کر بولتی ہے۔

نہیں ابھی تک تو نہیں آئے۔ ان کے آنے کا ویسے بھی وقت ہو گیا ہے کیا پتہ آتے ہوں۔

ہمم۔ ٹھیک ہے۔ رابیل گہری سانس لے کر کہتی ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ یہ کہہ کر باہر پول والی سائڈ پر چلی جاتی ہے۔ آسمان کا عکس پانی میں تھرک رہا تھا، جیسے اس کے اندر کچھ الجھنیں لرز رہی ہوں۔ اور کچھ دیر وہی ایسے ہی بیٹھی رہتی ہے۔ آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا۔ دور سے کار کے انجن کی آواز آتی ہے رابیل سٹیبل ہو کر بیٹھ جاتی ہے۔ گاڑی آہستہ سے اندر داخل ہوتی ہے۔ دروازہ کھلتا ہے سرمد کار سے نکلتا ہے۔ اور اندر گھر کی طرف بڑھتا چلا جاتا ہے۔

"مس کلمبیل آ گئی ہیں۔ سرمد دروازے پر قدم رکھتے ہی خان بابا سے سوال کرتا ہے۔"

انہیں نام کی سمجھ نہیں آتی لیکن وہ اندازہ لگا کر بولتے ہیں کہ رابیل بی بی کا ہی پوچھ رہے ہونے تو ہاں میں سر ہلا دیتے۔

ٹھیک ان کو پینے کے لیے کچھ دیں میں فریش ہو کر آتا ہوں۔

کچھ دیر بعد سرمد فریش ہو کر کمرے سے باہر آتا ہے خان بابا کافی دیتے وہ کافی کا مگ ہاتھ میں تھامے پر سکون انداز میں پول سائیڈ جاتا ہے۔

"کیسی ہیں آپ مس کلمبیل۔ سر مد بیٹھتے ہوئے پوچھتا۔"

جی؟؟؟؟؟ رابیل پہلے سن کر چونکتی ہے۔ پھر ٹھیک ہے بول کر چپ کر جاتی ہے اسے لگتا ہے کہ شائد اس نے غلط نام سنا ہو۔ سر نے ٹھیک بولا ہو۔

آج پھر کونسی پینٹنگ بنانے کا سوچا ہے آپ نے۔ وہ کافی کا گھونٹ لگا کر پوچھتا ہے۔

"میں جو بھی سوچ لوں آپ نے کونسا پسند کر لینی ہے۔ اسلیے میں نے سوچنا چھوڑ دیا۔ اور اپنے سارے خیالات گھر چھوڑ کر آتی ہوں۔ رابیل منہ میں بڑبڑاتے ہوئے بولتی ہے۔"

"کچھ کہنا ہے۔ تو اونچا بولیں تا کہ مجھے بھی آواز آئے۔"

"میں یہی کہہ رہی تھی کہ میں آپکا انتظار کر رہی تھی۔ کہ آپ بتا دیں میں پھر ویسی ہی بنا دونگی۔ رابیل نے بات بدلتے ہوئے بولا۔"

"اچھا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کچھ دیر خاموشی چھائی رہتی ہے۔ صرف کافی کی خوشبو اور پانی کی ہلکی سی آواز۔

"مس کلمبیل جیسا کہ آپ جانتی ہیں کہ میں آرٹ کنسلٹنٹ بھی ہوں تو اس سلسلے میں مجھے آرٹسٹ چاہیے۔ جو میرے ساتھ لوکیشن پر جائے۔ تو اگر مجھے اس کام کے سلسلے میں کسی آرٹسٹ کی ضرورت پڑی تو آپ ساتھ چلیں گی۔ سرمد سنجیدگی سے کہتا ہے۔"

رابیل پھر نام پر چونکی اور پوری بات سنیں بغیر نہ میں سر ہلا دیتی ہے۔

"میں نے آپکی رائے نہیں مانگی میں نے آپکو بتایا ہے کہ آپ ساتھ چلیں گی۔ میں آپکو بتا رہا ہوں۔ نہ کہ آپ سے اجازت مانگ رہا۔ ڈیٹس اٹ۔ سرمد پرسکون کٹ دار لہجے میں بولا۔"

"تو اگر میں جانا ہی نہ چاہوں تو؟۔۔"

"تو بھی آپ جائیں گی۔ اٹس مائی آرڈر۔"

"میں آپکی پرسنل آرٹسٹ ہوں نہ کہ آپ کی پرسنل غلام۔ جو آپ کی ہاں میں ہاں ملاؤں۔ وہ غصے سے بولی۔"

"مجھے بھی حکم دینے کی عادت ہے نہ کہ انکار سننے کی۔ اسلیے آپ جائیں گی۔ یہی میرا فیصلہ ہے۔ وہ سنجیدہ ہو کر بولا۔"

"میں نہیں جاؤنگی۔ میں ایک وقت میں اتنے سارے کام نہیں کر سکتی۔ اور ویسے بھی، آپ نے پہلے کہا تھا میں صرف آپ کے گھر تک محدود ہوں۔ اب آپ مجھے باہر لے جا رہے ہیں۔ اس کی کیا گارنٹی ہے کہ آپ مجھے کہاں کہاں لے جائیں۔"

"مجھے کوئی شوق تو ہے نہیں آپ کے ساتھ وقت گزارنے کا۔ اور نہ ہی میرے پاس اتنا فضول کا وقت ہے کہ آپ کو کام کے بہانے سے کہیں اور لے جاوں۔"

"میں آپکو کل تک بتا دونگا کہ کب جانا ہے! اس لیے ابھی اپنا دماغ سوچ سوچ کر خراب نہ کریں۔ مس کلمبیل۔ سرمد پھر سے کافی پیتے ہوئے بولا۔"

"ایک منٹ یہ آپ مجھے کس نام سے بلا رہے ہیں۔ رابیل عجیب سا نام سن کر ٹوکتی ہے۔"

"جو آپکا نام ہے اور جو آپ پر سوٹ کرتا اسی نام سے بلا رہا ہوں۔ سرمد کندھے اچکا کر بولتا ہے۔ مس کلمبیل۔"

"کلمبیل آ گئی سمجھ۔ میرا نام رابیل ہے۔" رابیل زِچ ہو کر بولتی ہے۔

"تو میں بھی تو وہی کہہ رہا ہوں۔" سرمد کافی کا مگ گھماتے ہوئے ٹھہرے لہجے میں بولتا ہے۔

"" "نہیں۔ آپ کچھ اور کہہ رہے ہیں۔ وہ غصے سے پاگل ہو رہی تھی۔

"دیکھیں مس کلمبیل۔ آپ میرے ہاں جاب کرتی ہیں۔ تو جو میرا دل کرے گا میں وہی بولوں گا۔ آج کے لیے کوئی خاص کام نہیں ہے اگر آپ جانا چاہتی ہیں تو جا سکتی ہیں۔ کل آفس میں ملاقات ہوتی ہے۔ سرمد کافی کا آخری گھونٹ لے کر بولتا ہے۔"

آفس؟؟؟؟؟؟وہ کیوں۔رابیل چونک کر پوچھتی ہے۔

"گھر جا کر میل چیک کر لیجیے گا۔مس کلمبیل۔وہ چلتے ہوئے پیچھے دیکھے بغیر بولتا ہے۔وہ کافی کا مگ ہاتھ میں لیے اندر چلا جاتا ہے۔قدموں کی آواز مدھم ہو جاتی ہے۔"

"میں ان کی پرسنل ملازمہ ہوں کیا کہ جو ان کا دل کرے وہ حکم دے دیں۔۔کہہ دیں رابیل اٹھو تو میں اٹھ جاوں۔رابیل بیٹھو تو میں بیٹھ جاوں۔اتنی فرمانبردار رابیل نہ کسی کی تھی اور نہ آپکی ہو گی سر مدسر۔وہ غصے سے موبائل نکالتی ہے اور ڈرائیور کو کال کرتی ہے۔"

Clubb of Quality Content

(******)

گھر جاتے ہی رابیل نے اپنا لیپ ٹاپ کھولا جیسے ہی وہ انباکس کھولتی ہے۔ایک نئی ای میل کا نوٹس اس کی نظر سے گزرا۔فوراً اس نے اسے کھولا۔وہ ای میل ٹیوٹر سیلیکشن کے حوالے سے تھی۔

"یا اللہ"

رابیل نے بے اختیاری میں کہا اور ماتھے پر افسوس سے ہاتھ رکھ لیا۔

"اگر میرے گناہوں کی سزا دینی تھی تو کسی اور طریقے سے دے دیتے۔ سر مد سر کو میرے سر پر کیوں سوار کر دیا۔ صبح آفس میں ان کو برداشت کرو اور پھر گھر جا کر بھی۔ پورا دن میں کیا ان کو ہی دیکھوں، اور کی جلی ہوئی حکم صادر کر دینے والی باتیں سنو۔ وہ الجھتے ہوئے بولی۔"

اسی دوران بی جان نے کمرے میں آ کر رابیل کو دیکھتے ہوئے کہا۔

آج تم اتنی جلدی گھر کیسے آ گئی؟؟ ابھی تو آٹھ بھی نہیں بجے۔

رابیل نے گہرا سانس لیا اور پھر ملال کے ساتھ کہا۔

بی جان دعا کریں میرے لیے۔

کیوں اب کیا ہو گیا۔ بی جان نے حیرانی سے پوچھا۔

پورا دن سرمد سر کے حکم ماننے والے دن آ گئے ہیں۔ انہوں نے مجھے دوسری جاب پر بھی رکھ لیا۔ رابیل نے افسردگی سے کہا۔

تو اس میں تو خوشی کی بات ہے۔ تم کیوں اداس ہو رہی ہو؟ بی جان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

بی جان آپ نہیں سمجھیں گی۔ رابیل نے تیز لہجے میں کہا۔ یہ کہہ کر وہ واش روم میں فریش ہونے کے لیے چلی گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

فریش ہو کر وہ کچن میں آئی۔

دن بھر کی تھکاوٹ اور ذہنی دباو کے باوجود وہ شام کو کھانا کھا کر لان میں ٹہلنے چلی گئی۔ ٹھنڈی ہوا میں اس کا دل کچھ سکون پانے کی کوشش کر رہا تھا۔

میں نے اپنی زندگی میں بیشک زیادہ لوگ نہ دیکھے ہوں لیکن جتنے بھی دیکھے سرمد سر کا تو اپنا الگ ہی مقام ہے۔ زرا زرا سی غلطی پر ساری محنت ضائع کر دیتے ہیں۔ یہ چیز ادھر نہیں

ادھر رکھنی۔ آج یہاں نہیں وہاں جانا۔ میں اتنے حکم نہیں سن سکتی اللہ تعالیٰ جی پلیز کوئی حل نکالے ان سرمد سر سے بچنے کا۔ رابیل آسمان کی طرف چہرہ کر کے بولی۔

آج تک میں نے جتنے بھی گناہ کیے لگتا ہے۔ ان کی ساری سزا مجھے سرمد سر کی شکل میں آپ دے رہے ہیں اللہ تعالیٰ جی۔ ایسا نہ کرے، مجھے سرمد سر اور اس کے سٹرکٹ رول سے بہت مسئلہ ہے۔ پلیز مجھ پر رحم کریں۔ وہ جیسے بچوں کی طرح اللہ تعالیٰ سے التجا کر رہی تھی۔

تھوڑی دیر ٹہلنے کے بعد وہ کمرے میں کے جا کر لیٹ جاتی ہے اور سونے کی کوشش کرتی ہے۔

(******)

رابیل اٹھ جاؤ۔ رابیل!!!! بی جان جو پچھلے پچیس منٹ سے مسلسل رابیل کو اٹھانے کی کوشش کر رہی تھیں۔ لیکن وہ اتنی گہری نیند میں تھی کہ جیسے کسی اور دنیا میں ہو۔

بی جان نے ایک بار پھر ہلکی سی جھنجھلاہٹ سے کہا

رابیل آفس نہیں جانا کیا؟؟

رابیل نے آدھی بند آنکھوں سے بی جان کی طرف دیکھا۔

جی بی جان۔ وہ نیم غنودگی میں بولی۔

آفس نہیں جانا؟؟؟ٹائم دیکھو ۸ بج گئے؟؟

بی جان نے گھڑی کی طرف دیکھا۔اور بولیں۔

آرٹ ہاوس نہیں جانا کیا؟ وقت دیکھو۔ آٹھ بج چکے ہیں۔

رابیل اچانک سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ آنکھیں پوری کھول کر حیران ہو گئی۔

آٹھ۔؟ آرٹ ہاوس؟ میں تو شام کو جاتی ہوں نا۔اسے بلکل بھی یاد نہیں رہا تھا کہ آج اس نے آرٹ ہاوس بھی جانا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بی جان نے گہری سانس لے کر اسے یاد دلایا۔

کل جو جاب ملی تھی۔اس کے لیے آج جانا نہیں۔

رابیل نے سر پکڑ لیا اور دماغ پر زور ڈالنے لگی۔

کل؟؟اوہ۔۔۔بی جان میں تو بھول ہی گئی کہ آج مجھے جانا ہے۔

بی جان آپ نے مجھے اٹھایا کیوں نہیں۔آپ نے بتایا کیوں نہیں؟رابیل نے اچانک بی جان پر ہی سوالوں کی برسات شروع کر دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بی جان نے ہلکی سی خفگی سے کہا

میں تو کب سے اٹھا رہی تم ہی اٹھ نہیں رہی تھی۔

آٹھ بج گئے۔پھر سے لیٹ۔رابیل نے گھڑی کی طرف دیکھا۔

رابیل جلدی سے بستر سے اٹھی جوتے پہنے اور فریش ہونے کے لیے چلی گئی۔ چند منٹ میں وہ فریش ہو کر بالوں کو ہلکا سا باندھ کر تیار ہو گئی۔ ناشتے کی طرف اسکی نگاہ بھی نہیں گئی۔ ہڑبڑاہٹ میں اپنا بیگ اٹھایا اور دروازے کے طرف بڑھ گئی۔

رابیل۔ ناشتہ۔۔ بی جان نے پیچھے سے آواز دی مگر رابیل نے سنی ان سنی کر دی۔ صرف ایک فکر تھی کہ دیر ہو گئی تو سرمد سر اسے بخشیں گے نہیں۔ وہ جلدی سے گاڑی میں بیٹھ گئی۔

ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کی۔ راستے کے دونوں طرف دراخت اور سڑک کے کنارے دکانیں تھیں لیکن رابیل کی آنکھوں کے سامنے صرف سرمد سر کا چہرہ تھا۔ سخت، سنجیدہ اور ہر وقت آرڈر دینے والا۔

وہ دل ہی دل میں سوچتی جا رہی تھی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یا اللہ! میری مدد کرنا۔ مجھے جلاد سرمد سر سے بچا لینا۔ کہیں وہ مجھ پر برس ہی نہ پڑیں۔ میرا دن خراب نہ کریں۔

رابیل جیسے ہی آرٹ ہاوس پہنچی، اس کی نظریں چاروں طرف دوڑیں، ہر طرف لوگ اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ کچھ سٹوڈنٹس ہاتھوں میں سکیچ پیڈ لیے بیٹھے تھے۔ رابیل کی نظر صائم پر پڑی۔

صائم۔ رابیل نے اسے آواز دی۔

صائم!!! سر آگئے ہیں کیا؟؟

صائم نے ایک نظر رابیل پر ڈالی۔ وہ جو سانس پھولائے بیگ کندھے پر ڈالے ویسی ہی لگ رہی تھی جیسے ابھی ابھی نیند سے جاگی ہو۔

کب کے آچکے ہیں۔ مگر آپ کیوں لیٹ ہیں؟؟ صائم گھڑی کی طرف دیکھ کر بولتا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ چھوڑو بس اتنا بتاؤ اب ہو گا کیا؟؟ رابیل نے جھنجھلا کر کہا۔

اب یہی کہ آپ اس ہال میں جائیں جہاں سٹوڈنٹ بھی ہیں سر بھی وہاں ہیں۔ انٹروڈکشن چل رہا جلدی جائیں۔ صائم اسے دائیں جانب جانے کا اشارہ کرتا۔

رابیل نے سر ہلایا اور ہال کی طرف قدم بڑھا دیے۔ ہال میں بلکل خاموشی تھی۔ ہر چہرہ کے دھیان صرف ایک انسان پر تھا جو اسٹیج پر کھڑا تھا۔ سب اس کو غور سے سن رہے تھے۔

وہی رعب، وہی دھیما مگر شائستہ انداز اور وہی نظریں جو ایک لمحے میں سامنے والے کو سیدھا کھڑا کر دیں۔

رابیل دبے قدموں سے پچھلی صف میں بیٹھ گئی۔ لیکن جتنی خاموشی سے وہ بیٹھی تھی سرمد کی تیز نگاہوں سے کچھ بھی چھپا نہ رہا۔

"اب ہم آپکو آپکے قابل آرٹ ٹیچرز کا انٹرو کروائیں گے۔ جو اس سفر میں آپکو ایک قابل آرٹسٹ بنانے میں مدد کریں گے۔ سرمدان تینوں کو سٹیج پر انوائٹ کرتا ہے۔"

سب اپنا اپنا انٹرو دیتے ہیں۔ پھر جب انٹرو ختم ہوا سرمد بغیر کوئی اضافی بات کے اسٹیج سے اتر کر باہر نکل گیا۔

ہر کلاس ایک ایک گھنٹے کی ہوتی تھی۔ اور رابیل کی کلاس سب سے لاسٹ پر ہوتی تھی۔ وہ بے زاری سے باہر نکلی۔ صائم نے اسے باہر نکلتا دیکھ کر سرمد کے کیبن کی طرف جانے کا کہا۔

رابیل کے قدم دھیرے دھیرے سرمد کے کیبن کی طرف بڑھ رہے تھے۔ دل کی دھڑکن اس کے قدموں سے بھی تیز چل رہی تھی۔ دروازے پر پہنچ کر اس نے ہلکی سی دستک دی۔

آجائیں۔ اندر سے وہی سخت مگر ٹھہرا ہوا لہجہ سنائی دیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رابیل نے گہری سانس لے کر دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوئی۔

"سر۔ آپ نے بلایا تھا۔؟اس نے نظریں جھکا کر دبے لہجے میں کہا۔"

سرمد جو کسی کام میں مصروف تھا۔ایک جھٹکے سے نظریں اٹھا کر رابیل کو دیکھا۔ پھر بغیر کوئی تمہید باندھے سیدھا بولا۔

"لیٹ کیوں آئیں آپ۔ ٹائم مینجمنٹ،ڈسپلن کسی چیز کا پتہ ہے آپ کو۔رابیل نے مکمل خاموشی اختیار کی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جب ٹیچرز ہی لیٹ ہوں گے تو بچوں کو کیا سیکھائیں گے آپ؟۔بچے یہاں سیکھنے آئیں ہیں۔رابیل خاموشی سے سنتی جا رہی تھی۔"

"آج تک میرے آرٹ ہاؤس میں کوئی ایسا انسان نہیں آیا جو غیر سنجیدگی دکھائے۔یہاں سب ٹائم کے پابند ہیں اور اچھے خاصے سلجھے ہوئے پروفیشنل لوگ ہیں۔ لیکن آپ ہیں کہ آپ کو نہ وقت کا پتہ اور نہ یہ پتہ کہ آپ میرے ہاں جاب کرتی ہیں۔"

غلطی رابیل کی تھی اسلیے وہ چپ کر کے سن رہی تھی۔اگر اسکی غلطی نہ ہوتی تو وہ جواب دے کر ہی جاتی یہاں سے۔

"اگلی دفعہ ایسا نہیں ہو گا سر۔یہ میری پہلی اور آخری غلطی سمجھ کر معاف کر دیں۔"

"ناؤ یو کین لیو۔سر مد نے سخت آواز میں کہا۔"

رابیل کیبن سے نکل کر آرٹ ہاوس کے کیفیٹیریا میں گئی۔

"سارے برے کام جیسے میں ہی کرتی ہوں۔اگر سر مد سر کو بس چلے تو میرے سر یہ بھی الزام لگا دیں کہ اگر ان کے آفس کا کوئی نقصان ہوا تو وہ بھی میرے لیٹ آنے کی وجہ سے ہوا ہے۔"

"ہر چیز میں غلطی میری ہی ہوتی ہے کیونکہ میں ہی غلط ہوں۔وہ سینڈوچ کھاتے ہوئے بولی۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اور میں تو چاہتی ہوں نکال دیں لیکن نہ مجھے نکالتے ہیں اور نہ مجھے سکون سے جینے دیتے ہیں ایسے انسان کے ساتھ کام کر کے میں ایک دن نیم پاگل ہو جاؤنگی۔ رابیل دل کی ساری بھڑاس کیفے ٹیبل اور سینڈوچ پر نکالتی ہے۔ کچھ دیر بعد وہ کیفے سے نکل کر لیکچر ہال میں جاتی ہے۔"

آج فرسٹ ڈے ہوتا اسلیے وہ بچوں کا انٹرویو لیکر اور تھوڑا بہت آرٹ کے بارے میں بتاتی ہے۔

یہ سب بچے ہیں؟۔یہ تو مجھ سے بھی بڑے ہونے اب میں انہیں بچے کہتے ہوئے کیسی لگوں گی۔ وہ گہری نگاہ سے سب پر ایک نظر دوڑا کر بولی۔

یہ شارٹ کورس تھا،اسلیے ہر کوئی اس کورس کے لیے آیا تھا ہر عمر کے لوگ جنہوں نے ڈگری لی ہوئی اور وہ جو ابھی پڑھ رہے یا پڑھ چکے ہوتے۔

اوکے ہم باقی کا کورس ڈیٹیل کل پڑھیں گے آج کے لیے اتنا ہی یہ کہہ کر رابیل ہال سے باہر نکل جاتی ہے اور ڈرائیور کو کال کرتی ہے کہ صائم اس کے پاس آتا ہے۔

کہاں جانے کی تیاری ہے؟؟وہ اس کو کال ملاتا دیکھ کر بولا۔

گھر اور میں نے کہاں جانا ہے۔رابیل نے تیزی سے جواب دیا۔

گھر کیوں؟؟؟

کام سے فارغ ہونے کے بعد نارملی سب گھر ہی جاتے ہیں تو میں بھی وہی کر رہی۔رابیل زچ ہو کر بولی۔

میل نہیں پڑھی کیا؟؟؟

کیا تھا اس میل میں ایسا خاص جو پڑھنا تھا۔

مطلب نہیں پڑھی۔صائم نے اس کی لاپرواہی دیکھ کر سنجیدگی سے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رابیل نے آنکھیں چمکائیں۔ مگر صائم نے اپنی بات جاری رکھی۔

آف ٹائم تین بجے ہے۔ چاہے جلدی فری ہو یا لیٹ گھر تین بجے ہی جانا ہے۔

کیا؟؟ مطلب پورا دن میں یہاں رہوں؟ رابیل حیرت سے بولی۔

پورا دن میں ادھر کیا کرونگی؟؟؟

آرٹسٹ ہیں آپ لوگ فری ٹائم میں اس آرٹ ہاؤس کے لیے پینٹنگ بنائے اور کیا کرنا ہے۔ صائم نے مسکرا کر جواب دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صائم مسکرا کر وہاں سے چلا گیا۔ اور رابیل کی نظریں سرمد کے کیبن کی طرف گئیں جس کا دروازہ بند تھا۔

سرمد سر خود تو روبوٹ ہیں انہیں لگتا ہم بھی روبوٹ ہیں۔ ایک تیر سے دو نشانے ہی ہوتے ہیں یہ ایک تیر سے چھے نشانے ماریں گے۔ رابیل غصے سے بولی۔

تین بجے یہاں سے فری ہو پھر چھے بجے ان کے گھر جا کر کام کرو۔ میں انہیں کہتی ہوں اپنے گھر ہی رکھ لیں جو کچھ دیر کے لیے مجھے اپنے گھر جانا ہے وہ بھی نہ جانے دے ادھر ہی رہ لیتی ہوں ان کی آنکھوں کے پاس۔ رابیل غصے سے بولتے ہوئے۔ میٹنگ روم میں جا کر بیٹھ جاتی ہے۔

سرمد کیبن سے نکل کر میٹنگ روم کی طرف بڑھتا ہے۔

صائم کل کے ایونٹ کے لیے جو گیسٹ انوائٹ کرنے ہیں ان کی لسٹ دکھاؤ مجھے۔

سر انٹرنیشنل کلائنٹس کا آنانا ممکن لگ رہا ہے کیوں کہ چھوٹا سا ایونٹ ہے اسلیے میں نے انہیں انویٹیشن بھی نہیں دیا۔ باقی پاکستان کے ٹاپ آرٹ گیلری کے لوگوں کو انوائٹ کیا ہے اور کچھ ہائی سوسائٹی الیٹ کلاس لوگوں کو بھی انوائٹ کیا ہے جو پینٹنگ میں انٹرسٹ رکھتے ہیں۔

اندر داخل ہوتے ہی سرمد کی نظر رابیل پر پڑتی ہے۔

"آپ یہاں کیا کر رہی ہیں مس کلمبیل۔ سر مدرابیل کو میٹنگ روم میں بیٹھے دیکھ کر بولا۔"

"میں فری تھی تو مجھے کوئی اور جگہ نہیں ملی اس لیے میں یہاں آ کر بیٹھ گئی۔"

"یہ میٹنگ روم ہے۔ آپ کے لیے کوئی انٹرٹینمنٹ کی جگہ نہیں جو آپ یہاں آ کر بیٹھ گئی ہیں۔ صائم تمہیں کتنی دفعہ کہا ہے کہ میرے آرٹ ہاؤس میں کچھ بھی ادھر سے ادھر نہ ہو۔ پھر یہ یہاں کیا کر رہی ہیں۔ اگر بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ آپ کو جو جگہ فری نظر آئے گی آپ وہاں آ کر بیٹھ جائیں گی۔"

"اوکے سر۔ میں یہاں سے چلی جاتی ہوں۔ اور آپ ہی بتا دیں مجھے کہ آپ کے اس آرٹ ہاؤس میں میرے بیٹھنے لائق کوئی جگہ ہو تو میں وہاں چلی جاتی ہوں۔ رابیل غصے سے بولی۔"

"میری طرف سے آپ آرٹ ہاؤس کے باہر بیٹھیں یا کہیں اور۔ لیکن میرے آرٹ ہاؤس کا ڈسپلن خراب نہ کریں آپ۔ وہ یہ کہہ کر چیئر پر بیٹھ جاتا ہے۔"

رابیل مزید کچھ بولے بغیر وہاں سے اٹھ کر چلی گئی۔

"صائم میرے آرٹ ہاؤس کا ڈسپلن خراب نہ ہو کسی بھی وجہ سے۔ اگر ایسا ہوا تو نتیجہ کے ذمہ دار تم ہو۔۔۔ اور مجھے گیسٹ لسٹ دیکھاؤ جو کل آرہے ہیں۔ کل کے ایونٹ میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں ہونی چاہیے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جی سر۔

رابیل کینٹین میں جا کر بیٹھ جاتی ہے۔ اور پورا وقت وہی بور ہوتی رہتی ہے۔ ابھی گھر جانے میں وقت ہوتا اسلیے وہ اُدھر ہی بیٹھی رہتی۔

رابیل آپ یہاں؟؟ آرٹ ٹیچر رابیل کو کینٹین میں بیٹھے دیکھ کر بولتا ہے۔

جی۔رابیل اس کی بات کو ان سنا کر کے جی بول دیتی ہے۔

صبح اتنا ٹائم نہیں ملا کہ ہم سب ایک دوسرے کو اچھے سے انٹروڈیوس کروادیں اس لیے ابھی اچھا موقع۔ میرا نام احمد رضا ہے۔اور میں سوشل میڈیا مارکٹر ہوں میرا اپنا انسٹیٹیوٹ ہے جہاں میں بچوں کو مارکیٹنگ سکلسز سکھاتا۔احمد نے بغیر کوئی تمہید باندھے اپنا تعارف کروایا۔

تو پھر آپ یہاں کیا کر رہے ؟؟رابیل نے حیرت سے پوچھا

آرٹ میں مجھے کافی انٹرسٹ تھا تو کچھ سال پہلے میں نے اسے بطور مشغلہ اپنایا تھا لیکن پھر آہستہ آہستہ میری اس میں دلچسپی بڑھنے لگ گئی تو میں نے اس پر کام کیا اس کو اچھے سے سیکھا۔اسلیے میں آج یہاں ہوں،اور آپ؟؟

میں بھی شوق کی وجہ سے یہاں ہوں اور زیادہ کچھ نہیں۔رابیل سرسری سا بولتی ہے۔

اچھا!اور پھر کیسا رہا آج کا دن؟

آپ کے سامنے ہے میں تو انتظار کر رہی کہ کب گھر جاؤں۔

احمد سے باتیں کرتے ہوئے رابیل کا ٹائم اچھا گزر رہا تھا۔ کافی دیر دونوں آرٹ پر باتیں کرتے رہے۔ پھر جیسے ہی گھڑی نے تین بجائے رابیل ایک منٹ بھی وہاں نہیں رکی اور بس گھر کے لیے نکل گئی۔

(******)

رابیل جب آرٹ ہاوس سے واپس آئی تو وہ تھکی ہاری تھی۔ لیکن جیسے ہی وہ بی جان کے پاس آئی اس کی تھکان انہیں دیکھ کر ہی آہستہ آہستہ کم ہونے لگی۔

بی جان بہت ہی بکواس دن تھا آج۔ بی جان کے سامنے بیٹھتے ہی رابیل نے گہرا سانس لیا اور پھر گھمبیر لہجے میں کہا۔

آج پہلا دن تھا نہ اس لیے۔ آہستہ آہستہ اچھا دن گزرنے لگ جائگا۔ بی جان نے مسکرا کر کہا۔

سرمد سر کے ساتھ میرے دن کبھی اچھے نہیں گزر سکتے بی جان۔ رابیل کے چہرے پر ناگواری واضح تھی۔

"جب تمہیں کام میں دلچسپی ہونے لگے گی پھر تمہیں سب اچھا لگے گا۔"

ہمم۔ دیکھتے ہیں کب ایسا ہوتا ہے۔

ایسے جاب کرتے کرتے تو میں سارا دن گھر سے باہر ہی رہوں گی بی جان۔ اور آپ اکیلی؟ مجھے بہت فکر ہوتی آپکی کہ آپ اکیلے کیسے رہتی میرے بغیر۔

میں اس میں ہی خوش ہوں کہ تم اپنی زندگی میں آگے بڑھنے کی کوشش کر رہی ہو۔ میرا کیا ہے میں وقت گزار ہی لوں گی۔ مجھے تو بس تمہاری خوشی عزیز ہے۔ بی جان نے اسکے سر پر ہاتھ پھیر کر کہا۔

اور مجھے آپ عزیز ہیں بی جان۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بی جان دیکھیں پانچ ہو گئے اب سرمد سر کے گھر جانے کا ٹائم ہو گیا۔ رابیل نے گھڑی پر وقت دیکھا اور بولی۔

میری بچی زندگی میں کچھ بننے کے لیے بہت کچھ قربان کرنا پڑتا۔ اور اس کامیابی کا مزہ کی الگ ہوتا جو محنت کر کے حاصل کی جائے"۔ ابھی محنت کرو گی تو کل کو اچھا مستقبل دیکھو گی اپنا۔"

جی بی جان۔

چھے بجتے ہی رابیل تیار ہونے لگ جاتی ہے اور گھر سے نکل جاتی ہے۔

(*****)

رابیل جیسے ہی سرمد کے گھر پہنچی۔ سب سے پہلے وہ خان بابا کے پاس گئی، جیسے ہمیشہ کی طرح کرتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خان بابا کیسے ہیں آپ۔ رابیل نے مسکراتے ہوئے پوچھا

میں ٹھیک رابیل بی بی۔ میں آپ کا ہی انتظار کر رہا تھا۔

کیوں؟؟؟

آپ آتی ہیں تو گھر میں رونق ہو جاتی۔ مجھے بھی کوئی بات کرنے کو مل جاتا۔ نہیں تو پورا دن میں اکیلا کبھی ادھر تو کبھی اُدھر ہی ہوتا رہتا۔

تو سرمد سر کے ساتھ باتیں کیا کریں نہ۔ رابیل نے مذاق میں بولا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نہ بی بی نہ! وہ کسی سے بات نہیں کرتے اور نہ کسی کو بات کرنے دیتے۔ وہ خود بھی کام کرتے رہتے اور ہمیں بھی کام کرنے کا کہتے ہیں۔

ویسے ایک بات بتائیں خان بابا کیا سر شروع سے ہی ایسے ہیں؟؟ اور ان کے ماما بابا کوئی بھائی بہن نہیں ہے کیا؟؟

نہیں بی بی۔خان بابا بولتے بولتے چپ ہو جاتے ہیں۔

رابیل خان بابا کے ساتھ ہلکی پھلکی گفتگو میں مصروف تھی۔ایک تھکے ہارے دن کے بعد کسی سے بات کرنا دل کو راحت دیتا تھا۔لیکن یہ سکون لمحوں کا مہمان ثابت ہوا۔

اچانک پیچھے سے کڑک دار آواز سنائی دی۔

"خان بابا!یہاں آپکو کام کرنے کے پیسے ملتے ہیں نہ کہ باتوں کے۔اگر آپکو باتوں میں اتنی ہی دلچسپی ہے تو بتا دیں میں آپ کے لیے کسی کو رکھوا دیتا ہوں۔"

رابیل سرمد کی آواز سن کر پیچھے مڑ کر دیکھتی ہے۔وہ پلٹی تو دیکھا سرمد اپنے مخصوص انداز میں کھڑا تھا۔آنکھوں میں وہی سرد روشنی لہجے میں وہی روایتی سختی۔

"اور آپ کو کتنی دفعہ کہا ہے اپنے کام سے کام رکھا کریں۔جائیں اپنا کام کریں۔سرمد نے خان بابا سے نگاہیں ہٹا کر رابیل پر نظریں جما کر بولا۔"

اور خان بابا میری کافی باہر پہنچا دینا۔ میں فریش ہو کر وہی آ ونگا۔ سرمد نے رخ پھر خان بابا کی طرف موڑا۔

رابیل کا پارا ہائی ہو گیا تھا۔ دانت بھینچتے ہوئے وہ زیرِ لب بڑبڑائی۔

کام کام کام۔ تھوڑی دیر انسان کسی سے بات بھی نہیں کر سکتا۔ خود روبوٹ ہیں میں تو انسان ہوں نہ مجھے تو اب حال چال پوچھنا ہی ہے نہ جو مجھے نظر آئے گا۔

وہ غصے پیر پٹختی ہوئی پول سائیڈ کی طرف چلی گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تھوڑی دیر بعد سرمد بھی وہاں آجاتا ہے۔ بال ترتیب میں، چہرے پر معمول کی سنجیدگی مگر آنکھوں میں وہی سختی۔

"مس کلمبیل! آپ کو ایک بات سمجھ نہیں آتی۔ کتنی دفعہ میں آپ کو سمجھا چکا ہوں کہ میرے گھر اور آفس کا ماحول خراب نہ کریں۔ آپ کام کرنے آتی ہیں۔ وہی ہی

کریں۔ادھر ادھر کی فضول کی باتیں کر کے میرے گھر کے ملازموں کی عادتیں خراب نہ کریں۔"

"پہلی بات میرا نام رابیل حورین ہے۔اور مجھے میرے نام سے بلایا کریں۔اور دوسری بات میں انسان ہوں اگر کوئی انسان مجھے نظر آئے گا تو اس کا میں نے حال چال پوچھ لیا تو کیا برائی ہے

اسمیں۔رابیل الجھ کر بولی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد کے لبوں پر ایک طنزیہ مسکراہٹ آئی۔

"میرے سے آپ کام کرنے کے پیسے لیتی ہیں تو وہی آ کر کیا کریں۔"

"رابیل پیسوں کا نام سن کر ایک دم غصے سے برس پڑی۔"

"ہر کوئی پیسوں کا بھوکا نہیں ہوتا۔ سرمد سر۔ کچھ لوگ رشتے اور احساس بھی رکھتے ہیں۔"

سرمد نے قدم آگے بڑھاتے ہوئے ٹھنڈے انداز میں کہا۔

"لیکن دنیا تو پیسے والے کو ہی جھک کر سلام کرتی ہے مس کلمبیل۔ آپ چاہے جتنی مرضی انسانیت کی باتیں کر لیں۔ اصل حقیقت یہی ہے۔"

"آپ کے نزدیک ہو گی پیسوں کی اہمیت لیکن میرے لیے دل کا سکون زیادہ قیمتی ہے۔ رابیل نے سخت لہجے میں کہا۔"

"کہنے کی باتیں ہیں۔ مس کلمبیل۔"

رابیل کی آنکھوں میں آگ سی لپک رہی تھی چہرہ تناو سے سخت اور آواز میں حد سے زیادہ ٹھہراؤ تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ ایک قدم آگے بڑھ کر غصے سے بولی۔

"رابیل حورین میرا نام ہے۔ میں آخری دفعہ بتا رہی ہوں اس کے بعد اگر آپ نے مجھے میرا نام سے نہ بلایا تو پھر۔۔۔ الفاظ ایسے جیسے اس کے لبوں پر رک گئے۔"

"پھر کیا؟؟" آپ کچھ نہیں کر سکتی پھر بھی۔ اور ویسے بھی آپ کا کام ہے پینٹنگ بنانا۔ جو آپ کا کام ہے وہی کریں۔ میرے قریب آنے یا بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔" سرمد نے بے پروائی سے کندھے اچکائے۔

"آپ سے الجھنے کا شوق بھی نہیں ہے مجھے۔ آپ سے الجھنے سے بہتر ہے میں کسی ٹرک کے نیچے آ کر اپنی جان دے دوں۔"

سرمد نے اسکی بات کاٹ دی۔ اور اپنی بات جاری رکھی۔

ایونٹ کے بعد ہمارے آرٹ ہاؤس میں ایگزیبشن ہے اس ک لیے پانچ پینٹنگز بنانی ہیں آپ نے۔

بن جائیں گی اگلے ہفتے تک۔ رابیل نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

سرمد کی آواز بلند ہوئی۔

"دو دن میں چاہیے مجھے۔ پرسوں ایگزیبشن ہے اور اس سے پہلے چاہیے مجھے۔"

"میں انسان ہوں میری بھی کوئی پرسنل کائف ہے میں اتنی جلدی میں نہیں بنا سکتی اور اگر میں بنا بھی دوں تو آپ نے ہزار دفعہ اس میں نقص نکالنے۔ میں نہیں بنا سکتی۔" رابیل کا صبر جواب دینے کو تھا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں نے آپ سے آپ کی رائے نہیں مانگی۔ کل چاہے آپ گھر جا کر بنائیں یا ایونٹ سے فری ہو کر میرے گھر آ کر بنائیں لیکن مجھے پرسوں تک پانچ پینٹنگز ہر حال مین چاہیے"۔

سر۔۔۔۔۔۔۔ رابیل نے ٹوٹے ہوے لہجے میں بولا۔

"ابھی بھی بہت ٹائم ہے آپ اگر باتیں کم کریں تو بنا سکتی ہیں۔"

"تھیم بتا دیں کیسا چاہیے؟ رابیل سنجیدگی سے پوچھتی ہے۔"

"یہی آپکا اٹاسک ہے۔ اپنے دماغ سے پینٹنگز بنا کر دیکھائیں مجھے، اور اگر مجھے اچھی لگی تو۔۔۔"

سرمد کی بات مکمل ہوئے بغیر درمیان میں بولتی ہے۔

"اگر آپکو اچھی لگی تو آپ مجھے میرے نام سے بلائیں گے۔ نہ کے پتہ نہیں کونسا عجیب نام ہے جو آپ لیتے ہیں۔"

"یہ بھی میں ڈیسائڈ کرونگا کہ کہ مجھے پینٹنگ اچھی لگی تو کیا ریوارڈ دینا ہے۔۔ سرمد اتنا کہہ کر وہاں سے چلا جاتا ہے۔ اپنے کمرے میں جا کر وہ کھڑکی سے مسلسل اسے دیکھتا رہتا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اپنے علاوہ اگر کسی اور کی سن لیں گے تو انکی ایگو ہرٹ ہو جاتی ہے۔اگر انہوں نے میرا نام رکھا ہے تو میں بھی ان کا ایسا نام رکھوں گی جو ان کے ہوش اڑا دے گا۔۔رابیل پینٹنگ برش اٹھاتی ہے اور پینٹنگ بنانے لگتی ہے۔

ہر حال میں ۲ پینٹنگ آج مکمل کر کے جانی ہے باقی گھر جا کر بنا لوں گی یا کل بنا لوں گی لیکن کام اچھے سے کر کے ہی جانا ہے۔رابیل خود سے بات کرتے ہوئے بولی۔

تھوڑی دیر بعد خان بابا رابیل کو بلانے آتے ہیں۔

رابیل بی بی آپکے ڈرائیور آ گئے ہیں۔

خان بابا ان سے کہیں کہ نو بجے آنا یا میں کال کر دونگی تب آئیں ابھی مجھے کام ہے رابیل پینٹنگ کرتے ہوئے بولی۔

جی اچھا۔خان بابا وہاں سے چلے جاتیں ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رابیل کی ابھی صرف ایک پینٹنگ مکمل ہوئی ہوتی ہے کہ اسے بھوک لگنے لگ جاتی ہے اور جیسے ہی اسے بھوک لگتی اس کا شوگر لیول کم ہونے کی وجہ سے اس کو سانس لینے میں دشواری ہوتی۔ رابیل پینٹنگ چھوڑ کر خان بابا کے پاس اندر کچن میں جاتی ہے۔

خان بابا کھانے کو کچھ ملے گا۔ مجھے بہت بھوک لگ رہی۔ رابیل کچن میں داخل ہوتے ہی خان بابا سے آہستہ سے پوچھتی۔

جی بی بی۔ میں صاحب کا کھانا لگا رہا ہوں آپ بھی آ کر کھا لیں۔ خان بابا مسکرا کر کہتے۔

نہیں خان بابا۔ آپ ادھر ہی مجھے کچھ لائٹ سا دے دیں میرا گزارہ ہو جائے بس۔

اسی دوران سرمد اپنے کمرے سے نکل کر ڈائننگ ایریا میں آتا ہے۔

خان بابا کھانا نہیں لگایا ابھی تک۔ سرمد ڈائیننگ کی طرف بڑھتے ہوئے بولا۔

صاحب لگا رہا ہوں۔

سرمد کرسی کھینچ کر بیٹھ جاتا ہے۔

"مس کلمبیل کو بھی کہیں کھانا کھا سکتی ہیں وہ میرے ساتھ بیٹھ کر۔ سرمد اس بات سے بے خبر ہوتا ہے کہ رابیل اندر کچن میں موجود ہے۔"

"میں نہیں جاؤنگی خان بابا آپ یہاں ہی دے دیں۔ رابیل خان بابا سے التجا کرتی ہے۔"

سر وہ کہہ رہی ہیں کہ وہ کچن میں ہی کھانا کھالیں گی۔ خان بابا ٹیبل پر کھانا رکھتے ہوئے بولے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد نے ایک نظر خان بابا کو دیکھا اور ایک نظر کچن کی طرف دیکھا اور پھر بولا

"میں کھانا ہی کھاؤنگا۔ انسانوں کا گوشت ویسے بھی مجھے پسند نہیں تو وہ یہاں بیٹھ کر کھا سکتی ہیں کھانا۔"

خان بابا کے مسلسل اصرار پر رابیل باہر آجاتی ہے۔وہ سرمد کے دائیں جانب کی کرسی کھینچ کر بیٹھ جاتی ہے۔

پورا ٹیبل کھانوں سے بھرا ہوا تھا۔وہ بھی سرمد کی فٹنس فریک ہیلتھ کانشیس کھانے ہوتے سارے۔

پانی کے نام پر لیمن گراس ڈیٹاکس واٹر۔اور کھیرے اور پودینے کا ڈیٹاکس واٹر ہوتا۔

"سٹارٹر میں گولڈ چکن کباب،بیکڈ فش ونگز،سٹیمڈ ویجٹیبل ڈمپلینگ۔"

"سلاد میں گرلڈ چکن ایوو کاڈو سلاد"

"گرین لیف ویجی سلاد جس پر زیتون کی ڈریسنگ کی ہوتی۔"

مین کھانوں میں زعفرانی براؤن رائیس کے ساتھ گرلڈ لیمن چکن

سٹیمڈ ویجٹیبل

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یخنی بیف پلاؤ

اور وائٹ کڑاہی

جو کی روٹی۔ اور پروٹین نان

میٹھے میں کھجور اور نٹس کی انرجی بالز

لو فیٹ دہی کا قلاقند

فروزن یوگرٹ وید بیریز

اوٹ فلور براؤنیز

اور پروٹین کھیر

آفٹر ڈنر کے لیے

ہربل گرین ٹی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

لیمن قہوہ

اور بلیک کافی ہوتی

رابیل نے ایک نظر ٹیبل پر پڑے کھانوں پر ڈالی اور پھر بے یقینی سے خان بابا کو دیکھا۔ جیسے دل ہی دل میں فریاد کر رہی ہو کہ اس سے اچھا نہیں مل سکتا تھا کیا۔ رابیل کو دیسی چٹ پٹے کھانے کی عادت ہوتی ہے اسلیے اسے یہ سب کھانے اچھے نہیں لگتے۔

"مس کلمبیل۔ کھانا سٹارٹ کریں۔ سرمد کی گھمبیر آواز نے خاموشی کو توڑا۔ وہ اپنی پلیٹ میں کچھ رکھ رہا تھا جب اسنے نظر اٹھائے بغیر رابیل سے کہا۔"

رابیل نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ وہیں بیٹھی رہی۔ دونوں ہاتھ گود میں رکھے۔ اس کی چپ کو سرمد نے محسوس کیا۔

"خان بابا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جی صاحب؟

"مس کلمبیل کے لیے ان کی پسند کا کچھ پوچھ کر انہیں بنا دیں۔ سرمد نے سنجیدگی سے کہا، گویا ہر چیز میں بیلنس رکھنا اسکی فطرت ہو۔"

جی صاحب۔

"خان بابا۔ آپ نوڈلز بنا دیں مجھے۔ وہ پانچ منٹ میں بن جائیں گے۔"

"نوڈلز؟ یہ جملہ اُس کے لیے اتنا ہی غیر مانوس تھا جتنا کوئی فٹنس فریک کے لیے سپائسی چکن بریانی ہو وہی حیرت اور وہی بے یقینی۔"

ایک لمحے کی خاموشی کے بعد سرمد نے سنجیدگی سے کہا۔

"انسان یہ سب بھی کھاتے ہیں۔؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جس طرح آپ بد مزہ کھانا کھاتے ہیں عجیب سا اس سے بہت بہتر ہوتے ہیں نوڈلز۔ ان میں کم از کم ذائقہ تو ہوتا ہے نا۔"

بی بی نوڈلز نہیں ہیں گھر پر۔ خان بابا فوراً بولے۔

رابیل کی آنکھوں میں بھوک کی شدت نظر آ رہی تھی۔ اس کی جان جیسے بھوک سے نکل جائے گی۔

سرمد اپنی جیب سے موبائل نکالتا ہے اور آنلائن کھانا آرڈر کرتا ہے۔ آرڈر کرنے کے بعد وہ پھر سے کھانے میں مشغول ہو جاتا جیسے رابیل وہاں موجود ہی نہ ہو۔

"پانی لا دیں خان بابا۔ وہ مل جائگا یا پانی کے نام پر ایک تلاب میں کھیرے اور سبزیاں تیرتی ہوئی ملیں گی۔" رابیل سرمد کا ڈیٹا کس واٹر دیکھ کر بولی

میں ابھی پانی لایا۔ خان بابا جلدی سے کچن میں لینے کے لیے چلے جاتے ہیں۔

"اتنا عالیشان گھر اور گھر میں نوڈلز ہی نہیں۔ پتہ نہیں پھر کس چیز پہ اتراتے ہیں کہ یہ امیر ہیں۔ رابیل طنزیہ انداز میں بولی۔"

"ہاں جس طرح آپ کے سامنے اتنے لوازمات ہیں لیکن آپکو کچھ بھی پسند نہیں آرہا"۔ سرمد نے نہایت پرسکون انداز سے کہا۔

رابیل پانی پی کر اٹھنے لگتی ہے کہ سرمد خان بابا کو آواز دیتا ہے۔

خان بابا باہر رائڈر سے کھانا پکڑ لائیں اور ان کو کھانا لگا دیں۔ "اگر ان کو کھانا نہ دیا تو باہر جا کر میرے خلاف باتیں کریں گی کہ آرٹ ہاوس کے اونر کے گھر کھانے کو کچھ نہیں تھا بقول ان کے۔ کیونکہ نوڈلز نہیں ہیں نہ۔" سرمد کھانا کر کرسی سے اٹھتے ہوئے بولا۔ اور اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔

خان بابا کھانا لیکر آتے اور رابیل کو ٹیبل پر لگا کر دیتے۔

شکریہ خان بابا۔ نہیں تو آج بھوک سے میں نے اللہ کو پیاری ہو جانا تھا۔ رابیل نوڈلز کھاتے ہوئے بولتی ہے۔ ویسے خان بابا میں نوڈلز ہی کھا لینے تھے اتنا سب منگوانے کی کیا ضرورت تھی رابیل بریانی، میکرونیز اور لازانیا دیکھ کر بولی۔

بی بی جی مجھے تو پتہ بھی نہیں کہ آرڈر کیسے کرتے صاحب نے منگوایا ہے یہ۔ خان بابا پانی کا جگ کچن سے لاتے ہوئے بولے۔

پہلے رابیل حیران ہوئی اور پھر حیرت سے بولی۔ آپکے صاحب کے پاس بھی ایک عدد دل ہے شکر ہے۔ نہیں تو میں یہی سمجھی تھی کہ روبوٹ کے پاس دل نہیں ہوتا۔ رابیل قہقہ لگا کر کہتی ہے۔

کھانا کھانے کے بعد رابیل پھر سے پول سائیڈ پر چلی جاتی ہے اور پینٹنگز بنانا شروع کر دیتی ہے۔

(******)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رنگِ جاں

از قلم

ڈاکٹر ملائکہ فرمان

Episode 4

گھڑی کی سوئیاں آہستہ آہستہ رات کے دس کی طرف بڑھ رہی تھیں۔ رابیل اپنے کینوس کے سامنے کھڑی تھی۔ اس کے ہاتھ تیزی سے حرکت کر رہے تھے۔

سرمد لاونج سے ہوتا ہوا باہر پول سائیڈ کی طرف آتا ہے۔

"آپ گھر جا سکتی ہیں مس کلمبیل۔ وہ وقت دیکھتے ہوئے نرمی سے بولا"

ایک پینٹنگ بنالی ہے دوسری مکمل کر کے میں چلی جاؤنگی۔ رابیل بغیر رکے برش چلاتے ہوئے بولی۔

"آپ کل آ کر بنا سکتی ہیں۔ میں نہیں چاہتا کہ میرے سر پر یہ الزام بھی آجائے کہ میں نے آپکو اتنی دیر تک روک کے رکھا ہے"۔ وہ نہایت سنجیدگی سے بولا تھا۔

سرمد کو کسی الزام کی پرواہ نہیں تھی۔ اور نہ اس کو اس سے فرق پڑتا تھا کہ لوگ اس کے خلاف یا اس کے بارے میں کیا بات کرتے ہیں۔ وہ کسی کی باتوں سے ڈرتا نہیں تھا۔ لیکن یہ

وقت،یہ حالات اور سب سے بڑھ کر رابیل ایک لڑکی ایک عورت تھی۔"اور عورت کے لیے اتنی رات تک ایک غیر مرد کے گھر میں رکنا معاشرے کی نظر میں جہاں غلط تھا۔وہاں سرمد کی تربیت میں بھی یہ شامل نہیں تھا کہ وہ کسی عورت کو اپنے گھر میں روک کے رکھے۔"

"عورت کی عزت کرنا سرمد کی تربیت میں شامل تھا۔وہ نہیں چاہتا تھا کہ رابیل پر کوئی انگلی اٹھے۔ایک عورت کو اپنے گھر میں رات گئے تک روک کے رکھنا اسکی مردانگی،غیرت اور شرافت کے خلاف تھا۔"

"میرے پاس اتنا ٹائم نہیں ہے کہ میں آپ کے خلاف ہی باتیں کروں۔وہ پینٹنگ پر نظر جمائے بولی۔"

سوچ لیں۔رات زیادہ ہو رہی آپ جا سکتی ہیں۔""

تو پھر پینٹنگ کی تعداد کم کر دیں تا کہ مجھ پر بوجھ نہ ہو۔رابیل نے گہری سانس لیکر کہا۔

پانچ پینٹنگز کا مطلب پانچ ہی ہوتا ہے۔باقی نہ جانا آپکی مرضی ہے۔وہ اٹل لہجے میں بولا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میں بھی پھر پینٹنگ بنا کر ہی جاؤنگی۔ رابیل ضد میں آ کر بولی۔

اُسی لمحے خان بابا آتے ہیں۔

بی بی جی! آپکے ڈرائیور آ گئے ہیں دس بج گئے۔

انہیں کہیں انتظار کریں۔ میں کام ختم کر کے ہی آونگی۔ رابیل واضح آواز میں بولی۔

خان بابا سر ہلا کر پلٹنے لگے۔ لیکن رابیل نظر جیسے کسی دُور خیال میں الجھ گئی۔ اس کی نظریں کینوس سے ہٹ کر خلا میں جا چکی تھیں۔

کچھ لمحے رو کے اور پھر وہ اچانک بولی۔ اب کی بار اس کے لہجے میں احساس اور ذمہ داری تھی۔ رابیل مدھم آواز میں جیسے خود سے بات کر رہی ہو۔

اگر میں نے ڈرائیور کو روک لیا تو اُن کے بچے اُن کی بیوی وہ اکیلے ہونگے انکا انتظار کر رہے ہونگے۔ اور میں ایسا بلکل بھی نہیں چاہتی کہ میری وجہ سے وہ اپنی فیملی ٹائم کو بھی خراب کریں۔

رابیل نے سوچتے ہوئے خان بابا کو آواز دی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

خان بابا آپ انہیں جانے کا بول دیں میں رائڈ بک کر کے گھر چلی جاؤنگی۔

جی بی بی جی!۔خان بابا نے ادب سے کہا اور وہاں سے چلے گئے۔

رابیل پھر سے کام میں لگ جاتی ہے۔ تھکی ہاری پینٹنگ کو مکمل کرتی ہے۔وہ پینٹنگ کو آخری ٹچ دیتی ہے،برش رکھتی ہے اور گہری سانس لے کر کرسی پر بیٹھ جاتی ہے۔وہ بیگ سے موبائل نکالتی ہے گیارہ بج گئے تھے۔وہ فوراً رائیڈ بک کرواتی ہے۔

سرمد کھڑکی سے اسے دیکھ رہا تھا۔اسکے کام اسکی خاموشی اور تھکن کو۔ تھکن اس کے چہرے پر واضح تھی۔

کچھ لمحے بعد وہ خاموشی سے باہر آتا ہے۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا۔رابیل بول اٹھی۔

"میں جانے لگی ہوں آپ پریشان نہ ہوں۔ آپ کے گھر کا ماحول میری وجہ سے خراب نہیں ہو گا۔

سرمد لمحے بھر کو اسے دیکھتا ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کس کے ساتھ جائیں گی آپ؟" یہ سوال اس کے اختیار سے باہر تھا۔ کیونکہ رابیل جب تک اسکی حدود میں تھی وہ اس کی ذمہ داری تھی۔

"رائڈ بک کی ہے۔ رائیڈر آتا ہی ہو گا۔" رابیل موبائل کی طرف دیکھ کر بولی۔

"آپ اتنی رات کو رائڈر کے ساتھ جائیں گی۔؟" سرمد نے گہری آواز میں پوچھا۔

"جی۔ بلا جھجھک سیدھے لہجے میں بولی۔"

"آپ جانتی ہیں کہ حالات ٹھیک نہیں ہیں۔ رات کا وقت ہے اور وہ بھی آپ کسی اجنبی کے ساتھ جائیں گی۔ آپ اُس پر کیسے بھروسہ کر سکتی ہیں۔؟" یہ جملہ اس کی فکر میں تھا۔

"اس کے علاوہ میرے پاس کوئی آپشن نہیں ہے۔ اور رہی بات حالات کی۔۔ تو میں آپ پر بھی بھروسہ نہیں کر سکتی"۔ وہ دھیمے مگر کاٹ دار لہجے میں بولی۔

یہ الفاظ خنجر بن کر سرمد کے سینے میں لگے تھے۔ یہ اس کے کردار، اس کی نیت پر سوال تھا۔

"میں آپ کو اتنا کریکٹر لیس لگتا ہوں؟!" سرمد خاموش اور تیز لہجے میں بولا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آنکھیں سرخ ہونے لگی تھی۔ چہرے کی رنگت بدلنے لگی۔

"اگر آپ کو مجھ پر بھروسہ نہیں تو اتنی رات تک آپ میرے گھر میں کیوں رکی ہیں؟" غصے سے بولا تھا

"وہ تو سب ملازم پاس تھے اس لیے۔"

سرمد جیسے زمین میں دھنس گیا۔ گویا وہ اُس کی عزت، اُس کی تربیت اسکی ساری سوچ کو روندرہی تھی۔

سرمد کا ضبط ٹوٹا۔ وہ رابیل کے قریب آیا اُس کا بازو مضبوطی سے تھام کر غصے سے بولا۔

"سرمد سکندر قریشی کی نظر میں عورت حد سے زیادہ معزز اور قابلِ احترام ہے۔ میرے نزدیک عورت کی عزت اولین فرض ہے اور عورت میرے لیے ہمیشہ سے معتبر رہی ہے۔"

رابیل سُن ہو کر اسے دیکھ رہی تھی۔ وہ چیخ نہیں رہا تھا خود کو جیسے ثابت کر رہا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں اُن مردوں میں سے نہیں ہوں جو عورت کو کمزور سمجھیں۔یا اُس پر بُری نظر ڈالیں۔"اور اگر آپ کو مجھ پر اعتبار نہیں تو یہ صرف میرا نہیں آپ کا بھی خسارہ ہے!

وہ جیسے پوری دنیا کو بتا رہا ہو کہ وہ کون ہے۔اور کس اصول پر کھڑا ہے۔

وہ ایک آخری بار بولا،

"میرا ماننا ہے کہ عورت کی عزت اور حرمت کو ہر صورت برقرار رہنا چاہیے۔اور یہ میرے اصولوں، میری تربیت اور ایمان میں شامل ہے۔"

رابیل اُس کا ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرتی ہے۔بازو کی گرفت سخت ضرور تھی مگر تکلیف دہ نہیں تھی۔

"سر رائیڈر آ گیا ہے۔مجھے جانا ہے۔"رابیل نظریں جھکائے آہستہ سے بولی۔

سرمد ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹتا ہے بازو چھوڑتا ہے۔چہرے پر سختی، آنکھوں میں آگ اور دل میں وہ زخم جو لفظوں سے کہیں زیادہ گہرے ہوتے ہیں۔

سرمد خاموشی سے دانت بھینچتے ہوئے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"جائیے"

بغیر کچھ کہے وہ مڑ تا ہے۔ اور غصے سے گیراج کی طرف جاتا ہے۔ گاڑی میں بیٹھتا ہے اور باہر نکل جاتا ہے۔

رابیل اُسکی پشت کو دیکھتی ہے لیکن وہ جا چکا تھا۔

رابیل گاڑی کی کھڑکی سے باہر اندھیرے آسمان کو تکتی جا رہی تھی۔ راستہ جیسے خاموش تھا، لیکن اُس کے اندر ایک طوفان مچا ہوا تھا۔ لب خاموش تھے، مگر دماغ میں بار بار وہی الفاظ گونج رہے تھے جو وہ بول چکی تھی، نادانستہ، مگر بے حد تلخ۔

گھر جا کر وہ خاموشی سے اپنے بیڈ پر لیٹ گئی۔ اُس نے چینج بھی نہیں کیا تھا۔ وہ بیڈ پر لیٹے لیٹے سوچ رہی تھی۔

"اگر سر اتنے ہی برے ہوتے، تو انہوں نے جو غلط کرنا تھا وہ کر سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے کبھی ایک بار بھی مجھ پر غلط نظر نہیں ڈالی تھی۔ کبھی بے وجہ قریب نہیں بیٹھے، کبھی کوئی اَن کہا لمس، کوئی اَن چاہی بات نہیں کی تو پھر میں نے یہ سب کیوں کہا؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ایک ٹھنڈی آہ اُس کے سینے سے نکلی، جیسے دل پر کوئی بوجھ تھا جو ہلکا ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ نیند اُس سے کوسوں دور تھی۔ بار بار وہی باتیں ذہن میں گھومتی رہیں۔

"میں نے اُن کے کردار پر شک کیسے کیا؟"

"کیا میری زبان اتنی سنگدل ہو گئی ہے؟"

پورا کمرہ سناٹے میں ڈوبا ہوا تھا، لیکن اُس کے دل میں جیسے شور مچا ہوا تھا۔ وہ اپنے ہی لفظوں سے شرمندہ تھی۔ شرمندہ نہیں، ٹوٹ چکی تھی۔ اُس کا ضمیر بار بار اُسے جھنجھوڑ رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

(*****)

سرمدرات کے اندھیرے میں اپنے مخصوص ٹریننگ گراؤنڈ میں گھوڑے پر سوار تھا۔ آسمان پر بادل گرج رہے تھے اور تیز ہوا اُس کے چہرے سے ٹکرا رہی تھی، لیکن وہ ان سب سے بے نیاز، اپنی ہی آگ میں جل رہا تھا۔

گھوڑا پوری رفتار سے دوڑ رہا تھا، مگر سرمد کا غصہ اُس سے بھی تیز۔ اُس کی آنکھوں میں چمک تھی، مگر وہ چمک غصے کی لپکتی ہوئی چنگاریوں جیسی تھی۔

اُس کا چہرہ پسینے سے شرابور تھا، بازوؤں کی رگیں تن چکی تھیں، اور دل جیسے دھڑک نہیں رہا، بلکہ دھاڑ رہا تھا۔

"میں برا ہو سکتا ہوں!" وہ بڑبڑایا، گھوڑے کی رفتار تیز ہو گئی۔

"لیکن اتنا برا نہیں کہ کسی عورت کو اپنے قریب آنے میں بھی خوف محسوس ہو۔"

گھوڑے کی پشت پر بیٹھے، اُس کے الفاظ، اُس کے جذبات سے زیادہ تیز تھے۔

"میری ماں نے میری تربیت یوں نہیں کی، کہ میں عورتوں کو نیچی نظر سے دیکھوں۔ آج تک، کسی عورت کو ہاتھ تک نہیں لگایا، کسی کو بے وجہ پاس بیٹھنے پر مجبور نہیں کیا۔"

اُس کا سینہ اتنا بھرا ہوا تھا جیسے اب پھٹ پڑے گا۔

"مجھے اُس کے الزام سے مسئلہ نہیں ہے"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اُس نے میرے کردار کو، میری عزت کو، میری نیت کو داغ دار کہہ دیا۔"

اُس کے الفاظ بجلی کی کڑک کی طرح فضا میں گونج رہے تھے۔

"ایک عورت کی عزت پامال کرنے سے پہلے، میں خود کو جان سے مار دینا پسند کروں گا۔"

آنسو تو اُس کی آنکھوں میں نہیں تھے، مگر ایک شدید تکلیف اُس کے لہجے سے، اُس کی حرکات سے، اُس کی سانسوں سے چھلک رہی تھی۔ وہ صرف غصے میں نہیں تھا وہ دل شکستہ تھا۔

اُس کے لیے یہ صرف الزام نہیں تھا، یہ اُس کی ساری زندگی کی تربیت، اُس کے خاندانی وقار، اور ایک مرد کے بنیادی اصولوں پر حملہ تھا۔

پہاڑوں سے ٹکرا کر چلتی ہوا دھول اُڑا رہی تھی، جو ریت کی دھند بن کر ہر منظر کو دھندلا کر رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سرمد گھوڑے کی پشت پر سوار، مسلسل آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ نہ وہ پیچھے مڑ کر دیکھ رہا تھا، نہ کسی آواز کو سن رہا تھا۔

اُس کی ہر ایڑ گھوڑے کی پسلیوں میں جیسے اُس کے دل کا بوجھ اتارنے کی ایک کوشش تھی۔

ہر قدم پر، گھوڑے کے نعل جب زمین سے ٹکراتے، ایسا لگتا جیسے وہ سرمد کے دل پر ضرب لگا رہے ہوں۔

پچھلے دو گھنٹوں سے اُس کے باڈی گارڈز مسلسل آوازیں دے رہے تھے

سرمد سر! سرمد سر، بس کریں

مگر سرمد کے کان گویا بہرے ہو چکے تھے۔ وہ اپنے ہی اندر کی چیخیں سننے میں مصروف تھا۔ آخر کار، تھکن نے اُس کے مضبوط جسم کو بھی جھکا دیا۔

گھوڑا رکا، سرمد نیچے اترا اور بغیر کچھ کہے زمین پر سیدھا لیٹ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سر دزمین نے اُسے تھام تو لیا، مگر اُس کے اندر کی گرمی، غصے اور شرمندگی کا لاوا بدستور بھڑک رہا تھا۔

اُس کا سینہ بری طرح پھٹ رہا تھا، جیسے ہر سانس کے ساتھ کوئی جنگ لڑ رہا ہو۔

گردن کے پٹھے تن چکے تھے، ماتھے پر پسینے کی باریک بوندیں جھلملا رہی تھیں، اور آنکھیں جیسے کسی طوفان کے بعد کی ویرانی۔

باڈی گارڈ قریب آیا، اُس کی حالت دیکھ کر فکرمندی سے جھکا۔

"سر، آپ ٹھیک ہیں؟"

سرمد نے کچھ نہیں کہا۔ آنکھیں بند کیے بس سانس لے رہا تھا۔ لیکن وہ سانسیں عام نہ تھیں، جیسے کوئی دہکتا ہوا آلاو، جس سے دھواں بھی نکلتا ہو اور چنگاریاں بھی۔

چند لمحے یونہی گزرے۔ سرمد نے ہونٹوں کو جنبش دی

"ٹائم کیا ہوا ہے؟"

سر تین بج رہے ہیں۔ باڈی گارڈ نے جواب دیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سرمد نے آہستہ سے آنکھیں کھولیں، کچھ دیر آسمان کو دیکھا جیسے اُس سیاہ رات سے کوئی جواب مانگ رہا ہو۔ پھر ایک جھٹکے سے اُٹھا

"گاڑی نکالو۔"

گاڑی میں بیٹھا، وہ شیشے سے باہر دیکھتا رہا۔ پہاڑ، درخت، اور اندھیرے سب پیچھے چھوٹتے جا رہے تھے، لیکن اُس کے اندر کی الجھنیں ویسے ہی جمی ہوئی تھیں۔

کچھ ہی دیر بعد وہ گھر پہنچا۔

کپڑے پھینکے، باتھ روم گیا اور ٹھنڈے پانی سے نہایا۔ پانی کی ہر بوند اُس کے جلے ہوئے وجود کو ٹھنڈک دے رہی تھی، لیکن سکون اب بھی بہت دور تھا۔

شاور سے نکل کر اُس نے خود کو تولیے میں لپیٹا، آئینے میں خود کو دیکھا۔ آج وہ شخص جو ہمیشہ خود پر ناز کرتا تھا، خود سے نظریں چرا رہا تھا۔

وہ بیڈ پر آ کر لیٹ گیا، کمر سیدھی، آنکھیں چھت کی جانب، اور ذہن میں رابیل کے الفاظ گونج رہے تھے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کمرے میں صرف ایئر کنڈیشنر کی ہلکی سی آواز تھی،اور ایک مرد جو بظاہر سو چکا تھا،مگر اندر سے مکمل طور پر جاگ رہا تھا۔

(*****)

صبح سے دوپہر ہو چکی تھی۔دوپہر کے سائے کمرے میں خاموشی کے ساتھ اتر چکے تھے۔ دیوار پر لگی گھڑی تین کے قریب کا وقت بتا رہی تھی۔ گھر کے تمام کمرے دھوپ سے روشن ہو چکے تھے،مگر رابیل کے کمرے میں ابھی تک پردے کھینچے ہوئے تھے۔ جیسے روشنی کو اجازت نہ ہو کہ وہ اندر آئے۔

کمرے کا دروازہ آہستہ سے کھلا۔رابیل، سست قدموں سے باہر نکلی۔بال کھلے ہوئے، آنکھیں سوجی سوجی،اور چہرے پر وہ اداسی تھی جو کوئی دیکھے تو ساکت ہو جائے۔

ڈرائنگ روم میں بی جان تسبیح کے دانے گھما رہی تھیں،مگر جیسے ہی رابیل پر نظر پڑی، ان کی انگلیاں رک گئیں۔وہ فوراً سیدھی ہو کر بیٹھ گئیں۔

"آج بڑی دیر لگا دی جاگنے میں،خیریت تو ہے رابیل!؟اور آفس بھی نہیں گئی آج؟"

بی جان نے پیار بھری مگر فکر مند آواز میں پوچھا۔

رابیل نے زبردستی لبوں پر مسکراہٹ سجائی، جو فوراً ٹوٹ کر بکھر گئی۔

"بی جان! آج شام ایک ایونٹ ہے۔ اسی لیے آفس نہیں گئی۔"

بی جان نے گہری نظر سے رابیل کے چہرے کو دیکھا۔ وہ جو چہرے سے دل کا حال پڑھ لیتی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"رات کو دیر سے آئی تھی کیا؟"

رابیل نے نظریں چرائیں۔

"جی! کام تھوڑا زیادہ ہو گیا تھا، اس لیے دیر ہو گئی تھی۔"

بی جان نے سانس لی اور تسبیح میز پر رکھتے ہوئے بولیں

"میں تو تمہارا انتظار کرتے کرتے وہی سو گئی تھی۔"

رابیل خاموش رہی۔اس کی آنکھیں اب بھی نیند سے نہیں، کسی انجانے بوجھ سے بوجھل لگ رہی تھیں۔

بی جان کی نظروں میں تشویش بڑھنے لگی۔

"بیٹا،!اتنی نیند لینے کے بعد بھی تم تھکی تھکی کیوں لگ رہی ہو؟چہرہ اترا ہوا ہے، آنکھوں میں وہ چمک نہیں جو ہوتی ہے۔خیریت ہے؟"

رابیل نے گہرا سانس لیا، پھر دھیرے سے بولی

"بس دل نہیں کر رہا ایونٹ پر جانے کو اس لیے،بی جان۔"

اتنی سی بات کے لیے کبھی بھی تم اتنا اداس تو نہیں ہوئی۔اگر کوئی بات پریشان کر رہی ہے تو تم مجھے بتا سکتی ہو۔

بی جان نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

رابیل نے نظر اٹھائی، مگر پھر بھی مسکراہٹ لانے کی کوشش کی۔وہی جھوٹی، کمزور مسکراہٹ جو صرف اپنوں کو تسلی دینے کے لیے ہوتی ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"کچھ نہیں بی جان! آپ بس دعا کریں سب ٹھیک ہو جائے۔"

"اچھا"!

"جب تمہیں ٹھیک لگے، جب تمہارا دل چاہے۔ تب مجھے بتا دینا۔ ویسے میں دعا کرونگی کہ تمہارا مسئلہ حل ہو جائے۔"

رابیل نے آنکھیں بند کر لیں۔ ایک لمحے کو لگا جیسے یہ لفظ نہیں، کوئی آغوش تھی جس نے اس کے ٹوٹتے وجود کو تھام لیا ہو۔

جی بی جان!

"اچھا، شام کے لیے کون سا سوٹ نکالا ہے ایونٹ کے لیے؟؟"

بی جان نے نرمی سے بات بدلی، شاید وہ چاہتی تھیں کہ رابیل کچھ لمحوں کے لیے دنیا کی بات کرے، دل ہلکا کرے۔

رابیل نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"کچھ نہیں نکالا، دل نہیں کر رہا جانے کو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"بیٹا! کبھی کبھی جب دل خالی ہو، تب ہی ہمیں باہر نکلنا چاہیے۔ لوگوں کے بیچ، رنگوں کے بیچ شاید کچھ پل دل کو سہارا مل جائے۔ اور تمہیں وہاں جا کر اچھا لگے گا۔"

رابیل نے نظریں جھکا لیں۔

"نہیں بی جان۔ آج نہیں"۔ آواز مدھم تھی، جیسے خود بھی سنائی نہ دے

دن آہستہ آہستہ شام میں ڈھل رہا تھا۔ رابیل بی جان کے کمرے کے دروازے پر آ کر رک گئی۔ ہاتھ میں ایک ہینگر تھا، جس پر لائی لک رنگ کا ریشمی جوڑا لٹک رہا تھا۔ آنکھوں میں اب وہ پہلے والی بیرنگی نہ تھی، بلکہ ایک ہلکی سی چمک آ گئی تھی۔ شاید بی جان کے اسرار کی حرارت سے۔

"بی جان!"

رابیل نے آہستہ سے پکارا،

"جی بیٹا؟ بی جان نے تسبیح روک کر دیکھا، چہرے پر پہلی مسکراہٹ جھلکی۔"

"میں ایونٹ پر جا رہی ہوں۔ آپ کی بات ٹالنی تو آتی ہی نہیں مجھے۔ رابیل نے شوخی سے کہا، مگر لہجے میں وہی پرانی تھکن بھی تھی۔"

بی جان کی آنکھیں چمک اٹھیں، جیسے کسی نے ان کے دل کی دعا قبول کر لی ہو۔

"اچھا پھر جلدی سے تیار ہو جاو۔ بی جان نے مسکرا کر بولا۔"

"جی اچھا بی جان!"

کمرے کی کھڑکی سے شام کی روشنی اندر آ رہی تھی۔ آئینے کے سامنے کھڑی رابیل نے اپنے بالوں کو ڈھیلے کرلز میں ڈھالا اور انہیں کھلا چھوڑ دیا۔ وہ جانتی تھی، اسے بال باندھنا کبھی پسند نہ تھا۔ شاید اس لیے کہ بندھے ہوئے بال اکثر بندھی ہوئی زندگی کی علامت بن جاتے ہیں۔

لائی لک رنگ کا سلک کا جوڑا چھوٹی قمیض اور فراشی شلوار، اس کے دھیمے، سانولے رنگ پر ایسا لگ رہا تھا جیسے نرم شام کی روشنی اس پر آ کر ٹھہر گئی ہو۔

جوڑا ہلکے ستاروں سے سجا ہوا تھا، اور ہر حرکت پر چمک اُٹھتا تھا، جیسے وہ خود بھی روشنیوں کی محتاج نہیں رہی ہو۔

ہمیشہ کی طرح میک اپ کے نام پر صرف ہلکا سا بلش آن اور لپ اسٹک لگا لی۔

مگر چونکہ لباس کا رنگ ہلکا تھا، اس نے اس بار لپ اسٹک کا رنگ ذرا گہرا چنا تھا جو اس کے ہونٹوں کو نمایاں کر رہا تھا۔

اب صرف ایک چیز باقی تھی۔ آئی لائنر۔

اور وہ ایک چیز تھی جو وہ خود کبھی ٹھیک سے نہیں لگا سکی تھی۔

رابیل ہنستے ہوئے بی جان کے کمرے میں داخل ہوئی، ایک ہاتھ میں آئی لائنر، دوسرے میں موبائل۔

"بی جان! پلیز ایسا لائنر لگا دیجیے گا نا، جیسے تصویروں میں لگایا ہوتا ہے؟"

بی جان نے مسکرا کر رابیل کا موبائل دیکھا، تصویر میں ماڈل کا آئی لائنر بالکل پنی تلی لکیر کی طرح تھا۔

"ہاں ہاں، میں لگادوں گی۔ پہلے بھی تو لگاتی آئی ہوں، کبھی خراب کیا کیا ہے؟ اب بھی خوبصورت ہی لگے گا۔"

رابیل نے آنکھیں بند کیں۔ بی جان نے نرمی سے اس کی پلکوں پر ہاتھ رکھا۔ وہی ہلکی سی لرزش، وہی ماں جیسا لمس۔ ہر لکیر میں محبت، ہر حرکت میں دعائیں۔

جب بی جان فارغ ہوئیں، رابیل نے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر ایک آخری بار خود کو دیکھا۔

چند لمحے بس اپنے عکس کو تکتے رہنے کے بعد وہ آہستگی سے بولی

"بی جان! ٹھیک لگ رہی ہوں؟"

بی جان نے رابیل کی طرف دیکھا۔ کچھ دیر خاموشی رہی۔ پھر وہ دھیرے سے بولیں۔

"بس ٹھیک نہیں، بے حد پیاری لگ رہی ہو۔ ماشاءاللہ"

رابیل نے تھوڑا جھجکتے ہوئے پوچھا

"یہ رنگ میرے گندمی رنگ پر ٹھیک لگ رہا ہے نا؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بی جان کے چہرے پر نرمی آ گئی۔ انہوں نے رابیل کے چہرے کو دونوں ہاتھوں سے تھاما، اور کہا۔

"رابیل! تم پر ہر رنگ جچتا ہے۔ اور تمہاری سب سے بڑی خوبصورتی ہیں تمہارے یہ سیاہ، ریشمی بال یہ تمہاری پہچان ہیں۔ تم جیسی ہو، بے مثال ہو۔"

رابیل کے ہونٹوں پر ہلکی سی شرم بھری مسکراہٹ آ گئی۔ پھر آہستہ سے بولی۔

"بال کھلے رکھوں یا باندھ لوں؟"

بی جان نے نرمی سے اس کے بالوں کو چھوا، اور کہا

"کھلے رکھو۔ اس طرح تم زیادہ اچھی لگتی ہو۔ اب مزید سوال جواب کر کے وقت ضائع نہ کرو۔ اللہ خیر سے لے جائے اور خیر سے واپس لائے۔"

رابیل نے آگے بڑھ کر بی جان کی پیشانی پر بوسہ دیا۔

"جی بی جان۔ اللہ حافظ۔"

اور وہ کمرے سے نکل گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

(*****)

شام کی روشنی نے جب آسمان سے رنگ چُرائے، رابیل گھر سے نکلی تھی۔

گاڑی کی کھڑکی سے باہر جاتی سڑک پر نظریں تھیں، مگر اندر دل تیز دھڑک رہا تھا۔ وہ خود سے مخاطب تھی، جیسے کسی گہرے سوال کا جواب ڈھونڈ رہی ہو۔

"میں کیسے معافی مانگوں سر سے؟" وہ اپنے بولے گئے لفظوں پر شرمندہ تھی۔ لیکن معافی مانگنے کی اُس میں ہمت نہیں تھی۔ سرمد کا سامنا کرنے کی شائد اُس میں ہمت نہیں تھی اسلیے وہ معافی مانگنے سے کترا رہی تھی۔

"اگر آج نہ معافی مانگی تو کل ضرور مانگ لونگی۔ وہ خود سے مخاطب ہو کر بولی۔"

جیسے ہی وہ گیٹ سے اندر داخل ہوئی، ہوا میں کچھ الگ سی نرمی تھی۔ جیسے رنگ اور روشنی خود بھی صوفی ہو گئے ہوں۔ آرٹ گیلری کی دیواروں پر روشن فریموں میں دھندلائے چہرے، درد بھری آنکھیں، اور رقص کرتی روحیں تھیں۔ ہر پینٹنگ، ہر ٹکڑا جیسے خاموشی سے بول رہا ہو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ایونٹ "صوفی تھیم" پر تھا۔ دھیمی موسیقی، سفید اور نیلے پردے، اور دل کو چھو جانے والی پینٹنگز۔

یہ آرٹ کا نہیں، روح کا جشن لگ رہا تھا۔

رابیل ایک کونے میں کھڑی، سب دیکھ رہی تھی۔ مگر جیسے صرف اپنے اندر کی آوازیں سن رہی ہو۔ وہ کوشش کر رہی تھی کہ سرمد نظر نہ آئے۔ یا کم از کم، آمنا سامنا نہ ہو۔

اسی لمحے احمد کی آواز آئی، جو اسے کونے میں کھڑا دیکھ چکا تھا

"رابیل! آپ یہاں کیوں کھڑی ہیں؟ آئیں، دیکھیں کتنا زبردست ایونٹ آرگنائز کیا ہے۔"

رابیل نے چونک کر دیکھا، پھر خود کو سنبھالتے ہوئے صرف اتنا کہا۔

جی!

اور خاموش ہو گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چند لمحوں بعد، ہال میں ایک ہلکی سی سرگوشی پھیل گئی۔ سرمد اندر داخل ہوا تھا۔ بلیک تھری پیس سوٹ مہنگی گھڑی۔ بال اچھے سے سیٹ کیے ہوئے۔ اور پالشڈ جوتے۔

اسٹیج پر آ کر وہ خاموش کھڑا رہا، چند لمحوں کی توقف کے بعد مائیک سنبھالا۔

سب کو خوش آمدید کہا۔

اس کی آواز میں گونج کم اور وقار زیادہ تھا۔

"یہ صرف آرٹ کا ایونٹ نہیں، یہ وہ لمحہ ہے جب ہم اپنی روحوں سے ملتے ہیں۔ صوفی ازم صرف فن نہیں، وہ نظر ہے جو شے کے اندر جھانکنے کی اجازت دیتی ہے۔ آئیے، دیکھتے ہیں۔ اور محسوس کرتے ہیں۔"

تالیاں بجیں۔ رابیل نے نظریں جھکائیں۔ دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔

کاش وہ میری طرف نہ دیکھے۔ کاش آج ٹل جائے یہ نظر۔

رابیل نے رخ موڑا کہ کسی اور پینٹنگ کی طرف بڑھ جائے، مگر ابھی قدم اُٹھائے ہی تھے کہ۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ٹھک

"وہ کسی سے ٹکرا گئی۔ پل بھر میں جیسے وقت رُک گیا۔ چہرہ اُٹھایا تو سامنے سرمد تھا۔ آنکھیں آنکھوں سے ملیں۔"

سرمد نے اس کا بازو تھاما تھا۔ شاید اُس لمحے کے جھٹکے سے بچانے کے لیے۔

رابیل کی آواز نکلی۔

سو۔۔ سور۔۔۔ بس اتنا کہہ کر وہ رک گئی۔

سرمد نے اس کے چہرے کو دیکھا۔ پورے بیس دن بعد۔

"یہ دوسری بار تھا کہ سرمد نے رابیل کی آنکھوں میں براہِ راست دیکھ رہا تھا۔ وہ ہمیشہ بات کرتے وقت نظریں چرا لیتا تھا۔"

اسے خوف تھا کہ اگر وہ اس آنکھوں کی گہرائی میں گیا تو واپس نہ آسکے گا۔

مگر آج آج وہ ڈوبا، اور ڈوبا ہی رہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رابیل کی آنکھوں میں وہ سب کچھ تھا جو لفظوں سے چھپا تھا۔ پچھتاوا، معذرت، شرمندگی۔

"ایسا نہیں تھا کہ وہ رابیل کو دیکھتا نہیں تھا۔ وہ جب رابیل سے بات کرتا تھا تو اس سے نظریں نہ ملانے کی کوشش کرتا تھا کیونکہ اسے پتہ تھا کہ اگر وہ اس کی آنکھوں میں دیکھے گا تو وہ اپنے ارد گرد کی دنیا بھول جائیگا۔ اسلیے وہ رابیل کو تب تب ہی دیکھتا تھا جب یا تو اس نے نظریں جھکائی ہوں یا پھر اس کا چہرہ کہی اور ہو۔ لیکن آج پورے بیس دنوں کے بعد وہ دوسری دفعہ اس کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ اور ایک دفعہ پھر اسے اپنے ارد گرد کی دنیا ساکن لگی اور وہ اس کی ہنی براؤن آنکھوں میں مکمل طور پر کھو گیا تھا۔

سرمد نے کبھی کسی اور کے چہرے کو اتنی دیر نہیں دیکھا تھا۔ اس کی دنیا وہ دو آنکھیں تھیں۔ نہ کچھ سنا، نہ کچھ دیکھا، نہ سمجھا۔"

سر۔۔ سر۔ رابیل بار بار پکار رہی تھی۔

سرمد نے جیسے ہی رابیل کی آواز سنی، وہ چونک سا گیا۔

رابیل نے دھیرے سے پکارا تھا،وہ لمحہ بھر کو رکا۔

اچانک جسم نے ردِ عمل دیا۔وہ فوراً پیچھے ہٹا،جیسے کوئی دیوار چھو کر جھلس گیا ہو۔

اسے کل والی بات یاد آ گئی تھی۔وہ گفتگو،وہ لہجہ،وہ خاموش بد گمانی جو رابیل کی آنکھوں میں تھی۔

وہ جتنا آج خود کو رابیل سے دور کرنے کی کوشش کر رہا تھا،وہ اتنا ہی رابیل کے قریب محسوس کر رہا تھا۔

"ایسا لگ رہا تھا جیسے رابیل کی موجودگی،اس کے حواس پر قابض ہو گئی ہو۔"

"سرمد نے کبھی بھی رابیل کو سر سے پاوں تک نہیں دیکھا تھا۔وہ صرف اس کی آنکھوں کی مقناطیسی کشش میں ہی الجھا رہتا تھا۔

لیکن آج پہلی بار اسے سر سے پاؤں تک دیکھنے کی ہمت کی۔

ایک پل کے لیے نگاہ رکی۔پھر اس نے فوراً نظریں پھیر لیں۔"

وقت گزرتا جا رہا تھا اونٹ کی چہل پہل کم ہوتی جا رہی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ایونٹ بے حد کامیاب رہا۔ ہر مہمان نے تعریفوں کے پل باندھے، صوفی تھیم، آرٹ، ماحول ہر چیز بے مثال تھی۔

شور ختم ہوا، قہقہے مدھم ہوئے، اور ایک ایک کر کے سب روانہ ہونے لگے۔ جیسے جیسے لوگ نکلتے، آرٹ ہاؤس کی رونق کم ہوتی گئی، مگر رابیل کا دل اور زیادہ بھاری ہونے لگا۔

وہ باہر نکلی، گیٹ کے پاس آ کر موبائل نکالا۔ جلدی جلدی نمبر ڈائل کیا

کہاں ہیں آپ؟ رابیل نے ڈرائیور پوچھا۔

دوسری طرف سے آواز آئی

رابیل بی بی، معذرت، گاڑی خراب ہو گئی ہے۔ چاہیں تو انتظار کریں، یا کوئی رائڈ بک کر لیں۔

رابیل کا ماتھا شکن آلود ہو گیا۔

کتنا وقت لگے گا؟

ایک گھنٹہ، کم از کم۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گھنٹہ؟ وہ مایوس ہو کر بولی،

اچھا، آپ گاڑی ٹھیک کروا کے گھر چلے جانا، میں کوئی رائڈ بک کر لیتی ہوں۔

اس نے موبائل میں اوبر ایپ کھولی، پر نیٹ سلو تھا۔

سگنل کمزور، اندھیرا بڑھتا جا رہا تھا۔ اس نے بیگ سے پاور بینک نکالا، پھر جھنجھلا کر واپس ڈال دیا۔ اور رائیڈ بک کی۔

آرٹ ہاؤس اب تقریباً خالی ہو چکا تھا۔ سرمد، سب چیزوں کو ایک بار نظر ڈال کر باہر آیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ قدم بڑھا کر آرٹ ہاؤس کے دروازے تک پہنچا۔ مگر اس کی نظر اچانک رابیل پر پڑی

وہ گیٹ کے پاس کھڑی تھی، ہاتھ میں موبائل، الجھی ہوئی، تنہا۔

ایک لمحہ ٹھہرا۔

"ڈرائیور، گاڑی نکالو۔"

وہ اس کو مکمل اگنور کر کے گاڑی میں بیٹھ گیا۔

رابیل نے بھی اسے دیکھ لیا تھا۔ مگر نہ وہ آگے بڑھی، نہ وہ رُکا۔ سرمد نے رخ دوسری طرف موڑ لیا، جیسے کچھ دیکھا ہی نہ ہو۔

رابیل نے ایک ٹھنڈی سانس لی، پھر دوبارہ موبائل کی طرف متوجہ ہو گئی۔

سرمد کی گاڑی آرٹ ہاؤس سے تھوڑا آگے نکل چکی تھی، جب اس نے اچانک آگے بیٹھے ڈرائیور سے سوال کیا

سارا آرٹ ہاؤس خالی تھا؟

ڈرائیور نے مرر میں دیکھ کر ادب سے جواب دیا

جی سر، صرف گارڈز موجود تھے۔ اور وہ میڈم، شاید ان کا ڈرائیور لیٹ ہے۔

بس اتنا سننا تھا کہ سرمد نے فوراً کہا

گاڑی واپس موڑو۔

ڈرائیور حیرت میں پڑ گیا، مگر کچھ کہے بغیر گاڑی کو یوٹرن دیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جیسے ہی گاڑی آرٹ ہاؤس کے سامنے رکی،ڈرائیور نے سرمد کا دروازہ کھولا اور باہر نکل کر حکم دیا

تم دوسری گاڑی لے آنا۔ گارڈز کو بھی کہو واپس چلے جائیں۔

ڈرائیور جھجکا،

سر! آپ ڈرائیو کریں گے؟

یہ جملہ حیران کن تھا۔ کیونکہ سرمد کبھی خود ڈرائیو نہیں کرتا تھا۔ وہ جہاں جاتا،ڈرائیور اور سیکیورٹی گاڑیاں اس کے ساتھ ہوتیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد نے سختی سے کہا

جتنا کہا ہے اتنا کرو۔ اور ہاں، گارڈز کو بھی کہنا کہ اپنی گاڑیاں لے کر واپس جائیں۔

میرے پیچھے نہ آئیں۔ اور اندر جو میڈم ہیں انہیں باہر بھیجو۔

ڈرائیور خاموشی سے سر ہلا کر چلا گیا۔

سرمد آگے آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا۔ ایک گہرا سانس لیا، اسٹیئرنگ پر ہاتھ رکھا۔ اور نگاہیں دروازے پر ٹک گئیں۔

کچھ ہی لمحوں بعد، آرٹ ہاؤس کے دروازے سے رابیل باہر نکلی۔

سرمد نے خاموشی سے فرنٹ ڈور کھولا۔

"رابیل دروازے کے قریب آ کر رک گئی۔ وہ کچھ دیر دروازے کو، پھر سرمد کو دیکھتی رہی۔"

تبھی سرمد سرد، سخت آواز گونجی

"دروازہ آپ کے لیے کھولا ہے، کسی اور کے لیے نہیں۔ میرا وقت ضائع کیے بغیر اندر آ کر بیٹھ جائیں۔"

رابیل نے ایک لمحہ نظریں جھکا کر، چپ چاپ گاڑی میں بیٹھنے کا فیصلہ کیا۔

گاڑی کے اندر خاموشی چھا گئی۔ رابیل نے نظریں جھکائیں، سرمد نے سامنے دیکھنا شروع کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر سرمد کی آواز نرمی سے گونجی

"آپ کو مجھ پر یقین نہیں، یہ میں جانتا ہوں۔ لیکن آج آپ آفیشل ایونٹ میں میری ذمہ داری پر آئی ہیں، تو آپ کو صحیح سلامت گھر پہنچانا میرا فرض ہے۔"

رابیل خاموش رہی۔ چند لمحے گزرے۔

وہ سیٹ بیلٹ باندھنے لگی، مگر بیلٹ کسی طرح پھنسی ہوئی تھی۔ اس کی انگلیاں بار بار کوشش کر رہی تھیں، لیکن وہ الجھتی جا رہی تھی۔

سرمد نے اس کی مسلسل جدوجہد دیکھی۔ جو اُس کو ڈسٹریکٹ کر رہی تھی۔ بغیر کچھ کہے وہ جھک کر اس کی طرف آیا،

اس کے قریب اور نرمی سے سیٹ بیلٹ کو کھینچ کر لاک میں لگا دیا۔

اسی لمحے، رابیل کے خوشبودار پھولوں جیسے پرفیوم کی خوشبو نے اسے گھیر لیا۔

وہ لمحہ ٹھہر سا گیا۔

سرمد نے اس خوشبو کو سانسوں میں اتارا۔ اور جیسے ایک پل کے لیے سب کچھ بھول گیا۔

نہ وہ بحث یاد رہی، نہ گلہ، نہ ناراضگی۔ بس وہ، رابیل، اور وہ لمحہ۔

اس نے آہستہ سے ایک لمبی سانس لی۔ پھر سیدھا ہو کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

گاڑی اب سڑک پر رواں دواں تھی۔ رابیل نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد نظریں جھکائے جھکائے کہا۔

سر۔۔ کل میری بات کا وہ مطلب نہیں تھا۔ میرا مقصد وہ نہیں تھا جو آپ نے سمجھا۔

سرمد نے جواب نہیں دیا، صرف راستے پر نظریں رکھیں۔

رابیل نے ہمت کر کے پھر کہا۔

میں دل سے معذرت چاہتی ہوں۔ کل جو کچھ بھی کہا، اس پر سچ میں شرمندہ ہوں۔

خاموشی چھا گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گاڑی سڑک پر رواں تھی۔ شہر کی روشنیوں کا عکس شیشے پر پڑ رہا تھا، مگر رابیل کا دل اندھیروں میں ڈوبا ہوا تھا۔

اس نے ایک بار پھر بولنے کی کوشش کی جب سرمد بولا۔

انسان کو سوچ سمجھ کر بولنا چاہیے۔ مس کلمبیل۔

رابیل چونک کر اس کی طرف دیکھتی رہی۔

سرمد نے نظریں ہٹائیں، مگر لہجہ مضبوط تھا۔ ایسا لہجہ جو کسی پہاڑ کی طرح اٹل ہو۔

آپ میرے ساتھ کام کرتی ہیں، اور یہ حقیقت اپنی جگہ قائم ہے کہ میں آپ کا باس ہوں۔

"لیکن اگر میں آپ کا باس نہ بھی ہوتا۔ تب بھی ایک انسان ہونے کے ناطے، میری غیرت مجھے اجازت نہیں دیتی کہ میں کسی عورت پر بری نظر ڈالوں۔"

گاڑی کے اندر فضا جیسے رک گئی تھی۔ سرمد کی آواز بھاری تھی۔ ایسی آواز جو دل کو چیر دے، مگر چیخ نہ بنے

"جس دن کوئی عورت میری موجودگی میں خود کو غیر محفوظ محسوس کرے گی، اُس دن میری تمام غیرت دفن ہو جائے گی۔ اس دن میں دنیا کا سب سے گھٹیا مرد ہوں گا۔"

"مرد وہ نہیں ہوتا جو عورت کو اپنی موجودگی سے خوف دے، یا نقصان پہنچائے مرد وہ ہوتا ہے جس کی موجودگی میں عورت کو تحفظ محسوس ہو۔"

"جو مرد عورت کو اپنی موجودگی سے ڈراتے یا نقصان پہنچاتے ہیں وہ مرد کے روپ میں درندے ہوتے ہیں۔ اور جس دن آپ میرے ساتھ خود کو غیر محفوظ محسوس کریں گی آپ مجھے درندہ کا لقب دے سکتی ہیں"

یہ کہتے ہی وہ خاموش ہو گیا، اور بغیر کوئی اور بات کیے، گاڑی کی رفتار بڑھا دی۔

رابیل نے نظریں جھکائیں۔ اسے محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی نے اس کے سینے پر بوجھ رکھ دیا ہو۔

دل میں درد کی لہر اٹھی۔ رابیل اسکی باتوں سے اندازہ لگا سکتی تھی کہ اس نے سچ میں سرمد کا دل دکھایا ہے۔ اور اس نے نہ صرف سرمد کے کردار پر شک کیا بلکہ اس کی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

غیرت پر بھی وہ ان کہے سوال کیے تھے جس کی تکلیف اس کو شائد وقفے وقفے بعد ہوتی رہے۔ رابیل شرمندہ ہوئی، اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے۔ اس لیے وہ بھی مکمل خاموش رہی۔

کچھ دیر بعد گاڑی ایک سگنل پر رک گئی۔ رابیل نے شیشہ نیچے کیا، ہوا کا ہلکا جھونکا چہرے سے ٹکرا کر بالوں میں اُلجھ گیا۔

اس کی نظریں سامنے پڑیں۔ ایک نوجوان جوڑا تھا۔ لڑکا اپنے ہاتھوں سے لڑکی کو گجرا پہنا رہا تھا، مسکراتا ہوا، اس کی پسندیدہ چیزیں سڑک کے پار سے خرید کر لا رہا تھا۔

رابیل نے ایک لمحے کو مسکراہٹ دبالی، پھر آہستہ سے ایک اداس سانس لی۔ آنکھوں میں وہ چمک تھی جو ہمیشہ حسرت کے ساتھ آتی ہے۔

چہرہ موڑا، سامنے دیکھا۔ سرمد خاموشی سے سگنل کا انتظار کر رہا تھا۔

سگنل سبز ہوا۔ گاڑی دوبارہ چل پڑی۔

رابیل نے ہمت کر کے پھر کہا

"سر، میں دل سے معافی مانگتی ہوں۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ میری بات کا مطلب اتنا بُرا لگے گا۔ میری غلطی تھی، میں مانتی ہوں۔"

سرمد نے کچھ لمحے تک خاموشی اختیار کی۔ پھر دھیرے سے کہا۔

"کل سے آپ آرٹ ہاؤس آ کر ہی کام کیا کریں گی۔ گھر پر آپ میرے ساتھ محفوظ نہیں ہوتی اسلیے میں نہیں چاہتا کہ آپ گھر آئیں۔"

رابیل نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

جی؟

رابیل نے آہستگی سے کہا۔ سر، میرے کہنے کا وہ مطلب نہیں تھا۔

میں صرف۔۔۔۔

سرمد اس کی مزید کوئی بھی بات سننے کو تیار نہیں تھا، اس کی آنکھوں میں وہی سختی تھی، وہ رابیل کو اُس کے گھر چھوڑ کر واپسی کے لیے مڑ تا۔ گاڑی شہر کی چکا چوند سے نکل کر ایک سنسان سڑک پر آ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دور دور تک روشنی نہیں تھی، صرف درختوں کے سائے اور ہوا کی آواز۔ گاری سے باہر نکل کر سرمد نے قدم بڑھائے اور ایک طرف بنچ پر بیٹھ گیا۔

سامنے ایک ویران پہاڑی علاقے کا منظر تھا، جہاں درختوں کے بیچ خاموشی کا راج تھا۔ ہوا نے اس کے چہرے کو چھوا، مگر اندر کی تکلیف سے وہ بے خبر نہیں تھا۔

آسمان کی طرف سر اٹھا کر کچھ دیر خاموش بیٹھا رہا، پھر جیسے دل کی بات زبان تک آئی،

اس نے بڑبڑاتے ہوئے آسمان کی طرف شکایت کی

ماضی کی تکلیف کم تھی کیا؟

آواز جیسے سینے میں گم ہو گئی، سانسوں میں ڈوب کر وہ لفظ نکلے،

جواب مجھے اپنے کردار پر بھی باتیں سننی پڑیں گی، کیا میں اتنا برا ہوں؟ اس کے دل میں دکھ کی لہر دوڑ گئی، جیسے اس کا ہر لفظ کھچ کر کسی گہری وادی میں گر رہا ہو۔

اور اگر برا ہوں تو مجھے بُرا کس نے بنایا؟

اس نے اپنے آپ سے سوال کیا، پھر ایک گہری سانس لے کر خود ہی جواب دیا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میری غلطی کیا ہے؟

وہ اندر سے ٹوٹا ہوا محسوس کر رہا تھا، ایسے جیسے کوئی اپنے آپ کو دہراتا ہوا اس دنیا میں اکیلا رہ جائے۔

کون ہے جو میری تکلیف سمجھے؟

اس نے سوال کیا، مگر اس کا جواب صرف گہری خاموشی تھی۔

وہ سوچ رہا تھا، کیا کوئی ایسا شخص ہے جو اس سے بات کرے؟

جو صرف سنتا نہ ہو، بلکہ اسے سمجھے، جو اس کی حالت کو دیکھے، نہ کہ صرف اس کے کردار پر شک کرے۔

اس سوال نے اس کے دل میں ایک درد کی لہر پیدا کی۔ کافی دیر تک وہ وہیں بیٹھا رہا، آنکھیں بند کر کے، صرف خاموشی کی گہرائیوں میں ڈوبا ہوا۔ ہر سانس کے ساتھ، جیسے اس کی تکلیف بڑھ رہی تھی، لیکن پھر وہ اٹھا اور گاڑی کی طرف قدم بڑھائے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

گھر پہنچتے ہی سرمد نے دروازہ کھولا،اندر ایک سنسان ماحول تھا،صرف اس کے قدموں کی آواز پورے گھر میں گونج رہی تھی۔

اس کے قدموں کا وزن جیسے پورے گھر کی خاموشی کو مزید گہرا کر رہا تھا۔

سیڑھیاں چڑھ کر وہ اپنے کمرے تک پہنچا۔دروازہ کھولا،لائٹ آن کی،اور پھر سیدھا باتھروم کی طرف بڑھا۔

شاور لینے کے بعد جب وہ باہر نکلا،اس کی آنکھوں میں تھکاوٹ تھی،

نیند کی کمی تھی،لیکن دل میں ایک عجیب سی چپ تھی،جو اُسے چین سے نہیں بیٹھنے دے رہی تھی۔

اس نے لائٹ آف کی،اور بستر پر لیٹ گیا۔

آنکھوں میں تھکن تھی،مگر ذہن میں اتنے سوالات اور درد کا ایک طوفان تھا جو اسے سکون کی نیند سے دور رکھ رہا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اتنی دیر تک بستر پر لیٹا رہا، گہری سانسیں لیتا رہا، جیسے کسی کو اپنی کیفیت سے آگاہ کرنا چاہ رہا ہو،

لیکن اس کے پاس نہ وہ الفاظ تھے، نہ وہ ہمت۔

(*****)

شام دھیرے دھیرے اپنے سائے بکھیر رہی تھی۔ رابیل خاموشی سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔ اس کے چہرے پر تھکن صاف جھلک رہی تھی۔ بی جان صوفے پر بیٹھی تسبیح پڑھ رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جیسے ہی بی جان نے رابیل کو دیکھا وہ مسکرائیں۔

آ گئی ہو رابیل۔ کیسا رہا آج کا ایونٹ؟

سب کچھ ٹھیک تھا بی جان۔ رابیل نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا۔

چلو جلدی سے فریش ہو جاو۔ پھر آرام کر لینا۔ اگر کھانا کھانا ہے تو بتا دو میں ابھی گرم کر دیتی ہوں۔ بی جان نے نرمی سے کہا۔

نہیں بی جان! کھانا کھا کر آئی ہوں۔اب بس آرام کرنا ہے۔

چلو جیسے تمہیں ٹھیک لگے۔

رابیل کے کمرے میں جانے کے بعد بی جان بھی کمرے میں چلی گئیں۔کچھ دیر بعد رابیل کپڑے بدل کر بی جان کے پاس آ کر لیٹ گئی۔چپ چاپ نظریں جھکائے۔ماحول میں عجیب سی سنجیدگی پھیل گئی تھی۔

بی جان آپ سے ایک بات کہوں؟رابیل نے دھیرے سے کہا۔

ہاں کہو!۔

بی جان میں نے سرمد سر کو بہت برا کہا۔میں نے ان کے کردار پر باتیں کی بی جان۔اور اب مجھے پچھتاوا ہو رہا ہے بی جان۔

بی جان نے ایک گہری سانس لی۔تسبیح کے دانے رک گئے۔

تو تم معذرت کر لو بیٹا!بی جان رابیل کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولیں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بی جان میں نے معذرت کی ہے۔ لیکن شائد میرے کہے ہوئے لفظ معذرت سے زیادہ تکلیف دہ تھے۔

بی جان نے آہستگی سے کہا۔

"بیٹا! انسان کو سوچ سمجھ کر بولنا چاہیے۔ لفظوں کے گھاؤ عمر بھر نہیں بھرتے۔ وہ بہت گہرے ہوتے ہیں۔ جسمانی زخم تو ایک مدت کے بعد ٹھیک ہو جاتے اور نشان بھی چلے ہی جاتے ہیں۔ لیکن دل پر لگنے والی چوٹ جو کسی کے کہے ہوئے جملے سے لگتی ہے عمر بھر کا دکھ بن کر رہ جاتی ہے۔ زبان سے نکلے ایک لمحے کے کلمات سننے والے کے دل میں ایک عمر تک گونجتے رہتے ہیں۔"

وہ کچھ لمحے خاموشی رہیں اور پھر بولیں۔

"بولنے والا تو بھول جاتا ہے مگر جس کے دل پر وار ہوتا ہے وہ چاہ کر بھی ان لفظوں کو فراموش نہیں کر پاتا۔ اس درد میں پھر کتنے رشتے ٹوٹ جاتے ہیں، کئی فاصلے جنم لیتے ہیں

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور کبھی کبھی صرف ایک جملہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تمام عمر کی قربتوں کو راکھ بنا دیتا ہے۔"

بی جان اب میں کیا کروں؟۔ سرمد سر نے مجھے گھر آنے سے بھی منع کر دیا؟ رابیل اداس ہو کر بولی۔

تم سچے دل سے معافی مانگو اور تب تک مانگو جب تک وہ معاف نہ کر دیں۔ انہیں یقین دلاؤ کے تم واقعی ہی شرمندہ ہو پھر بھی اگر وہ تمہیں معاف نہ کرے تو پھر اسے کچھ وقت دو۔ لیکن معافی ضرور مانگنا۔

جی بی جان اب میں یہی کرونگی۔

رابیل تھوڑی دیر کے لیے خاموشی ہو گئی۔ اُس کی نظریں کہیں دور خلا میں گم تھیں۔ ابھی کی ساری باتیں پسِ منظر میں جا چکی تھیں۔ اُس کی آنکھوں کے سامنے وہ منظر گھومنے لگا جب وہ ایونٹ سے واپسی پر سڑک کنارے ایک کپل کو دیکھ رہی تھی۔ رابیل چپ رہنے کے بعد پھر بولی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بی جان آپ سے ایک اور بات پوچھو؟۔

کیا سارے سوال آج ہی کر لوگی۔ مجھے سونے نہیں دوگی؟ بی جان نے چونک کر کہا۔

بی جان بس آج کا یہ آخری سوال۔

اچھا پوچھو۔

بی جان!۔۔

"میں نے کبھی کسی کی خوشی دیکھ کر دل میں یہ تمنا نہیں کی کہ وہ خوشی اس سے چھین لی جائے اور میرے دامن میں ڈال دی جائے۔"

"نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔ایسی خود غرضی میرے دل کے دامن سے کبھی نہیں لپٹی۔ مگر جب میں کسی لڑکی کو ایک ایسا ہمسفر پاتے دیکھتی ہوں جو اس کی آنکھوں کی نمی کو لفظوں کے بغیر پڑھ لے، جو اس کے وجود کو عبادت کی طرح چاہے، جو اس کے لیے دنیا سے لڑنے

کے لیے تیار ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ تو بی جان دل میں ایک خاموش

آہ سی اٹھتی ہے۔"

ایسا نہیں ہے کہ میں اس لڑکی سے جلن محسوس کرتی ہوں، یا اس مرد کی محبت پر کوئی حق

جتاتی ہوں۔ بس ایک سوال سا جنم لیتا ہے

کیا میں اس چاہت کے قابل نہیں؟۔۔۔۔

کیا میرے اندر وہ کشش وہ روشنی نہیں جس سے کوئی ٹوٹ کر

محبت کرے؟۔۔۔۔۔۔۔

کیا میرا نصیب خاموشیوں، تنہائیوں اور انتظار کی دھند ہے؟؟

بی جان میں ہر بار جب ایسے کسی جوڑے کو دیکھتی ہوں تو دل

کے اندر ایک دکھ بھری کیفیت جاگتی ہے، میرے لیے اور میری محرومی کے لیے

کبھی کبھی تو ایسا لگتا ہے کہ دل خود سے ہی روٹھ گیا ہو۔۔

بتائیں بی جان۔۔۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیا یہ حسد ہے؟؟؟

"یا صرف ایک دل کی فریاد جو چاہا جانا چاہتا ہے۔۔۔"

"جو کسی کے دل کی دھڑکن بننا چاہتا ہے۔۔"

"جو چاہتا ہے کے کوئی اسے دیکھ کر یہ کہے۔۔۔۔۔۔

"یہ وہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جس کا ہونا میری زندگی کا سکون ہے۔

بی جان رابیل کا سر گود میں رکھتے ہوئے اس کے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے بولیں۔

رابیل!

"حسد یہ ہوتا ہے کہ۔۔

کسی کہ پاس کوئی نعمت ہو (جیسے اچھا ساتھی، پیار، عزت یا

دولت) اور انسان یہ کہے کہ

اس کے پاس یہ چیز نہ رہے یہ چھن جائے برباد ہو جائے۔اُس

کے پاس سے ختم ہو جائے اور مجھے مل جائے۔یا کم از کم وہ اَس نعمت سے محروم ہو جائے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ دل کی تنگی اور دوسروں کے زوال کی خواہش ہے۔ اور یہ

روحانی بیماری ہے۔ اللہ کی تقسیم پر ناراضگی کی علامت ہے۔"

اور جو تم محسوس کرتی ہو

"دوسروں کے پاس خوشیاں دیکھ کر اپنے اندر کمی کا احساس، دکھ

اور یہ خواہش کہ کاش میرے پاس بھی ایسا ہوتا۔"

"اسے رشک یا غمِ محرومی کہتے ہیں۔ اور یہ فطری جذبہ ہے۔"

"یہ حسد نہیں بلکہ ایک انسان کی اپنے لیے محبت اور خواہش کی

عکاسی ہے۔ کہ میں بھی چاہتی ہوں کہ کوئی مجھے دل سے چاہے"

میرا خیال رکھے مجھے اہم جانے۔۔

اور ب جو تم نے سوال کیا کہ کیا میں اس قابل نہیں کے مجھے چاہا جائے

تو بیٹا۔۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یہ خود پر ظلم کرنے والی سوچ ہے دنیا میں ہر انسان اپنی جگہ خاص ہے۔ تم میں بھی وہ تمام خوبیاں ہو سکتی ہیں جو کسی کو چاہے جانے کے لائق بناتی ہے۔

" صرف وقت اور صحیح شخص کا ملنا باقی ہے۔

"اور تم جیسا محسوس کرتی ہو وہ بہت سے لوگ محسوس کرتے ہیں۔ صرف وہ اسے الفاظ نہیں دے پاتے۔ تم نے ہمت کی کی، سچائی سے بات کی اور یہی تمہاری

" خوبصورتی ہے

"ایسا ساتھی، ایسا پیار، ایسا احساس۔۔۔۔۔۔۔۔ وقت پر ضرور ملتا ہے۔ بس۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اپنے آپ کو کمتر مت سمجھو۔"

"بی جان بس اسی امید کے سہارے ہی زندہ ہوں۔ یہ کہتے ہوئے اُس نے بی جان کا ہاتھ تھام لیا۔ جیسے کوئی اندر سے ٹوٹ کر بھی خود کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا ہو۔"

بی جان نے اس کے ہاتھ پر اپنا دوسرا ہاتھ رکھا نرمی سے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"رابیل! جب امید باقی رہتی ہے نا۔ تو سب کچھ ختم ہونے کے باوجود بھی زندگی کا چراغ جلتا رہتا ہے۔"

رابیل کی آنکھوں میں ہلکی سی نمی آنے لگی۔

اور کچھ پوچھنا ہے تم نے یا اب میں سو جاوں؟؟ بی جان دھیرے سے بولیں۔

نہیں۔ نہیں۔ اب آپ سو جائیں۔ رابیل بی جان کی گود سے سر اٹھاتے ہوئے بولی۔

میں بھی اب سونے کی تیاری کرتی ہوں کل آرٹ ہاوس بھی جانا ہے۔

بی جان نے خاموشی سے سر ہلا دیا۔

کمرے کی لائٹ مدھم کی۔ دونوں اپنی اپنی جگہ پر لیٹ گئیں۔

(*****)

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

صبح کی ٹھنڈی ہوا چلنا شروع ہو گئی تھی۔ سورج کی پہلی کرن آہستہ آہستہ نکل رہی تھی۔ کمرے میں ہلکی روشنی تھی جائے نماز ابھی بھی بچھا ہوا تھا۔ نماز سے فارغ ہو کر رابیل نے جلدی سے اپنے رنگ اور برش سنبھالے۔ کینوس کو سامنے رکھا۔ اور چہرے پر ایک سنجیدہ سی لگن اتر آئی۔

کمرے کے دروازے سے بی جان کی آواز آئی۔

رابیل! آج نماز کے فوراً بعد یہ سب کیوں کر رہی تم۔؟

بی جان آج ایگزیبشن ہے اور مجھے ۵ پینٹنگز مکمل کرنی ہیں۔ کل دو بنالی تھیں، آج تین بنانی ہیں ہر حال میں۔ رابیل نے پیچھے مڑ کر بی جان کو دیکھتے ہوئے بولا۔

تو دن چڑھے بنا لینا۔ ابھی بنانا ضروری ہے کیا؟ بی جان نے فکر مند لہجے سے پوچھا

بی جان ایک پینٹنگ بنانے میں کافی وقت لگتا ہے۔اور بنانی بھی ایسی ہیں کہ جس کا کوئی تھیم ہو کوئی مطلب سمجھ میں آئے۔اور ابھی تک میں نے تھیم بھی نہیں سوچا۔رابیل دھیرے سے بولی۔

اچھا چلو تم پینٹنگ بنالو میں پھر تھوڑی دیر آرام کر لیتی ہوں۔بی جان نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔

جی بی جان۔رابیل نے نرمی سے جواب دیا۔

بی جان اپنے کمرے میں چلی گئیں۔رابیل نے جیسے ہی اور کینوس ڈھونڈنے کی کوشش کی،وہ رک گئی۔پریشان ہو کر خود سے بولنے لگی۔

"میرے پاس تو اتنے کینونس بھی نہیں ہیں۔سب کچھ ہی میں سر کے گھر لے گئی تھی ایسے جیسے میں نے کبھی گھر میں پینٹنگ کرنی ہی نہیں۔اور اتنی صبح میں بازار بھی نہیں جا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سکتی اب میں کیا کروں۔ وہ اِدھر اُدھر دیکھنے لگی۔ دیوار کے پاس سٹور روم میں کچھ پرانے کینوس ٹٹولنے لگی۔ مگر کوئی خاطر خواہ چیز نہیں ملی وہ بیٹھ گئی۔"

پھر ایسا کرتی ہوں ابھی تھیم سوچ لیتی ہوں اور صبح ہوتے ہی بازار سے کینونس لے آوں گی۔ اور پھر جلدی سے بنا لونگی۔

اتنے میں موبائل کی سکرین روشن ہوئی۔ ایک نوٹیفیکشن آئی رابیل نے چونک کر موبائل اٹھایا۔

اتنی صبح کس کا میسج ہو سکتا ہے۔ اس نے سکرین دیکھی۔ آرٹ ہاوس سے میل آئی تھی۔

رابیل نے فوراً میل کھولی۔ آنکھیں جلدی جلدی الفاظ پڑھنے لگیں۔ اور جیسے جیسے الفاظ ذہن میں اترتے گے اس کے چہرے پر خوشی کی چمک آتی گئی۔

شکر الحمد اللہ! وہ زور سے بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میل میں لکھا تھا۔

انٹرنیشنل گیسٹ اور کلائنٹ کی فلائٹ ڈیلے ہونے کی وجہ سے ایگزیبشن ایک دن کے لیے ملتوی کر دی گئی ہے۔ معمول کی طرح آج سب آرٹ ہاوس آئیں گے اور اپنے اپنے کام سر انجام دیں گے۔ اور کل ایگزیبشن ہو گی۔ رابیل کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ اس نے برش رکھ دیے اور گہری سانس لے کر مسکرائی۔

وقت مل گیا۔ یا اللہ تیرا شکر۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

یہ کہتے ہوئے وہ بستر کی طرف بڑھی۔ اور لیٹ گئی۔

صبح ہوتے ہی رابیل تیار ہو کر آرٹ ہاوس کے لیے نکل گئی۔

سرمد اپنے کیبن میں بیٹھا کافی کا مگ تھامے صائم کو کچھ بول رہا تھا۔

صائم پی آر مینیجر کو میرے کیبن مین بھیجو۔ اور جو سیلز ایگزیکیٹیو کو بھی بھیجو۔

اوکے سر۔

رابیل جب آرٹ ہاوس پہنچی تو اسے احمد رضا کی غیر موجودگی کا پتہ چلا۔ جس کی وجہ سے رابیل کو اس کے حصے کا بھی بچوں کو آرٹ کا لیکچر لینا تھا۔

آرٹ سٹوڈنٹس ہال میں بیٹھے تھے۔ رابیل مسکراتے ہوئے کلاس میں داخل ہوئی۔

جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں کہ آپ کے آرٹ ٹیوٹر آج نہیں آئے تو مجھے ہی آپ کو دو لیکچر دینے پڑے آپ لوگوں کو پینٹنگ کے حوالے سے یا پورٹریٹ آرٹ کے حوالے سے کچھ بھی پوچھنا ہو میں آپ کی مدد کے لیے ہمیشہ یہاں پر ہوں۔

اوکے میم۔ آرٹ سٹوڈنٹس نے بیک آواز میں کہا۔

رابیل نے آہستہ آہستہ سب کے پاس جا کر ان کے کام دیکھنے کی کوشش کی۔

کبھی کسی کی برش کی گرفت ٹھیک کراتی۔ تو کبھی کسی کے رنگوں کا انتخاب پر رائے دیتی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اس پینٹنگ میں اگر آپ لائٹ براؤن کلر اور اچھے سے بلینڈ کریں گے تو پینٹنگ اچھا سا ایفیکٹ دے گی۔"

ایک اور آرٹ سٹوڈنٹ کو دیکھ کر بولی۔

"اور آپ اس پورٹریٹ میں ایموشنز اچھے سے واضح کریں۔ چہرے پر جذبات ہونے چاہیے۔ ایسے کہ دیکھنے والے کو سب حقیقت لگے۔"

گریٹ! آپ نے پہلی بار میں ہی بہت اچھی بنائی ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پھر ایک کونے میں کھڑے سٹوڈنٹ کی طرف بڑھی جو آئل پینٹنگ کر رہا تھا۔

"آئل کو اچھے سے بلینڈ کریں اور جو جو آئل پینٹنگ بنا رہا وہ اپنی پینٹنگ کا خاص خیال رکھے کیونکہ اس کے خشک ہونے میں ٹائم لگتا اور خشک ہونے سے پہلے اگر وہ خراب ہو گئی تو پینٹنگ کا فائنل لک اچھا نہیں آئے گا۔"

رابیل ایک ایک کر کے سب کے پاس جا کر انہیں اچھے سے گائیڈ کر رہی تھی۔ہال میں رنگوں کی خوشبو، برش کی آواز اور رابیل کی مدھم آواز گونج رہی تھی۔

(******)

دن کے گیارہ بج رہے تھے۔ آرٹ ہاوس میں ہلکی سی چہل پہل تھی۔باہر ریسپشن پر ریکارڈنگ ٹیم، آرٹسٹ فائلز اور کیفے سے آتی کافی کی خوشبو ایک پر سکون ماحول بنا رہی تھی۔

سرمد کے کیبن میں اس وقت پی آر ہیڈ اور سیلز ایگزیکیٹو موجود تھے۔

کل کے ایونٹ کی پکس کب تک آئیں گی۔اور کیا سوشل میدیا پر کچھ پوسٹ کیا گیا؟ سرمد لیپ ٹاپ پر نظر جمائے کافی کا گھونٹ لیتے ہوئے بولا۔

سر ایونٹ فوٹو گرافی کی فائنل پکس تو دو دن بعد آئیں گی۔اور جہاں تک سوشل میڈیا کی بات ہے، سب کچھ ایک ساتھ ایگزیبشن کے بعد پوسٹ کریں گے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سرمد نے فوراً بات کاٹی۔

نہیں۔کل کے ایونٹ کی پکس آج اپلوڈ کر دو۔اور ایک زبردست پرومو ویڈیو بنا کر کمنگ سون کے نام سے اپلوڈ کر دو ایگزیبشن کا۔ایسے انٹرسٹ بڑھے گا۔

اوکے سر۔

پھر سرمد ایک لمحہ توقف کے بعد مزید ہدایات دیتے ہوئے بولا۔

اور جو فوٹو گرافی پکس ہیں وہ جب آئیں گی تو آرٹ ہاوس کی اینٹرنس وال پر لگیں گی۔جہاں ہمارا لوگو ہے اس کے بلکل ساتھ والی وال پر۔ہر تصویر میں اسٹاف،ہمارے کام اور جذبے کی جھلک ہو جو ہم نے یہاں دکھایا ہے۔

پی آر مینیجر خاموشی سے نوٹ کر رہا تھا سب۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور رہی بات ایگزیبشن کی، تو وہ پکس ہم بعد میں اپلوڈ کریں گے۔ لیکن ان پکس کو جو صرف فارن گیسٹ اور کلائنٹس کے ساتھ ہوں۔ وہی ہمارے سٹیٹس کے مطابق ہو گا۔

اوکے سر۔

اب تم جا سکتے ہو۔

پی آر ہیڈ کے جانے بعد سر مد سیلز ایگزیکیٹیو کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اُس کے انداز میں وہی پیشہ ورانہ سختی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس بار ہماری پینٹنگز کی سیلز کیا جا رہی ہیں۔؟

سیلز ایگزیکیٹیو نے فائل کھولی اور سنجیدگی سے بولا۔

سر اس دفعہ جو ہم ایگزیبشن سے پینٹنگ لائے تھے۔ اُس کی ڈیمانڈ بہت زیادہ ہے، ہر پینٹنگ پر انکوائری آ رہی ہے۔ مگر۔۔

مگر کیا۔۔؟؟سرمد کی نظر تیز ہو گئی۔

مگر کچھ کمپنیز جو چھوٹے بجٹ پر کام کر رہی ہیں۔وہ ہماری پینٹنگز کی اتنی ہائی اماونٹ دینے کو تیار نہیں۔آفرز بہت آ رہی ہیں مگر قیمت بہت کم دے رہے۔

سرمد نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹالیں اور نہایت سنجیدگی سے بولا۔

اُس پینٹنگز کی ایکچل پرائس بہت ہائی ہیں۔جب معلوم ہے کہ اس ایک پینٹنگ کی اصل قیمت دو گنا سے بھی زیادہ ہے۔تو ہم اُسے سستی کیوں بیچیں؟؟اگر یہاں ویلیو نہیں دی جاتی تو فارن کلائنٹس کے ساتھ ڈیل کرو۔انہیں آرٹ کی قدر ہے۔وہ لوگ ہینڈسم اماونٹ دیں گے۔اصل قیمت سے بھی زیادہ۔جو کہ اُسکی ورتھ بھی ہے۔کیونکہ وہ فن کو صرف دیوار کی زینت نہیں،دل کی آواز سمجھتے ہیں۔

سیلز ایگزیکٹیو آہستہ سے اثبات میں سر ہلاتا ہے۔

اوکے سر۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اب تم جا سکتے ہو۔

سرمد نے اپنی کرسی سے ٹیک لگا کر لمبی سانس لی۔

تھوڑی دیر بعد صائم اندر آتا ہے

صائم کیوریٹر ٹیم نے آرٹ گیلری کو وزٹ کیا؟؟؟ سرمد کی نظریں موبائل سکرین پر جمی ہوئی تھی وہ کچھ امپورٹینٹ میلز دیکھ رہا تھا۔

کل کے لیے انہوں نے آرٹ گیلری کی لائٹس پینٹنگز پوزیشن سب دیکھی یا نہیں۔ اگر نہیں دیکھی تو جا کر انہیں یہ کام کرنے کا کہو۔ کل کسی قسم کی کوئی غلطی میں برداشت نہیں کرونگا۔

"Imperfect Things Don't Survive Around Me"

"میرے لیے کام وہی ہے جو بے عیب ہو۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اوکے سر۔صائم ادب سے بولا اور باہر نکلنے لگا۔

سرمد نے اسے آواز دے کر کہا۔

"اور مس رابیل کو میرے کیبن میں بھیجو۔"

اوکے۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ دھیرے سے کھلا۔رابیل اندر داخل ہوئی چہرے پر سنجیدگی، آنکھوں میں جھجھک تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد نے اس پر نظر گاڑے بغیر پوچھا۔

"پینٹنگز کہاں تک پہنچی ہیں۔اب تو مزید ایک دن مل گیا ہے۔"

جی سر انشاءاللہ آج میں مکمل کر دونگی۔رابیل آہستگی سے بولی۔

سرمد نے کرسی سے سیدھا ہو کر موبائل بند کرتے ہوئے کہا۔

"غلطی کی کوئی گنجائش نہیں ہے مس کلمبیل"

اوکے سر۔

"اور اپنا پینٹنگ کا سامان آپ میرے گھر سے لیکر جا سکتی ہیں۔"

سر۔۔۔رابیل کچھ پر خاموش کھڑی رہی، نظریں سرمد پر جمائیں اور پھر آہستگی سے بولی۔

"سر میں دل سے شرمندہ ہوں ایک آخری غلطی سمجھ کر معاف کر دیں۔ پلیز سر۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد نے ایک نظر اس پر ڈالی اور پھر سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"آپ جا سکتی ہیں۔"

رابیل منہ بنا کر کیبن سے باہر نکل آئی۔

دنیا پلٹ جائے گی لیکن سرمد سر ٹس سے مس ہونگے۔وہ مڑ کر کیبن کی طرف نظر ڈالتے ہوئے بولی۔

"ساری باتیں ایک طرف لیکن میرا غلط نام لینا نہیں چھوڑیں گے۔مجھے بھی ان کا کوئی نام رکھنا ہو گا۔اگر یہ مجھے کلمبیل کہہ سکتے تو یہ خود کیا ہیں۔"

رابیل رک کر انگلیوں پر گنتی شروع کرتی ہے۔

سخت لہجہ۔

غصے کا پہاڑ۔

جذبات میں زیرو۔

روبوٹ۔

مشین کی طرح آرڈر دینا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

پرفیکشن کی مثال۔

"ہنسنا منع ہے۔ پتہ نہیں ان کے دانت پورے بھی ہیں یا نہیں۔ مجال ہے سر کبھی ہنسے ہوں۔ مسکرائے بغیر یہ رہ کیسے لیتے ہیں۔ رابیل سوچتے ہوئے بولی۔"

اگر یہ مجھے کلمبیل کہتے ہیں تو میں بھی انہیں یہی کہوں گی۔

Mr Grumpy Volcano Attitude Lava qureshi

واہ رابیل کیا نام بنایا ہے۔ بس اب ان کا یہی نام ہو گا میری نظر میں جس طرح وہ مجھے کلمبیل کہتے میں بھی یہی کہوں گی لاوا قریشی۔

پھر ایک لمحے کو رابیل رکی۔ اور سوچنے لگی۔

"اب پتہ نہیں وہ میرے سامنے میرا نام ایسا لیتے یا سب کے سامنے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"لیکن مجھے ان کا یہ نام ان کے پیٹھ پیچھے ہی لینا پڑھنا سامنے لو نگی تو اب کی بار کیا پتہ مجھے آرٹ ہاؤس سے ہی نکال دیں۔ جتنا ان کا لمبا نام یہ نام بہت سوٹ کریگا سر کی پر سنیلٹی پر۔"

رابیل یہ کہہ کر وہاں سے نکل جاتی ہے۔

تین بجے کام سے فری ہونے کے بعد رابیل سیدھا سرمد کے گھر چلی جاتی ہے اور بی جان کو بھی بتا دیتی کہ کام زیادہ اسلیے وہ سیدھا ادھر ہی چلی گئی۔

(*******)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سورج پوری شدت سے چمک رہا تھا جب رابیل سرمد کے گھر پہنچی۔ر

رابیل بی بی آج اتنی جلدی؟؟؟خان بابا رابیل کو دیکھ کر حیرانگی سے پوچھنے لگے

رابیل نے مسکرا کر جواب دیا۔

خان بابا کل کے ایونٹ کے لیے پینٹنگز مکمل کرنی ہے۔اور کام بہت ہے۔اسلیے میں آرٹ ہاؤس سے سیدھا یہی آ گئی ہوں۔

جی ٹھیک۔ کھانے کو کچھ چاہیے ہو تو مجھے ایک آواز دینا میں آجاؤں گا۔

جی خان بابا۔ابھی آپ بس مجھے جوس لادیں۔

رابیل نے ایک نظر سو منگ سائیڈ پر ڈالی جہاں دھوپ بہت تیز تھی۔

خاان بابا باہر تو ابھی بہت دھوپ آپ ایسا کریں میری پینٹنگ کا سامان اندر لے آئیں جب دھوپ ہلکی ہو گی میں باہر چلی جاونگی۔

جی بی بی جی۔خان بابا نے ادب سے جواب دیا۔

رابیل نے لاونج میں اپنا سارا سامان بکھیر دیا،برش، کینوس کلرز ہر چیز بکھری ہوئی تھی۔وہ جلدی سے پینٹنگ بنانے لگ جاتی ہے۔پینٹنگ کرنے میں وہ اتنی مصروف ہوتی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہے کہ اسے ٹائم کا بھی دھیان نہیں رہتا۔ سرمد اپنے پورے ٹائم پر گھر آتا ہے دراوزے پر کار رکتی ہے۔ اور گھر داخل ہوتے ہی اس کی نظر لاونج پر پڑی۔ لانج کی حالت دیکھ کر اُس کی آنکھیں پھیل جاتی ہیں۔

"کینوس کارنر سے باہر نکلا ہوا، کلر ٹیوبز ادھر اُدھر بکھری ہوئی، قالین پر برش۔ صوفے کی پشت پر رابیل کی سکیچ بک اور رابیل کا خالی جوس کا گلاس۔"

خان بابا! سرمد کی آواز دھاڑ جیسے گونجتی ہے۔

خان بابا جلدی سے کچن سے نکل کر باہر آتے ہیں۔

جی صاحب!

"خان بابا یہ سب کیا ہے؟ یہ لاونج کی کیا حالت بنا کر رکھی ہوئی ہے۔"

رابیل جو کلر بلینڈنگ میں مصروف تھی سرمد کی آواز سن کر چونکتی ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

افف!۔وہ بڑبڑائی اور سب کچھ سمیٹنے لگی۔

صاحب وہ رابیل بی بی اپنا کام کر رہی ہیں۔

"اسے کام کہتے ہیں؟؟یہ کلرز۔کینونس،یہ برش یہ دیکھیں میرے پاؤں میں۔کام ایسا ہوتا ہے۔یہ میرا گھر ہے کوئی ورکشاپ نہیں۔"

صاحب میں ابھی سمیٹ دیتا ہوں۔

"جلدی مجھے پانچ منٹ میں سب کچھ صاف چاہیے۔کارپٹ،صوفہ سب کچھ مکمل کلین"

سرمد کی آواز میں غصے کے ساتھ ساتھ حکم بھی تھا۔

"رابیل جلدی جلدی اپنی چیزیں سمیٹ کر باہر نکلنے لگی۔مگر جلدی کے چکر میں وہ کلر ٹیوب کا ڈھکن بند کرنا بھول گئی۔اور اسکا منہ باہر کی طرف تھا۔اسی لمحے اس کے ہاتھ سے ٹیوب دب گئی اور گہرے نیلے رنگ کی دھار سیدھی سرمد کی شرٹ پر جا گری۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ایک لمحے کے لیے فضا سناٹے میں ڈوب گئی۔ سرمد کی آنکھوں میں سختی اتر آئی مٹھی بے اختیار بند ہو گئی۔

"مس کلمبیل آپ کلمزی تھی یہ مجھے پتہ تھا لیکن اب یہ کیا حرکت ہے۔؟ سرمد کی آواز میں غصہ تھا مگر اُسنے خود پر قابو کیا ہوا تھا۔"

رابیل کے چہرے کا رنگ اڑ گیا، وہ بوکھلاہٹ میں بولی۔

"سو سوری سر! پتہ نہیں کیسے ہو گیا میں تو سب کچھ سمیٹ کر ٹھیک سے چل رہی تھی۔ میں صاف کر دیتی ہوں۔ رابیل صاف کرنے کے لیے آگے بڑھی ہی تھی کہ اچانک اُسکا پاؤں مڑ گیا۔ اور وہ ساری چیزوں سمیت زمین پر جا گری۔ کلر ٹیوبز، کینوس، برش اور پیپر ہر جگہ بکھر گئے۔"

سرمد نے گہری سانس لی اور ضبط کرتے ہوئے بولا۔

"آپ اپنے آپکو سنبھال لے یہی بہت بڑی بات ہے۔ میں اپنے کپڑے خود صاف کر لوں گا۔ وہ اتنا کہہ کر سخت مگر تھکے ہوئے لہجے میں کمرے کی طرف بڑھ گیا۔"

رابیل شرمندگی کے مارے وہیں بیٹھی تھی کہ دروازے پر خان بابا آ گئے مگر چہرے پر ہنسی دبی ہوئی تھی۔

"رابیل بی بی آپ گر کیسے گئی۔؟"

"پتہ نہیں خان بابا۔ آپ کے صاحب کا رعب ہی اتنا ہے کہ اچھا خاصا بندہ ڈر جاتا میں تو ٹھہری ایک لڑکی۔ بس ان کی آواز سن کر جلدی سے چیزیں سمیٹنے لگی تو یہ سب ہو گیا۔"

"اور خان بابا میں نے سر مد سر کے کپڑوں پر کلرز بھی گرا دیے۔ کیا میں زندہ آج گھر جا پاؤں گی؟؟"

یہ تو اب آپ کو صاحب ہی بتائیں گے۔ یہ سنتے ہی دونوں قہقہ لگا کر ہنس پڑے۔

خان بابا ماپ ہاتھ میں پکڑے سب صاف کر رہے تھے۔ جب رابیل نے شرارتی انداز میں کہا۔

"ویسے خان بابا! آپ کے صاحب کی جو بیوی ہو گی نہ اس کو تو ان کے سامنے قدم بھی سوچ کے رکھنے پڑے گے۔۔۔ جتنے یہ جلاد ہیں نہ۔"

خان بابا نے اپنا ہاتھ روکا اور رابیل کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولے۔

"اب اتنے بھی برے نہیں ہیں صاحب۔ دل کے تو بلکل بھی برے نہیں ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی جی آپ تو یہی کہیں گے۔ آخر کار ان کا رعب جو آپ سب پر چھایا ہوا ہے۔"

اس سے پہلے کے خان بابا کچھ اور بولتے۔ سرمد کی کرخت مگر دبی ہوئی آواز سنائی دی۔

"خان بابا! اگر باتیں ختم ہو گئی ہوں۔ تو میرے کپڑے نکال کر دیں مجھے۔"

جائیں خان بابا! یہ نہ ہو آپ کے سر آگ بگولہ ہو کر آپ کو کوئی سزا ہی نہ دے دیں۔ اس گھر میں لگتا ہنسنا منع ہے۔ زرا سا کوئی ہنس لے تو فورا آواز دینے لگ جاتے ہیں۔ خود تو ہے ہی دوسروں ہیں۔ دوسروں کو بھی یہی کچھ سمجھتے ہیں۔ Grumpy volcano Attitude Lava Qureshi

خان بابا نے رابیل کو حیرت سے دیکھ کر کہا۔

ہیں بی بی جی! یہ کیا انگریزی میں بولا آپ نے۔ میرے تو دماغ کے اوپر سے نکل گئی۔

رابیل نے ہنستے ہوئے کہا۔

پھر کبھی فرصت میں بتاؤنگی۔ اگر ابھی بتانے لگ گئی تو پھر آپ کے صاحب آواز دیں گے خان بابا۔ وہ دونوں پھر سے ہنس دیے۔

رابیل نے اپنی ساری چیزیں اٹھائیں اور باہر آ گئی۔ چیزیں رکھتے ہی وہ پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

تھوڑی دیر بعد سرمد بھی باہر کی طرف آیا۔اس کے چہرے پر غصہ اب بھی ہلکی سی پرچھائی کی صورت میں موجود تھا۔وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں بولا۔

"میں نے تو آپکو سامان لیکر جانے کو کہا تھا یہ نہیں کہا تھا کہ آپ یہاں آکر بنائیں۔"

رابیل نے پینٹنگز کلر سائیڈ پر رکھتے ہوئے کہا۔

"سر!ایک آخری غلطی سمجھ کر معاف کر دیں۔"

پھر یکدم رک کر آہستہ سے مگر پختہ لہجے میں کہا۔

"اور اگر معاف نہیں کرنا تو میں بھی اب دوبارہ معافی نہیں مانگوں گی۔میری زبان تھک گئی معافی مانگتے مانگتے۔لیکن آپ پر تو ایسے جیسے کوئی فرق نہیں پڑا۔"

سرمد نے بھنویں اچکائیں۔اور پھر تلخی سے بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جب بات کرنی ہو تو اونچی آواز میں کیا کریں۔ آہستہ سے منہ میں بڑبڑانے کا کیا مقصد۔؟"

سر۔معاف کر دیں یہی بول رہی تھی بس۔

سرمد کی آواز کچھ اور سخت ہوئی۔

"آپ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔ میں نے آپ کو ادھر آنے سے منع کیا تھا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سر میں یہاں ہی کام سکون سے کر پاتی ہوں۔ اسلیے میں آ گئی۔

سرمد نے طنزیہ لہجہ میں بولا۔

"لیکن میں تو قابلِ بھروسہ انسان نہیں ہوں پھر بھی۔"

"میں نے ایسا تو نہیں کہا تھا۔ رابیل فوراً بولی۔"

سرمد نے گہری نظر سے رابیل کو دیکھا اور پھر کہا۔

"آخری غلطی سمجھ کر معاف کر رہا ہوں۔ مجھے پتہ ہے سدھریں گی تو آپ پھر بھی نہیں۔ کوئی نہ کوئی ایسا کام ضرور کرتی رہیں گی آپ جس سے آپ ثابت کر دیں گی کہ آپ واقعی ہی کلمزی ہیں۔ اور میں نے پکا نام بلکل ٹھیک رکھا ہے۔"

رابیل نے گردن جھکائے مسکراہٹ دباتے ہوئے آہستہ سے کہا۔

"تو میں نے کونسا آپکا نام نہیں رکھا۔ میرا دیا گیا نام زیادہ خطرناک ہے آپ سن بھی نہیں پائیں گے۔"

پینٹنگ مکمل ہو گئی ہو تو دکھا دیں۔ کہ کیا بنایا ہے آپ نے۔

جی سر۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رابیل ایک ایک کر کے پینٹنگ دکھانے لگ جاتی ہے اور ساتھ ساتھ بتاتی بھی جا رہی تھی۔

یہ پینٹنگ کا نام ہے سر Noise Vs Silence

ہم آجکل کے دور میں ہر وقت کسی نہ کسی نوٹیفیکیشن، سوشل میڈیا، خبروں، رائے اور شور سے گھرے ہوتے ہیں۔ لیکن اندر سے ہم اکثر تنہا اور خاموش ہوتے ہیں۔

پینٹنگ میں رابیل نے ایک تھوڑا سا جھکا ہوا چہرہ بنایا ہوتا۔ اور چہرے کے ارد گرد مختلف نوٹیفیکیشن آئیکنز اڑ رہے۔ جیسے دماغ پر حملہ کر رہے ہوں۔

بائیں طرف رنگ برنگی چیختی آوازیں ایموجیز اور ٹیکسٹ ببلز جیسے باہر کی دنیا ہو۔

دائیں طرف صرف ایک سادہ سیاہ رنگ کی خالی جگہ ہوتی جیسے خاموشی یا ذہنی سکون۔

سر باہر کے شور کے لیے میں نے برائٹ اور ڈارک کلرز استعمال کیے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور اندرونی خاموشی کے لیے نیلا اور سیاہی مائل کلر

اور یہ پینٹنگ یہ ظاہر کرے گی کہ ایک شخص بظاہر دنیا سے جڑا ہوا ہے لیکن اندر سے مکمل طور پر الگ تھلگ محسوس کر رہا ہے۔

امپریسیو! سرمد آہستہ سے بولا۔

سر آپ کچھ کہیں گے اس پینٹنگ کے بارے میں۔؟ رابیل بتانے کے بعد رائے جاننا چاہ رہی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک دفعہ آپ ساری بتا دیں میں پھر ہی بتاؤں گا کہ کیسی ہیں۔

اوکے

سر یہ سکینڈ پینٹنگ کا نام ہے Real Me Vs Online Me

سوشل میڈیا پر ہم سب خود کو بہتر، فلٹر شدہ اور مثالی دکھاتے ہیں۔ لیکن اندر سے ہم ویسے نہیں ہوتے یہ ڈیفرینس جین زی جنریشن اور ملینیلز کو بہت متاثر کرتا ہے۔

اس میں رابیل نے آدھا حصہ خوبصورت، فلٹر شدہ میک اپ میں بنایا تھا۔ جو انسٹاگرام سٹائل پر فیکشن تھا۔

اور دوسرا آدھا حصہ تھکا ہوا۔ آنکھوں کے نیچے حلقے بکھرے بال جیسے اصل زندگی کی تھکن ہو وہ بنایا ہوتا۔

درمیان میں موبائل فون اور آئینہ ہوتا۔ جو ان دونوں کے فرق کو ظاہر کر رہا تھا۔

فلٹر والے حصے میں گلابی، پیچ اور سفید رنگ، جو نرم مثالی چیزوں کو ظاہر کرتا

اور اصلی حصے میں گہرے رنگ (براؤن، بلیو اور گرے) حقیقت کا عکس والے رنگ استعمال کیے ہوتے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور سر اس پینٹنگ سے یہ سوال بھی ذہن میں آتا ہے کہ کیا ہم واقعی وہی ہیں جو ہم دکھاتے ہیں۔ ہر کوئی اس پینٹنگ سے اپنی دو شکلوں کو اچھے سے دیکھ سکتا اور کمپیئر کر سکتا ہے۔

سر یہ تھرڈ پینٹنگ کا نام ہے۔I Am Enough

سر یہ خود اعتمادی اور خود قابلیت کا پیغام دیتی ہے۔ جدید نوجوان اپنی کمیوں کے ساتھ جینے کی کوشش کر رہے ہیں اور یہ پینٹنگ ان کو امپاور کرتی ہے۔

اس میں رابیل نے ایک چہرہ بنایا ہوتا جس میں خامیاں ہوتی مثلاً داغ۔ دانے، جھریاں۔ لیکن آنکھوں میں طاقت اور سکون ہوتا۔

چہرہ تھوڑا سا مسکرا رہا، جیسے خود کو تسلیم کر رہا ہو۔

اور ایک طرف چھوٹے چھوٹے الفاظ لکھے جیسے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

Too skiny, Too Drak Not perfect.

درمیان میں بولڈ کر کے لکھا تھا۔ I am Enough

نیوٹرل اور ارتھی سکن ٹونز چہرے کو نمایاں کرنے کے لیے ان رنگوں کا انتخاب کیا تھا۔

کے لیے گہرا نیلا رنگ استعمال کیا تھا۔ I am enough

سر اس سے دیکھنے والے کو یہ احساس ہو گا کہ "خود کو جیسے ہیں ویسے قبول کرنا ہی اصل طاقت ہے"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سر اگر پ اس کا پینسل سکیچ چاہتے تو وہ میں بنوا کے دے سکتی آپکو۔

سرمد پوری دلچسپی سے رابیل کی پینٹنگ دیکھ رہا تھا اور اسے رابیل کے آئیڈیاز بہت پسند آرہے تھے۔

نہیں! یہ ایسے ہی ٹھیک ہے اگلی دو بھی جلدی سے بتائیں تاکہ اگر کوئی کمی ہو تو آپ ٹھیک کریں۔

جی سر!

سر اس پینٹنگ کا نام ہے "دو دور، ایک جنگ" ٹوایرا زایندون وار۔

سر یہ پینٹنگ جین زی ملینیلز کے درمیان وقت کا فاصلہ اور زندگی کی جنگ کو ظاہر کریگی۔ دو مختلف نسلیں لیکن دونوں کی اندرونی جنگیں ایک جیسی ہیں

Clubb of Quality Content

۱۔ کیریئر کا دباؤ

۲۔ سوشل میڈیا کی دوہری زندگی۔

۳۔ ذہنی صحت

۴۔ ناکامیوں کا خوف۔

۵۔ سماجی دباؤ

بائیں طرف ملینیلز

لباس تھوڑا فارمل سفید قمیض، بیگ اور لیپ ٹاپ

چہرہ تھکا ہوا، شائد پیشانی یا پسینہ

ہاتھ میں کافی کا مگ۔ آنکھوں میں زندگی سنوارنے کی فکر

اور پسِ منظر میں دفتر اور گھڑی۔

دائیں طرف جین زی

لباس اعلیٰ، ائیر بڈ، موبائل ہاتھ میں

چہرہ الجھا ہوا تھوڑا پریشان

پسِ منظر میں سوشل میڈیا آئکنز

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور درمیان میں ایک درخت اور کریکڈ زمین جو دونوں کے پیروں کے نیچے ایک جیسے ہے۔اور ظاہر کرتا ہے کہ ان کے مسائل کی جڑیں ایک جیسی ہیں

اور ایسی لائینز جو دونوں کو جوڑ رہی۔

کلر میں براؤن اور گرے کلر جین زی کے لیے

بلو، بلیک ملینیلز کے لیے

اور درمیانی حصہ کے لیے ہلکی گہرائی تھوڑی دھند اور کنفیوژن اور دونوں کے درد ایک جیسے

سر اس سے جو پیغام نکلے گا وہ یہ کہ دو نسلیں مختلف ہو سکتی ہیں مگر جنگ ایک جیسی ہے۔پہچان سکون اور تلاش ایک۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ پینٹنگ ینگ جنریشن کو اپنی کہانی محسوس کرنے پر مجبور کر دے گی۔ لوگ خود کو یا اپنے کسی قریبی کو ان چہروں میں دیکھیں گے۔

اور سریہ لاسٹ ہے۔ رابیل اتنا کہتی ہے کہ اس کا ہیئر کلپ ٹوٹ کر نیچے گر جاتا، رابیل کے بال جو اب تک ترتیب سے بندھے تھے اچانک بکھر جاتے۔ اُس نے گھبرا کر بالوں کو سمیٹنے کی کوشش کی مگر سرمد کے ڈر کی وجہ سے بالوں کو بے ترتیب ہی چھوڑ دیتی ہے۔ اور تھوڑا آگے بڑھ کر پینٹنگ پھر سے سمجھانے لگی۔

"اب وہ سرمد کے بلکل قریب کھڑی تھی۔ اتنی قریب کہ سرمد نہ چاہتے ہوئے بھی اُس کے پرفیوم کی خوشبو کو محسوس کر سکتا تھا۔"

"رابیل کے بکھرے ہوئے بال بار بار اس کی توجہ ہٹا رہے تھے۔ جب وہ جھکتی تو اُسکے سیاہ بال چہرے کے آگے آجاتے تھے۔ اور سرمد کے لیے اُس پینٹنگ پر نظریں مرکوز رکھنا ممکن نہیں تھا۔"

رابیل ان سب سے انجان لاسٹ پینٹنگ بتا رہی تھی۔

سر یہ لاسٹ پینٹنگ کا نام خاموشی کے پرِ، خوابوں کی پرواز۔

پینٹنگ مکمل ہوتے ہی رابیل نے سرمد کی طرف دیکھا۔

سر !اب آپ بتا دیں۔ کوئی تبدیلی درکار ہو تو میں ٹھیک کر دوں اور پھر فائنل کر دوں۔

سرمد نے چونک کر اُسکی طرف دیکھا جو اُسے کچھ کہہ رہی تھی۔

لاسٹ والی دوبارہ سے بتائیں۔ سرمد کا دھیان لاسٹ پینٹنگ پر تھا۔

سر۔۔۔رابیل ایک دفعہ اسے دیکھتی ہے کہ اتنی محنت کر کے گھنٹے کی بول رہی اور ابھی بھی لاسٹ رہتا۔

او کے سر۔

سر یہ تھوڑی شاعرانہ طریقے سے بنائی گئی ہے۔

یہ تھیم ایک ایسے انسانی احساس پر مبنی ہے جو بولتا کم ہے مگر محسوس بہت کرتا۔

یہ پینٹنگ ان لوگوں کے بارے میں ہے جو خاموش رہتے ہیں مگر ان کے اندر ایک پوری دنیا بسی ہوتی ہے۔

ایک لڑکی جو بند آنکھوں کے ساتھ بیٹھی ہوتی ہے اس کے پیچھے شفاف پروں جیسے پرَ ہوتے

جیسے اس کی خاموشی نے اسے پرَ دیے ہوں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آسمان، ستارے بادل یہ خوابوں کی فضا کو ظاہر کرتا نیچے زمین حقیقت کی دنیا، تھوڑی مدھم کچھ ادھوری۔ اور درمیان میں وہ خاموش لڑکی خاموشی کے لیے رابیل نے سفید اور ہلکی راکھ جیسا شیڈ یوز کیا

خوابوں کے لیے سنہری روشنی جیسا رنگ۔

اور پینٹنگ کے ساتھ ایک چھوٹی نظم کا ٹکڑا

"خاموش ہوں، تو کیا ہوا

میرے خواب بولتے ہیں

میرے رنگ اڑتے ہیں

میں وہ ہوں جو کہتی نہیں

مگر سب کہہ جاتی ہوں

کیونکہ میری خاموشی بولتی ہے

میرے جذبات ان سے ملتے ہیں"

سر یہ لاسٹ پینٹنگ ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل آخری پینٹنگ کے بعد سرمد کی رائے سننے کی منتظر تھی۔ سرمد نے نظریں کینوس پر گاڑھیں اور گہری خاموشی کے بعد بولا۔

پینٹنگز اچھی ہیں۔ فلحال کوئی کمی محسوس نہیں ہو رہی۔ اسلیے انہیں ایسے ہی رہنے دیں۔

کل ایگزیبیشن میں باقی دیکھا جائے گا۔

اوکے سر۔ رابیل نے ہلکے سے سر ہلایا۔

سرمد نے کرسی سے اٹھتے ہوئے جانے کے لیے قدم بڑھائے، پھر ایک لمحے کو رکا۔ جیسے کچھ کہنا باقی ہو۔ پلٹا اور سخت لہجے میں بولا۔

"آئندہ میرے سامنے بال کھول کے کبھی مت آنا۔ یا یوں کہہ لیں کہ میں آپ کے کھلے ہوئے بال نہ دیکھوں۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"رابیل کے ہاتھ بے اختیار بالوں کی طرف بڑھے اور اُسنے فوراً انہیں ایک جوڑے میں باندھ لیا۔ کچھ الجھے ہوئے، کچھ بکھرے ہوئے مگر بندھے ہوئے۔"

"اور دوسری بات آپ کا اور میرے درمیان پانچ فٹ کا فاصلہ ہمیشہ برقرار رہے گا۔ میرا اور آپکا درمیانی فاصلہ آپکی پہلی پینٹنگ جتنا ہونا چاہیے۔ سرمد نے پینٹنگ کی طرف اشارہ کیا جو واقعی ہی بہت دور تھی۔"

رابیل نے حیرت سے اسے دیکھا اور لبوں سے بے ساختہ سوال نکلا۔

جی سر؟؟

"اور آخری تیسری بات۔۔ آپ مجھ سے کبھی نظر ملا کر بات نہیں کریں گی۔"

خاموشی ایک بار پھر گہری ہو گئی۔ پھر وہ ہلکا سا سر جھٹک کر بولا۔

مجھے یہ سب دہرانا نہ پڑے۔ اب اگر آپ کو گھر جانا ہے تو جا سکتی ہیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یہ کہہ کر وہ پلٹا اور اندر کی طرف چلا گیا۔

رابیل وہی ساکت کھڑی رہ گئی۔ اور بے ساختہ بڑبڑائی۔

"تو سیدھا سیدھا کیوں نہیں کہہ دیا سر کہ رابیل کل سے ٹوپی والا برقع پہن کے آنا۔"

وہ اپنے آپ سے بات کرتی جا رہی تھی جیسے کوئی بچی منہ بسور کر بڑبڑا رہی ہو۔

"عجیب۔۔۔ مطلب یہ کہ اب میرے بال، میری نظریں حتیٰ کہ میرا وجود بھی ان کی مرضی کا پابند ہو گا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ساری سوچیں جھٹک کر رابیل نے خان بابا کو آواز دی۔

خان بابا!

خان بابا یہ پینٹنگ میرے ساتھ گاڑی میں رکھوا دیں۔

جی بی بی۔

سرمد کمرے میں تنہا تھا خاموشی گہری تھی اور ہوا میں وہ مخصوص مہک باقی نہیں رہی تھی۔ وہ آہستہ قدموں سے اپنے ڈریسنگ کی طرف بڑھا جہاں اسکی پسندیدہ پرفیوم کی قطار سجی تھی۔ شیشے کی خوبصورت بوتلوں پر بیرونِ ملک کے مہنگے برانڈز کے نام چمک رہے تھے۔

"اس نے ایک بوتل اٹھائی کیپ کھولا، خوشبو سونگھی، پھر دوسری۔ تیسری۔ ہر خوشبو قیمتی تھی، عمدہ تھی۔ نرالی تھی مگر وہ خوشبو نہیں تھی۔"

وہ خوشبو جو آج ابھی تھوڑی دیر پہلے اس کے ارد گرد گھومتی رہی تھی۔

Clubb of Quality Content

دروازہ بجا۔

خان بابا کافی لیکر آئے۔

سرمد نے میز پر رکھنے کا اشارہ کیا۔

پھر سرمد نے بے ساختہ خان بابا کی طرف دیکھا جیسے ایک سوال دیر سے پوچھنا چاہتا تھا وہ۔

"خان بابا! یہ میری پرفیوم میں سے خوشبو کیوں نہیں آ رہی۔"

خان بابا رک گئے۔ الجھن سے ایک بوتل کو اٹھایا سونگھ کر سرمد کی طرف دیکھا۔

"صاحب! خوشبو تو آ رہی ہے۔ اور یہ تو وہی ہے جو آپ ہر دفعہ لگاتے ہیں۔"

"لیکن یہ اچھی نہیں ہے پھینک دیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خان بابا چونکے۔

صاحب یہ آپ کی اتنی مہنگی پرفیومز ہیں۔ آپ خاص بیرونِ ملک سے لیکر آئے تھے۔

سرمد نے نگاہیں بوتل سے ہٹائیں اور کچھ پل چپ رہا پھر گہری آواز میں بولا۔

اب پسندیدہ نہیں رہی۔ اب یہ میرے مزاج کے مطابق نہیں ہے۔

پھر سرمد باہر ونڈو کی طرف دیکھ کر بولا۔

میرے سٹائلسٹ سے کہہ دینا کل تک نئی خوشبو بھیجے۔ ایسی ہو جیسے ہلکی پھولوں کی مہک ہو۔ بہت ہلکی۔

جی صاحب میں کہہ دونگا۔

خان بابا چلے گئے۔ سرمد کھڑکی کے پاس کھڑا رہا۔ اندھیرا پھیل چکا تھا۔ لیکن ہوا میں خوشبو ابھی بھی کسی خیال کی طرح تیر رہی تھی۔

سرمد نے رابیل کو کبھی اتنے غور سے نہیں دیکھا تھا۔ لیکن رابیل کی کچھ چیزیں اس کے دل و دماغ پر چھا گئی تھی۔

(******)

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

شام کو گھر واپسی پر رابیل اپنی پینٹنگز کو ایک سائیڈ پر رکھ کر بی جان کے پاس بیٹھے ہوئے بولی۔

بی جان آج تو میں بہت تھک گئی ہوں۔ آپکو پتہ ہے تین پینٹنگز ایک ساتھ بنانا کتنا مشکل کام ہے۔

تو کس نے کہا تھا کہ تم ایک ساتھ ہی بنانے لگ جاو۔ وقفہ لے لے کر بنا لیتی۔

بی جان وقفوں کا تو ٹائم ہی نہیں تھا۔ نہیں تو سرمد سر نے مجھے ہی باتیں سنا سنا مار دینا تھا۔

اچھا دکھاؤ تو سہی کیا بنا کر آئی ہو بی جان اپنے چشمے کو ٹھیک کرتے ہوئے بولیں۔

رابیل نے اپنی ساری پینٹنگز بی جان کے سامنے رکھیں اور خود صوفے پر جا کر بیٹھ گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بی جان نے چشمہ تھوڑا سا اوپر کیا۔ پھر ہر پینٹنگ کو غور سے دیکھنے لگیں۔ کچھ دیر بعد اُن کا ہاتھ آہستگی سے آخری پینٹنگ پر رکا۔ وہ تصویر جس میں رنگ سے زیادہ جذبات تھے۔ ادھورے چہرے۔ بند آنکھیں ارد گرد کا منظر جیسے کوئی اور دنیا ہو۔

رابیل یہ پینٹنگ۔ اس میں کچھ کہانی ہے۔ کیا سوچ کر بنائی تم نے یہ؟؟ بی جان آخری پینٹنگ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولیں۔

بی جان! یہ پینٹنگ میں نے اپنے جیسے لوگوں کے لیے بنائی ہے۔ جو اپنی دنیا میں رہتے ہیں۔ باہر کی دنیا میں ان کو کسی سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ وہ خود سے جڑے ہوتے ہیں۔

رابیل اس پینٹنگ کو اور غور سے دیکھنے لگی اور پھر مدھم آواز میں بولی۔

بی جان میں آپ سے ایک سوال کروں؟؟

بی جان نے نرمی سے اثبات میں سر ہلایا۔

بی جان!

"پتہ نہیں کیوں! لوگوں کی نظریں مجھے سوالیہ نشان لگتی ہیں خود پر، ایسے جیسے وہ میرے بارے میں سوال بھی خود کرتے ہیں اور جواب بھی اپنی مرضی سے بنا لیتے ہیں۔

" میں الگ رہتی ہوں اور مجھے الگ رہنا ہی پسند ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ لمحہ بھر کو رکی اور پینٹنگ کو دیکھتے ہوئے پھر دھیرے سے بولی۔

"میں لوگوں میں گھل مل کر اس بات کے لیے نہیں ہنس سکتی جس کے لیے میرا دل ہی مطمئن نہ ہو۔ میں وہ خوشی نہیں دکھا سکتی جو جھوٹی ہو۔ دکھاوا۔ میں نہیں کر سکتی بی جان۔"

"اس لیے تو میں اکیلی رہتی ہوں۔ کیونکہ یہ دنیا دکھاوا ہے یہاں جو جتنا اچھا دکھاوا کرتا ہے وہی زندگی اچھے سے گزارتا ہے۔"

پھر وہ ایسے بولی جیسے دل کا بوجھ لبوں پر آ گیا ہوں۔

لیکن بی جان!" اگر میں اکیلی رہتی ہوں تو کیا میں غلط ہوں؟ اگر میں الگ ہوں تو کیا یہ گناہ ہے۔؟"

پھر وہ بی جان کا ہاتھ تھام کر آہستہ سے بولی۔

"مجھے نہیں آتا لوگوں سے وہ بات کرنا جو وہ سننا چاہتے ہیں۔ میں تو وہی بات کرتی ہوں جو ٹھیک ہو، درست ہو۔ جو سچ ہو۔

جھوٹی مسکراہٹیں، فریب، چاپلوسی اور جھوٹی باتیں میں کیسے کروں؟؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کبھی لگتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ میں لوگوں کو خوش کرنے میں اپنی آخرت گنوا بیٹھوں۔"

بی جان کے ہاتھ اب بھی رابیل کے ہاتھ میں تھے وہ مسکرا کر نرمی سے بولیں۔

نہیں رابیل تم غلط نہیں ہو!۔۔

یہ لفظ جیسے رابیل کے لیے مرہم بن رہے ہوں۔ بی جان نے اپنی بات جاری رکھی۔

رابیل! تم وہ ہو جو اس شور میں بھی اپنا ضمیر زندہ رکھتی ہو۔ تم وہ ہو جو دکھاوے کے رنگوں سے زیادہ سچ کے کچے مگر خالص رنگ چنتی ہو۔

چاہے پھر اس سچ کے راستے پر تنہائی ہی کیوں نہ ہو۔

رابیل بی جان کو غور سے سن رہی تھی۔

یہ دنیا واقعی ہی عجیب ہے!۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"یہاں تم اگر اُس وقت مسکرانہ سکو جب دل رو رہا ہو، تم اداس ہو تو لوگ کہہ دیتے ہیں کہ تم بات چیت کے ہی قابل نہیں ہو۔

اگر تم سچ کہو تو تمہیں کڑوا کہا جائیگا۔ اگر تم الگ رہو گی، اپنے آپ میں رہو گی تو تمہیں غلط قرار دیا جاتا ہے۔"

مگر تم یاد رکھنا۔

"یہ تو دنیا کا معیار ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تمہارا نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

کمرے میں لمحے بھر کو خاموشی چھا گئی۔

! میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا رابیل

"اکیلا وہ نہیں ہوتا جو کمزور ہو۔۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اکیلا وہ ہوتا ہے جو جھوٹے ہجوم میں گم نہیں ہونا چاہتا۔ کبھی کبھی تنہائی اپنی ذات کے بچاؤ کے لیے بہت ضروری ہوتی ہے۔"

اور تم نے جو سوال کیا وہ تمہارے اندر کی سچائی ہے۔

رابیل کے دل میں جیسے سکون اتر رہا تھا۔ بی جان مسکراتے ہوئے بولیں۔

تم وہ مسکراہٹ نہیں چاہتی جو صرف چہروں پر ہوتی ہے، تم وہ بات نہیں کہتی جو صرف لوگوں کو خوش کرے تم وہ کہتی اور کرتی جو سچ ہو، ٹھیک ہو، دکھاوا نہ ہو۔

تم اکیلی نہیں ہو رابیل!۔۔ تم الگ ہو۔

اور یاد رکھنا!

"الگ ہونا اکثر اصل ہونے کی قیمت ہوتی ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رابیل کی نظریں الجھی ہوئی تھیں،دل میں بے شمار سوالات اور تشویشیں تھیں۔ ہر سوال کا جواب ایک نیا راز کھولتا تھا رابیل پر۔

بی جان! کیا واقعی دنیا میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو صرف دیکھنے کی حد تک نیک، مسکراہٹ والے اور بڑے با اخلاق لگتے ہیں۔

مگر اندر سے وہ زہر بھرے، حسد میں جلے ہوئے اور دل سے سیاہ ہوتے ہیں؟

بی جان نے ہلکا سا سر ہلایا اور پھر گہری سانس لے کر بولیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہاں رابیل!

"ایسے چہروں کی دنیا میں کمی نہیں ہے کچھ لوگ اپنی باتوں سے بہشت دکھاتے ہیں لیکن دل میں جہنم لیے پھرتے ہیں۔"

"ان کی نرمی صرف دنیا کے لیے ہوتی ہے اور اندر سے وہ پتھر جیسے سخت ہوتے ہیں۔"

بی جان پھر میں اکثر سوچتی ہوں جب روزِ محشر کا دن آئے گا۔ جب ہر نفس لرزے گا، اور زبانیں بند ہو جائیں گی اور صرف دلوں کی آوازیں سنائی دی جائیں گی۔

جب پردے ہٹیں گے اور اصلی چہرے سامنے آئیں گے تب ان لوگوں کا کیا ہو گا؟

جو ساری عمر دوسروں کو دھوکہ دیتے رہے صرف دنیا کے دکھاوے کے لیے اچھے بنے رہے۔

کیا انہیں اُس دن اللہ کے قہر سے بچا سکے گا ان کا ظاہر؟؟؟

بی جان اطمینان سے رابیل کی بات سن کر پھر بولیں

نہیں!! رابیل۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اس دن صرف نیتیں بولیں گی۔ عہدے کام آئیں گے نہ کہ ریاکاری،"

"جو دل سے سچا ہو گا، اپنی نیتوں میں صاف ہو گا، وہی کامیاب ہو گا۔"

"جنہوں نے دنیا کے لیے دین بیچ دیا ان کا انجام بہت سخت ہو گا۔"

"اس دن نہ کوئی جھوٹ چلے گا نہ کوئی نقاب۔"

"رب کی عدالت میں صرف حق چلے گا اور حق کے آگے ہر فریب رسوا ہو جائیگا۔"

رابیل کی آنکھوں میں اب بھی بے شمار سوالات موجود تھے۔ مگر بی جان کے لفظوں میں وہ حقیقت تھی وہ سکون تھا جس کو وہ تلاش کر رہی تھی۔

بی جان! بس یہی سوچ کر دل کانپ اٹھتا ہے۔

اللہ ہمیں ان لوگوں میں کبھی شامل نہ کرے جو دنیا میں نیک بننے کا ڈھونگ کرتے ہیں۔ اور آخرت میں خالی ہاتھ کھڑے رہتے ہیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آمین ثم آمین۔

کمرے میں چند لمحے کی چھائی خاموشی سے بی جان کی نظریں رابیل کی پینٹنگ پر ایک دفعہ پھر مرکوز ہو گئیں۔ دیکھو تو ذرا کہاں سے بات نکلی تھی اور کہاں پہنچ گئی۔

پھر بی جان آہستہ سے رابیل کی طرف دیکھ کر بولیں۔

رابیل! واقعی اللہ نے تمہیں بہت سی صلاحتیوں سے نوازا ہے، تمہارا دماغ، تمہارا ہنر۔ تم کیسے یہ سب سوچ کر اس کو مصوری کی شکل دے دیتی ہو۔ تم نے جو یہ سب بنایا ہے وہ صرف ہاتھ کی مہارت ہی نہیں بلکہ دل سے نکلنے والے اظہار بھی ہیں۔ بی جان کی آواز میں رابیل کے لیے بے پناہ محبت تھی۔

رابیل نے ایک نظر بی جان کو دیکھا اور پھر سامنے رکھی پینٹنگز کو غور سے دیکھ کر کہا۔

بی جان! آپکو لگتا واقعی ہی لگتا ہے کہ مجھ میں ہنر ہے۔ مجھے تو ابھی بہت کچھ سیکھنا ہے ابھی میرے ہاتھ میں وہ صفائی نہیں جو میں چاہتی ہوں۔ رابیل ایسے بولی جیسے اُس کو خود پر اور اپنی قابلیت پر شک تھا۔

"رابیل! تمہیں اپنی صلاحتیوں پر شک نہیں کرنا چاہیے۔ جب تک تم خود پر یقین نہیں کرو گی تمہیں کبھی بھی اپنے کام میں وہ سکون اور اطمینان نہیں ملے گا جو تم چاہتی ہو"۔ بی جان کی آواز میں پختگی تھی۔ یہ ذکر ہوا ہی ہے تو میری بات بھی سن لو رابیل،۔

رابیل کی آنکھوں بے یقینی تھی۔ بی جان بولیں۔

"جب کوئی ہمارے کام میں روک ٹوک کرے، یا ہمیں یہ جتانے لگے کہ ہم اس قابل نہیں تو دل اداس ہو جاتا ہے۔"

پتہ ہے ایسا کیوں ہوتا ہے؟؟ بی جان نے رابیل سے سوال کیا۔

کیوں ایسا ہوتا ہے بی جان؟

"ایسا اس لیے ہوتا ہے جب انسان کو اپنی صلاحیت پر شک ہو جائے، جب اسے اپنے وجود پر اعتماد نہ رہے تو وہ دوسروں کی باتیں سچ مان لیتا ہے۔"

"اور وہ باتیں اس کی روشنی کو بجھانے لگتی ہیں۔ لیکن اگر انسان کو خود پر یقین ہو، یہ یقین کہ وہ جو کچھ بھی کرتا ہے دل سے کرتا ہے اور اس میں کچھ سیکھنے کچھ بہتر کرنے کی صلاحیت ہے تو پھر دنیا کی کوئی بات اسے کمزور نہیں کر سکتی۔"

"مسئلہ یہ نہیں ہے کہ تم میں کمی ہے مسئلہ یہ ہے کہ تم نے خود کو دوسروں کے لفظوں میں تولنا شروع کر دیا ہے تم خود اپنی ہی آنکھوں سے خود کو چھوٹا سمجھنے لگی ہو۔ حالانکہ تمہارے اندر روشنی ہے، رنگ ہیں، خواب ہیں بس تم نے گرد پڑنے دی ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"تم قابل ہو اور تم سب کر سکتی ہو لیکن اسکے لیے تمہیں اپنی سوچ کے اندھیرے سے نکلنا پڑے گا خود پر یقین کرنا ہو گا۔"

بی جان نے پھر ایک آخری مشورہ دیا۔

"رابیل! جو دل سے کچھ کرتا ہے وہ دیر سے سہی مگر ضرور اپنے مقصد تک پہنچتا ہے۔ اگر کل کو کوئی باہر والا تمہیں یہی بات کر دے کہ تم میں کمی ہے، ہنر نہیں ہے، تم قابل نہیں ہو۔ تو بتاؤ تم پریشان ہو جاتی نا یہ سب سن کر۔؟؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل نے سر جھکا لیا اور پھر کہا۔

جی بی جان!۔ بی جان نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

لوگوں کی بات سن کر کیوں پریشان ہونا۔ تم ابھی خود بھی تو اپنے لیے ایسے لفظ بول رہی تھی۔ پھر لوگوں کے منہ سے نکلے ہوئے وہی لفظ تمہیں کیوں برے لگیں گے۔؟

رابیل خاموشی سے بی جان کو دیکھتی رہی۔

"یہ سب اس وجہ سے ہے کیونکہ تم خود کو دوسرے لوگوں کی نظروں سے تول رہی۔ ان کے نظریے سے دیکھ رہی۔ جیسے ہی تم خود کو اپنی نظر اور نظریے سے دیکھو گی تب تمہیں سمجھ آئے گی کہ تم واقعی ہی کتنی قابل ہو۔ تم سیکھو، سیکھنے میں کوئی برائی نہیں لیکن اپنی داد کو دل سے تسلیم بھی کرو کہ ہاں میں ہوں قابل۔ پھر ایسے تمہارا حوصلہ بڑھے گا اور تم کبھی خود کو لوگوں کے ترازو میں رکھ کر نہیں تولو گی۔"

"تمہاری سب سے بڑی طاقت تمہارا خود پر یقین کرنا ہے۔"

جی بی جان۔ آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔ میں آئندہ پوری کوشش کرونگی کہ اپنی قابلیت کو شک کی نظر سے دیکھنے کی بجائے اس کو قابلیت کی نظر سے ہی دیکھوں گی۔

شاباش!۔

(******)

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رنگِ جاں

از قلم

ڈاکٹر ملائکہ فرمان

Episode 5

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سورج کی تپش ہر جگہ محسوس ہو رہی تھی اور تیز دھوپ ہر جگہ پھیل چکی تھی۔ بی جان ایک سفید رومال پر نیلے دھاگے سے کڑھائی کر رہی تھیں، ان کی انگلیوں کی جنبش میں برسوں کی مہارت تھی۔ کمرہ خاموش تھا۔ بی جان نے مسکراہٹ سے رابیل کی طرف دیکھا جو اپنی الماری کے پاس کھڑی کپڑوں کو ترتیب دے رہی تھی۔ مگر چہرے پر کوئی رونق نہیں تھی۔

بی جان نے بات چھیڑی، جیسے وہ اس خاموشی کو توڑنا چاہتی ہوں۔

رابیل! تم نے اس دفعہ بڑی عید کی شاپنگ نہیں کرنی کیا؟؟ کچھ ہفتوں بعد عید ہے اور تم نے ایک دفعہ بھی بازار جانے کا ذکر نہیں کیا۔ خیر تو ہے؟۔ پہلے تو تم ضد کر کے خود ہی کہتی تھی کہ بی جان بازار چلیں بہت شاپنگ کرنی ہے عید کی۔

رابیل نے کپڑے الماری سے نکالتے ہوئے دھیرے سے کہا۔

پتہ نہیں بی جان! دل نہیں کرتا اب کچھ بھی کرنے کو، ایسے جیسے سب بجھا بجھا سا لگتا ہے۔ رابیل کے لہجے میں تھکن تھی وہ لمحہ بھر کو خاموش رہی پھر جیسے یادوں کے دروازے خود بخود کھل گئے ہوں۔ وہ بولتی چلی گئی۔

میں خود کل یہی بیٹھ کر سوچ رہی تھی کہ ہر دفعہ میں بابا کے ساتھ عید کی شاپنگ کرنے کے لیے مہینوں پہلے بازار کے لیے نکل جاتی تھی۔ اور بی جان چاند رات پہ میں عریبہ اور بابا باہر جاتے تھے اور بابا ہمیں ہماری پسند کی چوڑیاں اور چیزیں دلوا کر ہی گھر واپس لاتے تھے۔ اور ہمارے چکروں میں بابا ماما کی چیزیں لانا ہمیشہ بھول جاتے تھے اور پھر واپس جاتے تھے۔ اور اب عید صرف چند ہفتے دور ہے اور میں نے کوئی تیاری نہیں کی۔

ابھی رات کی ایگزیبشن کے لیے بھی پتہ نہیں میں کس منہ سے جا رہی ہوں۔ میرا دل بلکل بھی نہیں کر رہا جانے کو۔

بی جان کے ہاتھ ابھی بھی رومال پر کڑھائی کرتے ہوئے حرکت میں تھے۔ اور پھر وہ آہستہ سے بولیں۔

تو تم نے اپنے دل کو خود ہی قید کر لیا ہے رابیل!۔ ابھی بھی سب کچھ ویسا ہی ہے جیسے پہلے تھا۔ بس تمہاری سوچ بدل گئی ہے۔ تمہارے خیالات نے تمہیں سنجیدگی کا اسیر بنا دیا ہے۔

رابیل دھیرے سے بولی۔

بی جان ایسا نہیں ہے کہ میں خوش نہیں ہوں زندگی سے۔ میں خوش ہوں، میرے ارد گرد بھی سب ٹھیک ہے لیکن پتہ نہیں کیوں پہلے جیسے خوشی نہیں ہوتی اب کسی چیز، کو یہ تہوار کو دیکھ کر۔ خوش ہوں تو دل سے خوش نہیں ہوتی، باہر جاؤں بھی تو تھوڑی دیر ٹھیک رہوں گی پھر دل کریگا میں گھر واپس آجاؤں پتہ نہیں ایسا کیوں ہو گیا ہے۔

ادھر میرے پاس آؤ رابیل! بی جان نے ہاتھ کے اشارے سے رابیل کو اپنے پاس بلایا۔

رابیل آہستہ سے آ کر بی جان کے پاس بیٹھ گئی۔ بی جان نے بات شروع کی۔ اُن کی آواز میں زندگی کا خلاصہ چھپا ہوا تھا۔ ان کا تجربہ بول رہا تھا۔

میری بچی رابیل!

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"انسان کے رویوں کے بھی مراحل ہوتے ہیں۔

شروع میں ہم اپنے جذبات کو دوسروں پر تھوپنے لگتے ہیں

خودسری، ضد، بدتمیزی اور زبان کی سختی سے اپنی بات منوانے کی

کوشش کرتے ہیں۔ غصہ ہر بات کا جواب بن جاتا ہے۔

ہم چیختے ہیں، چلاتے ہیں، اپنے آپ کو منوانا چاہتے ہیں، جیسے دنیا ہماری

مرضی سے چلے۔"

پھر بی جان نے گہری سانس لی اور رابیل کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

"پھر ایک وقت آتا ہے، جب اندر کی آواز خاموش ہو جاتی ہے۔"

"ہر چیخ، ہر خفگی، ہر ضد، ہر بحث ختم ہو جاتی ہے اور وہ خاموشی میں

بدل جاتی ہے۔"

"یہ خاموشی وقتی نہیں ہوتی، یہ وہ مقام ہوتا ہے جہاں انسان مکمل طور

پر اندر سے ٹوٹ چکا ہوتا ہے۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"پھر دل خود بخود سمجھوتا کرنا سیکھ لیتا ہے،عاجزی آتی ہے۔اور رحم دلی دل میں جگہ بنا لیتی ہے۔"

"انسان سیکھتا ہے کہ اب کسی سے کچھ کہنا،جیتنا،منوانا ضروری نہیں رہا۔"

"وہ جینا سیکھ جاتا ہے۔لیکن اب وہ اپنے لیے نہیں جیتا،بس ان کے لیے جیتا ہے جو اس سے جڑے دل کے قریبی رشتے ہوتے ہیں۔"

"پہلے ہم صرف خوابوں میں گھر بناتے ہیں۔خیالوں کی دنیا بساتے ہیں۔اور اسے حقیقت مان بیٹھتے ہیں۔"

"لیکن جب حقیقت سامنے آتی ہے تو سارا غرور،ساری ضد،ساری انا خاموش ہو جاتی ہے،وہ سب خواب ٹوٹ جاتے ہیں۔"

اور بیٹا

جو اس خاموشی کے مقام تک پہنچ جاتا ہے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

وہ پھر کبھی پہلے جیسا نہیں رہتا۔اس کے اندر سکون تو آجاتا ہے

لیکن وہ چمک وہ معصومیت وہ جوش کبھی واپس نہیں آتا۔

بی جان کے لہجے میں درد بھی تھا اور دعا بھی۔

اور میں چاہتی ہوں تم وہاں تک نہ پہنچو،جہاں خود کو پا لینے میں خود کو کھو دینا پڑے۔خود کو کھونے میں انسان کا سب سے بڑا خسارہ انسان خود ہوتا ہے میری بچی۔

اور میں تمہاری چمک کو ماند پڑتا نہیں دیکھ سکتی،تم مجھے ہر وقت ہستی کھل کھلاتی ہی اچھی لگتی ہو۔خوشیاں خود نہیں آتی رابیل۔کبھی کبھی انہیں اپنے دل کے اندر سے واپس بلانا پڑتا ہے۔

رابیل نے مسکرا کر بی جان کو دیکھا اور بولی۔

بی جان آپ میرے دل کی بات کیسے جان لیتی ہیں۔میں اس کیفیت میں پتہ نہیں کب سے ہوں اور مجھے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ میرے ساتھ ایسا کیوں ہو رہا اور آپ نے کتنے اچھے طریقے سے میرے دل کی بات کو بیان کر دیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بی جان نے نرمی سے رابیل کے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔

بی جان میری زندگی میں اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جو بن مانگے کرم،احسان اور جو نعمت دی ہے وہ آپ ہیں۔ میں آپ کے بغیر کچھ بھی نہیں ہوں بی جان۔ آپ میری زندگی کی سب سے بڑی خیر خواہ ہیں۔

بی جان کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ آئی۔انہوں نے سوئی دھاگہ میز پر رکھا اور رابیل کو تنگ کرتے ہوئے بولیں۔

اور جو تمہارے ماں باپ ہیں ان کا کیا۔

رابیل نے ہنستے ہوئے فوراً جواب دیا

بی جان ماں باپ تو پھر ماں باپ ہوتے ہیں۔ان کی جگہ تو کوئی نہیں لے سکتا۔ان کی جگہ بھی میرے دل میں بہت ہے بہت مقام ہے انکا میرے دل میں۔ لیکن آپ کا مقام سب سے الگ ہے۔ آپ میری زندگی میں دل کا وہ گوشہ ہیں جہاں صرف سکون رہتا ہے۔

بی جان نے مصنوعی سنجیدگی سے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اچھا اگر میری تعریف ہو گئی ہو تو میں یاد کروادوں کہ تم نے ایگزیبشن پر بھی جانا ہے۔

بی جان آپ ایسا باتوں میں الجھاتی ہیں کہ انسان بھول ہی جاتا کہ وہ کر کیا رہا تھا۔ رابیل وہاں سے اٹھ کر الماری کی طرف بڑھی۔ اور اپنے کپڑے نکالنے لگی۔

(*****)

ڈائنگ ایریا میں ایک سنجیدہ سا ماحول تھا۔ بڑے سائز کے شیشے سے دھوپ اندر آ رہی تھی اور سامنے دیوار پر جدید فن پارے آویزاں تھے۔ سرمد صوفے پر بیٹھا تھا۔ سنجیدگی سے ایک میٹنگ نوٹس پڑھتا ہوا۔ اُس کے سامنے صائم کھڑا تھا دھیان سے سب ہدایات سن رہا تھا۔

سرمد نے نظریں فائل سے ہٹائے بغیر کہا۔

صائم شام کی ایگزیبشن میں کوئی کمی نہیں رہنی چاہیے۔ اور ہمارے فارن کلائنٹس اور گیسٹ اگلے چند دن ہمارے ساتھ رہیں گے۔ اِن کے لیے تمام انتظامات پرفیکٹ ہونے چاہیں۔ نہ کوئی شکایت اور نہ کوئی غلطی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اوکے سر۔صائم نے فوراً جواب دیا۔

سرمد نے فائل بند کی میز پر رکھی اور صائم کی طرف دیکھا۔

اور شام سات بجے سب آرٹ گیلری پہنچ جائیں۔کوئی بھی لیٹ نہ ہو۔خاص طور وہ پینٹرز جن کی پینٹنگز اس بار شامل ہیں۔

صائم کچھ الجھ کر بولا۔

لیکن سر!رابیل کے علاوہ باقی کسی کی پینٹنگ ایگزیبشن کے لیے نہیں ہے۔تو کیا یہ ایگزیبشن صرف اُن کے لیے ہو رہی ہے؟

یہ بات آرٹ گیلری جا کر خود بخود پتہ چل جائے گی۔تم بس مینجمنٹ کو اچھے سے دیکھو کوئی کمی نہیں ہونی چاہیے۔

جی سر۔صائم نے سر ہلایا۔

سرمد نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائی اور کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور ہاں میڈیا آ رہی ہے۔ خاص طور پر اس بات کا دھیان رکھا جائے کہ مس رابیل کا چہرہ کسی بھی تصویر یا فوٹیج میں ظاہر نہ ہو۔ ان کے ساتھ ہمارا یہ کنٹریکٹ ہوا تھا۔ میڈیا کی ہر ٹیم کو یہ بریف کر دو۔

میڈیا سب اچھے سے کیپچر کرے ہر چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی اچھے سے نیوز میں آنی چاہیے اور ہر بار کی طرح اس بار بھی ہم ہی ہر چینل ہر نیوز اور پورے بزنس ورلڈ میں نمبر ون پہ ہونے چاہیے۔

جی سر۔ میں ساری باتوں کا خاص خیال رکھوں گا۔ ہر لمحہ کی ریکارڈنگ ہو گی۔ مگر مس رابیل کی پرائیویسی کا مکمل خیال رکھا جائے گا۔

ٹھیک ہے اب تم جاؤ اور شام کو ٹائم پر آرٹ گیلری آجانا۔

سرمد ڈائننگ ایریا سے اٹھ کر باہر آیا اور خان بابا کو آواز دی۔

خان بابا کافی میرے کمرے میں لے آئیں اور میرے کپڑے بھی نکال کر باہر رکھ دیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

(*******)

رابیل نے جو ڈریس آج پہنا تھا وہ بیج کلر میں تھا۔ قمیض کا کپڑا لگژری سلک کا تھا نرم ہلکا پلکا،اس پر آرگنزا فیبرک سے نفیس کڑھائی کی گئی تھی۔دامن،بازوں اور گلے پر باریک لیس اور آرگنزا امبرائیڈری ہوئی تھی۔

آستینوں کے کنارے جالی دار پھولوں والے ڈیزائن سے مزین تھے جو لباس کی نزاکت اور نفاست کو مزید بڑھا رہے تھے۔ قمیض کے دامن پر بھی باریک کڑھائی والا لیس لگا تھا۔پاجانے پر بھی نیچے کنارے پر ہلکا آرگنزا کی کڑھائی کا کام ہوا تھا۔دوپٹہ ہم رنگ آرگنزا کا تھا۔شفاف اور نہایت پرکشش جو لباس کو ایک مکمل اور نفیس انداز دے رہا تھا۔

بالوں کو کھلا چھوڑ کر رابیل ان کو ہیئر کلپ لگایا تھا۔اور ہلکا سا میک اپ کیا۔

"بی جان زیادہ اُور تو نہیں لگ رہی میں؟؟رابیل نے بی جان سے پوچھا۔"

"نہیں بلکل بھی نہیں۔بلکل کھلے گلاب کی طرح لگ رہی ہو۔بی جان نے مسکرا کر کہا۔"

"بی جان آپ میری ٹانگ کھینچ رہی ہیں؟؟؟؟"

"نہیں رابیل میں سچ کہہ رہی کہ تم بہت پیاری لگ رہی ہو۔"

اچھا آپ کہتی تو میں مان لیتی۔ بی جان کیا میں اب مکمل تیار ہوں؟؟ جایا جا سکتا ہے؟

ہاں بلکل مکمل تیار ہو۔ بی جان نرمی سے بولیں۔

چلیں پھر دعائیں پڑھ کر رخصت کریں مجھے۔ رابیل نے سر جھکایا بی جان نے اس ہر

دعائیں پڑھ کر پھونکی اور رابیل آرٹ ہاوس کے لیے روانہ ہو گئی۔

آرٹ ہاوس پہنچ کر رابیل نے اپنے ڈرائیور سے کہا۔

یہ میری پینٹنگز اندر لے آئیں۔

تبھی سامنے سے آتا ہوا صائم نظر آیا۔ رابیل نے صائم کو آواز دی۔

صائم!!

جی رابیل؟!!

یہ پینٹنگز اندر رکھوانے میں مدد کر دو۔ مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ کہ انہیں رکھنا کہاں ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ہاں چلیں میں رکھوا دیتا ہوں آپکی پینٹنگز۔

صائم نے پینٹنگز اٹھائیں اور اندر لے گیا۔ رابیل نے پورے ہال کا جائزہ لیا جہاں تھوڑی دیر میں ایگزیبشن شروع ہونے والی تھی۔

تبھی سر مدہال میں داخل ہوا۔ اور مائیک سنبھالتے ہوئے ویلکم سپیچ دی۔

گڈ ایوننگ ایوری ون!

"سب سے پہلے میں آپ سب کو آج کی اس خوبصورت پینٹنگ ایگزیبیشن میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ یہ ہمارے لیے باعثِ فخر ہے کہ ہماری آرٹ گیلری نے ایک ایسا موقع فراہم کیا جہاں فنکاروں کو اپنی تخلیقی صلاحیتیں پیش کرنے کا پلیٹ فارم ملا۔ فن ایک ایسی زبان ہے جو بغیر الفاظ کے دلوں کو چھو جاتی ہے اور آج کی یہ ایگزیبشن اس بات کا ثبوت ہے کہ ہمارے ملک میں کتنا زرخیز ٹیلنٹ موجود ہے ہر تصویر ایک کہانی سناتی ہے ہر رنگ ایک جزبے کو ظاہر کرتا ہے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میں خاص طور پر ان تمام فنکاروں کو شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اپنی خوبصورت اور معیاری پینٹنگز کے ذریعے اس ایگزیبشن میں چار چاند لگانے کے لیے اس میں شرکت کی۔ اور خاص طور پر ہمارے فارن گیسٹ اور کلائنٹس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ہماری دعوت قبول کی اور ہماری اس تقریب کو اپنی موجودگی سے باعثِ عزت بنایا۔"

your presence here Today adds immense value to this event and reflects the shared appreciation for art beyond borders.We warmly welcom you to Pakistan and to this celebration of creativity once again ,a warm welcom to all of you.THANK YOU.

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل نے جب ہال پر نظر دوڑائی تو تقریباً ہر طرف اُسکی ہی پینٹنگز آویزاں تھیں۔ کچھ نئی جو اس نے ان دنوں بنائیں تھیں۔ اور باقی وہ جو سرمد نے ایگزیبشن میں سلیکیٹ کی تھیں۔ کل ملا کر گیارہ پینٹنگز تھیں۔

کیا یہ ایگزیبشن صرف میری پینٹنگ کے لیے ہے؟؟؟ رابیل اپنی پینٹنگز دیکھ کر بولی۔

میرے علاوہ اور کسی کی پینٹنگ کیوں نہیں ہے یہاں۔ رابیل نے خود سے سوال کیا۔

سرمد نے اطراف میں نظر دوڑائیں۔ ایگزیبشن عروج پر تھی۔ اچانک سرمد کی نگاہ رابیل پر پڑی جو ہال کے ایک کونے میں کھڑی تھی۔

صائم!! مس رابیل کو بلا کر لاو۔ وہ آ کر اپنی پینٹنگز خود گیسٹ کو ریپریزینٹ کرے۔

او کے سر۔

صائم رابیل کے پاس گیا۔

رابیل آپ کو سر بلا رہے ہیں۔ گیسٹ کو آپ سے ملوانا ہیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رابیل نے ایک لمبی سانس لی اور پینٹنگز کو دیکھتے ہوئے صائم کے ساتھ چل پڑی۔

سرمد نے رابیل کو سب گیسٹ سے اچھے سے انٹروڈیوس کروایا۔

Meet our artist MIS RABAIL HORAIN MALIK.

Proudly present ing her as the artist behind all the displayed paintings.

Each artwork is her own creation,reflecting her unique talent and creativity.Every piece stand out with one more impressive than the other, capturing the attention of everyone who sees them.

رابیل دھیمے انداز میں مسکرا کر سب سے ملی۔

Good evening! Miss Rabail.your painting looks very impressive at first glance.i'm sure once you

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

explain it further we'll get to understand the theme behind it more clearly.

رابیل انٹروڈکشن کے بعد سب کو بہت اچھے سے اپنی پینٹنگز کی وضاحت کرنے لگی۔ ہر تصویر کے پیچھے ایک جذبہ،ایک خیال ایک کہانی تھی۔ جو وہ انگریزی میں نرم لیکن پر اعتماد لہجے میں بیان کر رہی تھی۔ گیسٹ بار بار رابیل کی تعریف کر رہے تھے۔

انٹروڈکشن کے بعد سرمد مہمانوں کو لیکر ایک جانب ڈنر ٹیبل کی طرف بڑھ گیا۔ان سب کے لیے آرٹ گیلری کی سب سے سکون والی جگہ پر کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔

اور رابیل اپنی پینٹنگز کے پاس وہی کھڑی رہی تھی خاموشی سے اپنی ہی پینٹنگز کو دیکھ رہی تھی۔

صائم دور سے رابیل کو کھڑے دیکھ کر اس کے پاس آیا۔

"رابیل کھانا نہیں کھانا کیا؟؟صائم نے نرمی سے پوچھا۔"

رابیل نے ہال کے دوسری طرف موجود میڈیا ٹیم کی طرف اشارہ کیا، جو اب بھی کیمرے سنبھالے تصویریں اور ویڈیوز بنا رہے تھے۔

"میڈیا یہی گھوم رہی ہے ان کا کام ختم ہو گا تو میں جاؤنگی نا۔"

"یہ ادھر ہی ہیں جب تک یہ ایونٹ ختم نہیں ہونا۔ انہوں نے ہر چیز کو اچھے سے کیپچر کرنا ہے۔

اور میرا فیس؟؟؟ رابیل نے سنجیدگی سے کہا۔"

"اس کی ٹینشن نہ لے سر نے خاص ہدایات دی ہیں کہ صرف آپکی پینٹنگز شو ہونگی، آپکا چہرہ نہیں۔ آخر کار سر اتنے بھی برے نہیں ہیں کہ وہ وعدے سے پھر جائیں۔"

"ہاں وہ اتنے برے نہیں بلکہ بہت برے ہیں۔ رابیل مسکراتے ہوئے بولی۔"

صائم بھی ہنس پڑا۔

چلو آجاؤ سب مل کر کھانا کھاتے ہیں۔

ہاں چلو چلتے ہیں۔ رابیل اتنا کہہ کر صائم کے ساتھ چلی گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

دوسری طرف سرمد اپنے گیسٹ اور کلائنٹس کے ساتھ موجود تھا۔ وہ نہ صرف ان کی چیزوں کا خیال رکھ رہا تھا بلکہ ہر ممکن کوشش بھی کر رہا تھا کہ مہمانوں کو کوئی کمی محسوس نہ ہو۔

Sarmad! today's exhibition was absolutely outstanding.Your artist Miss Rabail is incredibly talented.Her paintings and the themes behind them are truly remarkable.it's mind blowing to see such talent at such a young age,we were very impressed by her and her work.if you'd like we can meet for dinner tomorrow, and miss Rabail is welcome to join as well. it could be a great step forrward for our future projects.

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد کچھ دیر سوچتا ہے اور پھر جواب دیتا ہے۔

Sure,i'll talk to Miss Rabail and let you know the final decision soon. Don't worry,everything is going well۔

ایگزیبشن اپنے اختتام کو پہنچ چکی تھی۔ آہستہ آہستہ سب رخصت ہو رہے تھے۔ روشنیوں کی چمک مدھم ہو چکی تھی۔ اب ہال میں صرف چند گنے چنے لوگ ہی موجود تھے۔

سرمد گیسٹ کو الوداع کہنے کے بعد ہال میں آیا۔ جہاں رابیل ایک طرف کھڑی تھی۔

سرمد کی نظر اس پر پڑی تو وہ سیدھے قدم بڑھاتا اُسکے قریب آیا اور بولا

"مس کلمبیل میرے کیبن میں آئیں۔ رابیل نے سرمد کی طرف دیکھا اور کچھ کہے بغیر اس کے ساتھ چل دی۔"

"اگر رابیل بول دیں گے تو کونسا زبان تھک جانی تھی۔ وہ دل ہی دل میں بڑبڑائی"

جب گیسٹ کے سامنے رابیل کہہ رہے تھے مجھے لگا اب ایسے ہی بلائیں گے۔ مجھے کیا پتہ کہ رسی جل گئی پر بل نہیں گیا وہ حساب ہے سر کا۔

سرمد کیبن میں آتے ہی اپنی کرسی پر بیٹھ جاتا۔

آج کی ایگزیبشن بہت بہترین تھی۔ فارن کلائنٹس اور گیسٹ بھی کافی متاثر ہوئے تھے۔

رابیل خاموشی سے سرمد کی بات سن رہی تھی۔

"ہمارے فارن گیسٹ کل ڈنر کرنا چاہتے ہیں۔"

"تو ان کے ڈنر سے میرا کیا لینا دینا؟ رابیل نے منہ بنایا اور دھیمی آواز میں کہا"

"وہ چاہتے ہیں کہ ہم ڈنر کریں جس میں آپ بھی موجود ہوں۔ سرمد نے اُسکی طرف دیکھ کر کہا۔

میں؟؟؟ رابیل نے حیرت سے خود کی طرف دیکھ کر اشارہ کیا۔"

"میرے اور آپ کے علاوہ کوئی تیسرا نظر آرہا آپکو اس کیبن میں؟ سرمد نے طنز کیا۔"

"نہیں۔"

"تو ظاہری سی بات ہے میں آپ کو ہی کہہ رہا۔"

"لیکن سر شائد میں نہ آسکوں۔ رابیل نے جلدی سے کوئی بہانہ بنانے کی کوشش کی۔"

"میں نے آپ سے پوچھا؟؟ سرمد نے سخت لہجے میں کہا۔"

"نہیں"۔ رابیل معصومیت سے بولی۔

"تو پھر؟؟؟؟ سرمد اس کو دیکھ کر بولا"

"سر لیکن۔۔۔"

"کل شام سات بجے آپ بھیجی گئی لوکیشن پر آجانا۔ سرمد نے حکم دیا۔"

رابیل نے جلدی سے کوئی بہانہ سوچا، مگر سرمد کے چہرے کی سنجیدگی نے اسے مزید الجھا دیا۔

رابیل نے جھوٹ گھڑتے ہوئے کہا

سر، کل تو سنڈے ہے۔۔۔ اور سنڈے کو ڈرائیور نہیں آتا۔ اس لیے میں نہیں آسکتی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اس لیے مائنڈ بنا لے آپ۔" میرا ڈرائیور پک اور ڈراپ کر دے گا۔

"سرمد نے بغیر سوچے جواب دیا،

رابیل نے لب کاٹتے ہوئے دوسرا بہانہ تراشا۔

سر، بی جان کو کل ہسپتال لے جانا ہے۔ اُن کی اپائنٹمنٹ ہے۔

"میں منڈے کو اُن کی سپیشل اپائنٹمنٹ لے دوں گا۔"

رابیل کے چہرے پر جھنجھلاہٹ کے آثار ابھر آئے۔

سرمد کے انداز سے لگ رہا تھا جیسے وہ اس کے سارے جھوٹ پہلے ہی بھانپ چکا ہو۔

رابیل نے ایک آخری کوشش کرتے ہوئے کہا،

"سر، کل ہماری ہیلپر نہیں آئے گی۔ بی جان کے کھانے کا انتظام مجھے ہی کرنا ہو گا۔"

"ایک دن کے لیے میں اپنا کک آپ کے گھر بھیج دوں گا۔"

اب رابیل کے پاس کوئی راستہ نہیں بچا تھا۔ چند لمحے وہ خاموش رہی، پھر دھیرے سے بولی،

"سر۔۔!اس کے علاوہ کوئی اور آپشن نہیں؟ کیا میرا آنا ضروری ہے؟"رابیل نے مدھم لہجے میں کہا،

سرمد نے آہستگی سے اپنی کرسی چھوڑی،قدم بہ قدم چلتا اس کے قریب آ گیا۔ کمرے کی خاموشی میں اس کے جوتوں کی ہلکی چاپ سنائی دے رہی تھی۔

وہ ذرا جھک کر رابیل کے چہرے کے قریب آیا۔

سرمد نے نرم مگر گہری آواز میں کہا،

"اگر کوئی اور آپشن ہوتا بھی۔،تو تب بھی آپ کو میرے ساتھ ڈنر پر چلنا ہی تھا۔

رابیل کا دل ایک دم زور سے دھڑکا۔ چہرہ سرخ ہو گیا،نظریں جھک گئیں۔

"جی سر!!..؟"رابیل نے ہڑبڑاتے ہوئے کہا،

"کل شام سات بجے۔تیار رہنا۔"

یہ کہہ کر وہ مڑ گیا۔

رابیل نے ہلکی سی سانس بھری،اور آہستہ سے بولی،

"اب میں جاؤں، سر؟"

"جی، آپ جا سکتی ہیں۔"

رابیل نے نظریں نیچے رکھتے ہوئے تیزی سے قدم بڑھائے اور کیبن سے نکل گئی۔

سرمد نے اُسے جاتے دیکھا، اور اس کے لبوں پر ایک ہلکی سی مسکراہٹ تیر گئی۔

یہ کہہ کر وہ بھی کرسی سے اٹھا اور آہستہ آہستہ کیبن سے باہر نکل گیا۔

(******)

سرمد جیسے ہی گھر پہنچا اُسکا بدن جیسے تھکاوٹ سے بوجھل تھا۔ اپنے کمرے میں آتے ہی اُس نے دروازہ بند کیا اور آہستہ سے واشروم میں چینج کرنے چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ آرام دہ کپڑے پہن کر واش روم سے نکلا۔ اور خاموشی سے بستر پر لیٹ گیا۔ سرمد نے آنکھیں بند کیں ہی تھی کہ اچانک فون بجنے لگا۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر فون اٹھایا۔ اسکرن پر ایک نام چمک رہا تھا، وہی نام جسے دیکھ کر دل کی دھڑکن ہمیشہ بے ترتیب ہو جاتی تھی۔

"ہیلو!! سرمد کی آواز میں حیرت اور بے چینی دونوں شامل تھے۔"

دوسری طرف سے ڈوبی ہوئی نسوانی آواز آئی

"کل میں پاکستان آجاؤنگی۔ سرمد۔۔اب میں ایک دن بھی یہاں نہیں رک سکتی۔ اور نہ ہی تمہاری کوئی بات مانوں گی۔"

سرمد نے گہری سانس لی۔

"لیکن میں نے آپکو منع کیا تھا۔ اُسکی آواز میں تھکن تھی مگر لہجے میں سنجیدگی چھپی ہوئی تھی جو الفاظ سے زیادہ بھاری محسوس ہو رہی تھی۔"

"میں نے بہت انتظار کیا ہے۔ سرمد، مزید میں انتظار نہیں کر سکتی۔ کل مجھے ائیر پورٹ سے لینے آجانا۔ اگر نہیں آسکتے تو بتادینا میں خود آجاونگی۔"

سرمد نے آنکھیں بند کیں جیسے دل کی دھڑکن کو سننے کی کوشش کر رہا ہو۔

"میرے ہوتے ہوئے آپ خود کیوں آئیں گی؟؟ میں خود آوں گا آپ کو لینے۔"

دوسری طرف چند لمحے خاموشی چھائی رہی۔ پھر نرم سی آواز آئی۔

"تو پھر ٹھیک ہے کل ملاقات ہوتی ہے۔ خدا حافظ"

اللہ حافظ، فون بند ہوا مگر الفاظ جیسے ابھی بھی کمرے کی خاموش فضا میں لرز رہے تھے۔

سرمد نے فون ایک طرف رکھا اور گہری سانس لی اور آنکھیں بند کر لیں۔ اچانک ماضی کے دریچے اس کے سامنے کھل گئے۔ چہرے آوازیں، ادھورے وعدے، ٹوٹے خواب سب جیسے ایک ساتھ لوٹ آئے ہوں۔

"پلیز ایسا مت کریں۔ پلیز۔۔۔ ہم کہاں جائیں گے۔ وہی آواز، وہی لہجہ جیسے وقت نے قید کر رکھا ہو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد نے جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں اور پیشانی پر پسینے کے قطرے چمک رہے تھے۔ کچھ لمحے وہ یونہی بیٹھا رہا اور پھر آہستہ سے بستر سے اٹھا۔ کمرے سے باہر نکلا تو لاونج کی روشنی ابھی بھی جل رہی تھی۔ کچن کے پاس سے گزرتے ہوئے اُسنے خان بابا کو دیکھا جو اپنے کوارٹر کی طرف جا رہے تھے۔

"خان بابا!! سرمد کی آواز پر وہ رک گئے۔"

"جی صاحب! خان بابا نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔"

سرمد چند لمحے چپ رہا اور پھر بولا۔

میرے کمرے کے ساتھ والا کمرہ کل صبح صاف کروا دینا۔ کل شام کو فلائٹ ہے اُن کی۔ وہ پاکستان آ رہی ہیں۔

خان بابا کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

جی صاحب! آپ بے فکر رہیں۔ صبح سب سے پہلے میں یہی کام کرونگا۔

اب آپ آرام کریں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

خان بابا مسکراتے ہوئے کوارٹر کی طرف بڑھ گئے۔ سرمد کچھ دیر وہی کھڑا رہا۔ اس کے دل میں ایک عجیب سا طوفان اٹھ رہا تھا۔

(******)

رابیل آہستہ سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔ اُس کے چہرے پر تھکن کے باوجود ایک عجیب سا اطمینان تھا، جیسے کئی دنوں کا بوجھ کندھوں سے اتر گیا ہو۔

بی جان قرآن پاک پڑھ کر چہرے پر پاتھ پھیر رہی تھیں۔ رابیل فوراً اندر آئی۔

میری پیاری بی جان۔ شکر الحمد اللہ آج سب بہت اچھے سے ہو گیا۔

بی جان کے سامنے بیٹھتے ہوئے وہ بے ساختہ بول اٹھی۔

بی جان!!۔ ایسے جیسے پتہ نہیں میرے کندھوں پر کونسا بوجھ تھا جو اتر گیا۔ آج میں سکون سے سو سکوں گی۔ آج میں آزاد ہوں۔

بی جان نے زرا چونک کر پوچھا۔

کیوں؟؟ کہیں تم نے جاب تو نہیں چھوڑ دی؟؟ بی جان اُس کے چہرے پر اطمینان دیکھ کر بولیں۔

رابیل طنزاً مسکرائی۔

نہیں بی جان!! سر مدسر چھوڑنے ہی نہ دیں دے مجھے جاب۔

بی جان کے چہرے پر اطمینان بھرا تبسم آ گیا۔

تو پھر اتنا اطمینان کس چیز کا ہے؟؟؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رابیل نے گہری سانس لی اور بولی۔

بی جان پینٹنگ کا بوجھ اتر گیا ہے۔اب نہ روز مجھے تین تین پینٹنگز بنانی پڑنی ایک دن میں،اور نہ ہی یہ ڈر کے اگر پینٹنگ پسند نہ آئی تو دوبارہ بنانی پڑے گی۔اب آرٹ ہاؤس کے اگلے ایونٹ ہونے تک میں آرام سے ایک ایک پینٹنگ بناؤں گی۔سکون سے۔

بی جان نے مسکرا کر کہا۔

اچھا۔۔تو ایسے کہو نہ۔میں سمجھی پتہ نہیں کہیں جاب چھوڑ آئی اسلیے سکون میں ہے۔

بی جان ایک مسئلہ ہو میری زندگی میں تو بتاؤں نہ آپکو۔میں جتنا کسی چیز سے بھاگنے کی کوشش کرتی ہوں،وہ اتنا ہی میرے سامنے آجاتی ہے۔دیکھیں نا میں جتنا ہجوم سے بھاگتی تھی،مجھے اتنا ہی ہجوم کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے اب۔

وہ کچھ لمحے رکی اور پھر بولی۔

اب جو آج فارن گیسٹ آئے تھے ان کے ساتھ ڈنر ہے۔اب کل وہاں بھی جانا ہے۔

بی جان نے پاس پڑے چائے کا کپ اٹھایا اور بولیں۔اچھا تو کل بھی جانا ہے۔؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جی بی جان!!اور میں نے نہ جانے کے لیے اتنے بہانے کیے کہ میرا ڈرائیور سنڈے کو نہیں آتا،دوسرا یہ کہ ہیلر بھی نہیں ہو گی۔آپ کو سپتال بھی لیکر جانا۔

ہائے رابیل!!اپنے بہانوں میں تم نے مجھے ہسپتال بھی پہنچا دیا۔بی جان نے چائے پیتے ہوئے مصنوعی حیرت سے کہا۔

بی جان تو کونسا مجھے فائدہ ہو گیا۔اپنے جال میں،میں خود ہی پھنس گئی۔وہ روہانسی ہوئی۔

وہ کیسے؟؟؟بی جان نے دلچسپی لیکر پوچھا۔

سرمد سر کا ڈرائیور پک اور ڈراپ کریگا۔

بی جان ہنس پریں،اتنی کھل کر کہ ان کی آنکھوں کے کناروں پر ہنسی کی لکیریں ابھر آئیں۔چائے کا کپ انہوں نے واپس میز پر رکھ دیا۔

بی جان۔۔۔آپ ہنس رہی ہیں۔مجھے تو خود پر ترس آرہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں اس لیے ہنس رہی ہوں کہ تمہیں بھی کوئی سہی ٹکر کا ملا ہے تمہارے جیسا۔ جو تمہارے سارے بہانے اور چالیں سمجھنے لگ گیا۔

بی جان میں تو اُن کے آگے کچھ بھی نہیں، وہ تو میرے سے بھی زیادہ دس ہاتھ آگے ہیں حکم چلانے اور ضد میں۔ رابیل نے سنجیدگی سے کہا۔

اچھا۔۔

جی بی جان!!

چلو اب اٹھو۔ فریش ہو جاؤ پھر آرام کر لو۔ یا پھر پوری رات تم نے مجھے اپنی بے وقوفی کے قصے سنانے ہیں۔ بی جان نے پیار بھری نظروں سے رابیل کو دیکھ کر کہا۔

جی بی جان۔ رابیل ہلکی مسکراہٹ کے ساتھ اٹھ گئی۔

(*******)

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

فجر کی نماز کے بعد کمرے میں ایک سکون طاری تھا۔ ہلکی روشنی کھڑکی سے اندر آ رہی تھی۔ بی جان چادر اوڑھے، جائے نماز پر بیٹھی قرآن پاک کی تلاوت کر رہی تھیں۔ اُن کی آواز میں ٹھہراو اور دل کو چھو لینے والا سکون تھا۔

رابیل بھی پاس بیٹھی قرآن کی تلاوت کر رہی تھی، لیکن الفاظ پڑھتے ہوئے اُس کا ذہن کہیں اور اُلجھا ہوا تھا۔ دل کے اندر کچھ تھا، کوئی بے نام سی کشمکش، کوئی چھپی ہوئی سوچ، جو کئی دنوں سے ہر نماز کے بعد دل پر دستک دیتی تھی۔

تلاوت مکمل کر کے اُس نے قرآن پاک کو احترام سے بند کیا، چوم کر آنکھوں سے لگایا، اور پھر بے چینی سے بی جان کی طرف مڑی۔

بی جان!؟

بی جان نے نرمی سے دیکھا، ہاں! رابیل بولو۔

رابیل نے کچھ لمحے خاموشی سے گزرنے دیے، پھر آہستہ سے بولی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بی جان!! کچھ دنوں سے میرے دل میں ایک عجیب سی کیفیت ہے۔ جیسے۔۔ جیسے کوئی بات میرے دل کو چھو کر گزر جاتی ہے، اور میں اسے سمجھ نہیں پا رہی۔

بی جان نے متوجہ ہو کر پوچھا، کونسی کیفیت رابیل؟؟

رابیل نے آہستہ آواز میں کہا:

"بی جان، جب بھی میں دیکھتی ہوں کہ کوئی اللہ کے قریب جا رہا ہے، دل میں ایک چبھن سی محسوس ہوتی ہے۔ جیسے کوئی میرے رب کے دل کے اور قریب ہو رہا ہو، اور میں دور ہو رہی ہوں۔ جیسے۔۔ جیسے اللہ تعالیٰ کسی اور کو اپنا زیادہ پسندیدہ بندہ بنا لیں گے۔ اور میرا دل کہتا ہے۔۔ کہ اللہ تعالیٰ صرف میرے ہوں میں ہی ان کے سب سے قریب رہوں۔"

اس کے الفاظ لرزتے جا رہے تھے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں تھی، یہ کسی روح کی گہرائیوں سے نکلی سچی محبت کی فریاد تھی۔

"بی جان.!! کیا میری یہ سوچ غلط ہے؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بی جان نے کچھ لمحے رابیل کو دیکھا، اُس کی آنکھوں میں نمی تھی، اور دل میں بے چینی۔

پھر وہ دھیرے سے مسکرائیں، وہ مسکراہٹ جس میں برسوں کا فہم، ایمان اور مامتا بھری تھی۔

نہیں رابیل، یہ احساس فطری ہے۔ بلکہ یہ اس دل کی نشانی ہے جو سچی محبت کرتا ہے۔

"جب ایک انسان کسی سے سچی محبت کرتا ہے نا، تو وہ چاہتا ہے کہ وہ صرف اُس کا ہو اُسی کا رہے۔ یہی جذبہ جب اللہ سے جُڑ جائے تو اور بھی خالص، اور بھی عظیم ہو جاتا ہے۔"

بی جان کی آواز دھیمی مگر پُر اثر تھی۔

"لیکن بیٹا، ہمیں یہ بھی سمجھنا ہو گا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور رحمت لامحدود ہے۔ وہ ہر بندے سے اس کی نیت، خلوص اور اعمال کے مطابق محبت کرتے ہیں۔ کسی اور کا اللہ کے قریب ہونا، تمہارے کم قریب ہونے کا مطلب نہیں ہوتا۔"

"اللہ کے خزانے میں کبھی کمی نہیں۔ اگر کوئی اور اللہ کے قریب جا رہا ہے، تو وہ تمہارا راستہ بند نہیں کر رہا۔ بلکہ وہ تمہیں دکھا رہا ہے کہ تم بھی جا سکتی ہو۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اگر تم اللہ تعالیٰ سے یہ چاہتی ہو کہ وہ تمہارے سب سے زیادہ قریب ہوں، تو یہ دعا کرو۔ اور یہ دعا ہی تمہیں خاص بنا دے گی۔"

بی جان نے نرمی سے رابیل کا ہاتھ تھاما،

"یہ جو تمہاری بے قراری ہے، یہ تمہارے اخلاص کی دلیل ہے۔ بس اسے حسد، مایوسی یا مقابلے میں نہ بدلنا، اسے دعا اور عبادت کا وسیلہ بنا دو۔"

اور ہمیشہ اللہ سے کہتی رہو

"یا اللہ، مجھے اپنا سب سے قریب رکھ۔ میری محبت کو قبول فرما۔ مجھے اپنا خاص بندہ بنا لے۔"

"تمہارا اخلاص ہی تمہیں اس مقام پر لے جائے گا جہاں تم چاہتی ہو۔"

"بس اس کیفیت کو حسد میں کبھی مت بدلنا۔۔"

جی بی جان!! میں پوری کوشش کرونگی کی کہ میرا یہ جذبہ کبھی بھی منفی نہ بنے۔

ضرور۔ اب پوچھو اپنا دوسرا سوال۔۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رابیل کبھی بھی بی جان سے ایک سوال نہیں کرتی تھی۔ وہ دو تین دن لیتی تھی سوال اکھٹے کرنے میں اور جب اس کے دو تین یا اس سے زائد سوال اکھٹے ہو جاتے تھے وہ تب ہی بی جان سے ایک دفعہ سارے سوالوں کے جواب مانگتی تھی۔ اور بی جان اس کی اس عادت سے بخوبی واقف تھی۔

بی جان آپکو کیسے پتہ کہ میرا دوسرا سوال بھی ہے۔

یہ سر کے بال کیا میں نے ایسے ہی سفید کر لیے؟؟؟ یہ بوڑھی عمر کو کیا میں ایسے ہی پہنچ گئی؟؟؟ لوگوں کو دیکھ کر ان کے ساتھ بیٹھ کر بہت تجربہ لیا ہے میں نے۔ اور ویسے بھی تمہارے دل تک پہنچنے کے لیے مجھے تجربوں کی نہیں بلکہ ایک خالص اور سچے جذبے کی ضرورت ہے جو مجھے تمہارے دل کے سارے حال بتا دیتا ہے۔

بی جان آپ اتنی عمر رسیدہ لگتی نہیں جتنا آپ نے خود کو ابھی بول دیا ہے۔ بی جان ستر سال کی ہو کر بھی ایسے لگتی تھی کہ وہ پچاس کی ہیں یہ سب انہوں نے خود کو توازن میں رکھ کر کیا تھا۔ بی جان شروع سے ہی اپنی صحت کا بہت خیال رکھتی تھیں اسلیے تو آج تک

انہیں اس عمر میں بھی کوئی بیماری نہیں لگی تھی۔ابھی بھی وہ تندرست اور صحت مند ہی لگتی تھی۔

تم سوال کرو مجھ سے۔ میری عمر کی باتیں نہیں۔۔بی جان نے رابیل کو اس کا سوال یاد کرواتے ہوئے بولا۔

بی جان اکثر میرے دل میں ایک عجیب سی بے چینی پیدا ہوتی ہے جس نے مجھے پریشان کر دیا۔

اور کیا ہے وہ بے چینی؟؟بی جان نے متفکر ہو کر پوچھا

"بی جان میں نے کبھی دل سے یہ نہیں چاہا کہ لوگ مجھے نیک سمجھیں یا میری عبادت کو دیکھ کر میری تعریف کریں۔ لیکن جب کبھی میں کوئی نیک عمل کرتی ہوں جیسے نماز پڑھنا یا قرآن کی تلاوت کرنا تو کبھی کبھار میرے دل میں فخر سا آجاتا ہے۔ میں سوچتی ہوں کہ میں تو کافی عبادت گزار ہوں۔ حالانکہ میں جانتی ہوں کہ میری نمازیں اور عبادت شائد اس لائق بھی نہ ہوں کہ انہیں اللہ تعالیٰ قبول کریں،اور اکثر تو مجھ سے گناہ بھی ہو جاتے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ میں جب باہر کہیں جاؤں کسی کے گھر اور نماز کا ٹائم ہو اور میں نماز پڑھ رہی ہوتی تو کوئی نہ کوئی مجھے دیکھ لیتا اور کہتا ہے کہ ماشاءاللہ یہ تو بہت نیک ہے۔ یہ سن کر میرے دل میں خوشی بھی ہوتی ہے لیکن پھر دل کے اندر بے چینی بھی ہوتی کہ کہیں میں دکھاوا تو نہیں کر رہی۔ حالانکہ کہ خدا گواہ ہے میں نے کبھی بھی عبادت دکھاوے کے لیے نہیں کی۔"

بی جان نے محبت بھرے انداز میں جواب دیا،

رابیل اگر تمہارے دل میں پیدا ہونے والا فخر اور خوشی اس نیت سے ہو کہ لوگ تمہیں نیک سمجھیں تو یہ "ریا" کہلاتا ہے جو بہت بڑا گناہ ہے، اور اگر انسان اپنے نیک عمل پر خود ہی خوش ہو کر غرور کرنے لگے تو اسے عُجب کہتے ہیں جو نیکی کو ضائع کر سکتا ہے۔ لیکن اگر یہ سب کچھ دل میں آئے اور انسان اسے ناپسند کرے، شرمندگی محسوس کرے اور بار بار اپنی نیت کو درست کرنے کی کوشش کرے تو یہ اخلاص کی علامت ہے اور یہ باطن کی ایک چھپی ہوئی جنگ ہے جو اللہ کو بہت پسند ہے۔ اس کا بہترین حل یہ ہے کہ ہر نیک عمل سے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پہلے دل میں نیت کرو کہ یا اللہ یہ عمل صرف تیری رضا کے لیے ہے نہ کسی انسان کی واہ واہ کے لیے۔ اور کوشش کرو کہ جتنا ممکن ہو عبادت کو چھپ کر کرو تا کہ ریا سے بچ سکو۔

اور اگر جب کبھی تمہارے دل میں فخر پیدا ہو تو اپنے گناہوں کو یاد کرو، خود کو حقیر سمجھو اور اللہ سے مغفرت مانگو۔ استغفار کثرت سے کرو۔ اور اللہ سے دعا مانگا کرو کہ

"یا اللہ میرے دل کو ریا، فخر اور نفاق سے پاک فرما"

آمین۔۔۔۔

رابیل اپنی عبادت خالص اللہ کی رضا کے لیے کرنا ہی ہم پر فرض ہے۔ دکھاوے کے لیے کی گئی بڑی سے بڑی نیکی بھی کسی کام کی نہیں ہوتی۔ اسلیے ہمیشہ جو بھی نیک کام کرو خالص اللہ کی رضا اور دکھاوے سے ہٹ کر کرو۔

جی بی جان۔ آپ نے ٹھیک کہا۔

میں آئندہ پوری کوشش کرونگی کہ میرے سارے نیک عمل جتنے ہو سکے میں چھپ کر کرو تا کہ میرے دل میں دکھاوے کا ڈر ہی نہ ہو۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بلکل۔۔۔

(*****)

میدان کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ گرد و غبار فضا میں اڑ رہا تھا۔ آسمان پر کالے بادل چھائے تھے اور فضا میں بارود کی بو تھی۔ درجنوں گاڑیاں، کالی و سفید نمبر پلیٹوں والی، مشین گنز، اور پستول سے لیس لوگ اپنے اپنے مورچوں میں کھڑے تھے۔۔

دائیں جانب یوسف کمانڈر کا گروہ تیار کھڑا تھا۔ وہ ایک شکستہ دیوار کے سائے میں بیٹھا سگار سلگا رہا تھا۔ اس کے ارد گرد مسلح ساتھی اپنی مشین گنز صاف کر رہے تھے۔ یوسف کی آنکھوں میں غرور کی چمک تھی، لبوں پر مسکراہٹ، جیسے اسے یقین ہو کہ آج اس کے سامنے کوئی ٹھہر نہیں سکتا۔ اس نے سگار کا دھواں چھوڑا اور دور افق کی طرف دیکھا، جہاں دھول اڑتی نظر آ رہی تھی۔

دھول کے پیچھے سے انجنوں کی گڑگڑاہٹ ابھری۔ آواز قریب آتی گئی۔ پھر اچانک سب خاموش ہو گئے۔ کسی نے ہلکی سی چیخ میں کہا،

"وہ آرہا ہے۔"

سب کی نظریں بائیں طرف اٹھ گئیں۔

گرد کے اندر سے ایک سیاہ جی ویگن نمودار ہوئی۔ اس کے گرد چار بلٹ پروف گاڑیاں تھیں، جن کی کھڑکیوں پر پرانی گولیوں کے نشان صاف دکھائی دے رہے تھے۔ قافلہ آہستہ آہستہ میدان کے بیچوں بیچ آیا اور رک گیا۔ ہوا میں صرف انجن کے بند ہونے کی گونج باقی رہ گئی۔

چند لمحے خاموشی طاری رہی۔ پھر جی ویگن کا دروازہ آہستہ سے کھلا۔

گرد کے بادلوں کے درمیان ایک سایہ ابھرا، اور پھر وہ منظر صاف ہوا۔

رمیز اور نگزیب نیچے اترا۔

"دراز قد، سنہری سانولی رنگت، سفید شلوار قمیص پر خاکی شال، اور آنکھوں پر سیاہ چشمہ۔ اس کے قدموں میں ایک ایسی ٹھہراو تھی کہ میدان کے شور میں بھی سکون اتر آیا۔ اس نے ایک نظر اپنے گرد ڈالی، شال کا کنارہ سنبھالا، اور دھیرے دھیرے آگے بڑھا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

یوسف کمانڈر آگے آیا، ہونٹوں پر طنز، آنکھوں میں چمک۔ رمیز رک گیا۔ دونوں ایک دوسرے کے سامنے۔ فضا جیسے سانس روک کر کھڑی ہو۔۔ نگاہ اتنی سخت کہ سامنے کھڑے لوگ نظریں جھکا گئے۔ اس نے آہستہ سے شال جھاڑی، چہرے پر سکون، آواز میں ایک عجیب یقین۔

اس کے قدموں کے نیچے زمین دبنے لگی، جیسے وہ زمین کا مالک ہو۔

یوسف کمانڈر آگے بڑھا، ہنسا

"آخر کار تم خود آ گئے رمیز؟ اب بچ کر کہاں جاؤ گے؟"

رمیز نے سادہ انداز میں شال کو جھٹکا، چشمہ اتارا، اور صرف اتنا کہا

"میں آیا نہیں، بلایا گیا ہوں۔ میدان وہی چنتا ہے جس کی فتح یقینی ہو۔

اور پھر اچانک فضا پھٹ گئی۔

گولیوں کی بارش شروع ہو گئی۔ مشین گنز چیخنے لگیں، گاڑیوں کے شیشے ٹوٹ گئے، دھول کے بادل اٹھے، اور زمین لرز اٹھی۔ رمیز کے محافظ فوراً پوزیشن میں آئے۔ وہ دائیں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور بائیں طرف فائرنگ کرتے، دشمنوں کو گرا رہے تھے۔ شور، دھماکوں، اور چیخوں کے درمیان رمیز آہستہ آہستہ آگے بڑھتا رہا۔

اس کی چال میں کوئی جلدی نہیں تھی۔ جیسے وہ جنگ میں نہیں، فیصلے کی راہ پر چل رہا ہو۔

ایک گولی قریب سے گزری، اس کی شال کا کنارہ اڑ گیا، مگر اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہیں آیا۔ وہ رکا نہیں۔

نگاہ یوسف پر جمی رہی۔ اس نے کمر سے پستول نکالا، سائلنسر لگا ہوا۔ انگلی ٹریگر پر گئی۔

گولی چلی۔ ایک ہی آواز، ایک ہی لمحہ۔

یوسف کمانڈر کے ماتھے کے بیچ سرخ نقطہ ابھرا۔ وہ چند قدم پیچھے ہٹا اور زمین پر گرا۔

شور رک گیا۔ میدان میں خاموشی چھا گئی۔ دھول آہستہ آہستہ بیٹھنے لگی۔ ہر طرف ساکت چہرے، خوف زدہ آنکھیں۔

رمیز نے چاروں طرف نظر دوڑائی۔ پھر ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پر آئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ یوسف کے قریب گیا،اس کے پاس کھڑا ہو کر نیچے جھکا۔ آنکھوں میں وہی بے خوف چمک۔ آواز دھیمی مگر گہری۔

قانون میرے ہاتھ میں نہیں، میرے پیچھے چلتا ہے۔"

(*****)

رابیل ڈنر کے لیے ریڈی ہو رہی تھی۔اس نے گرے رنگ کی نرم سلک کی لانگ قمیض پہنی ہوئی تھی۔ جس کا گلا بند تھا جو نہایت سلیقے سے بنایا گیا تھا۔ گلے اور آستینوں پر باریک سلور ستاروں کا کام ہوا ہوا تھا جو ہر زاویے سے بہترین اور پر کشش لگ رہا تھا۔ لباس دیکھنے میں سادہ لیکن نفیس لگ رہا تھا۔ قمیض کے ہم رنگ کی ہی کیپری اور ڈوپٹہ لیا ہوا تھا۔ ڈوپٹہ نیٹ کا تھا جس کے کناروں پر نازک سلور کڑھائی ہوئی ہوئی تھی جو اسکو دلکش بنا رہا تھا۔

ُ ہ ُ ہ ُ ہ ُ پاؤں میں اس نے سلور رنگ کی نفیس ہیل پہنی ہوئی تھی۔ جس پر باریک موتیوں کا کام ہوا تھا۔ چلتے ہوئے ہیل کی ہلکی سی آواز محسوس ہوتی تھی۔ کانوں میں ہلکے

سی چاندی کی بالیاں جن میں نگینے جڑے ہوئے تھے اور کلائی میں ایک پتلا سا بریسلٹ پہنا ہوا تھا۔

بالوں کو ہمیشہ کی طرلوز کرل کیا ہوا تھا۔ جو لوز کرل کر کے بھی اس کی کمر تک آرہے تھے۔ اور میک اپ کے نام پر ہلکا سا چمکدار آئی شیڈ آنکھوں پر لگایا تھا جو صرف چمک دے رہا تھا اور اسکی ہنی براؤن آنکھیں اس شیڈ میں اور اچھی اور چمکدار لگ رہی تھی۔

ایک دفعہ مکمل خود کو شیشے میں دیکھنے ک بعد وہ بی جان سے ہمیشہ کی طرح رائے لینے آگئی۔

بی جان سب ٹھیک یا کوئی کمی لگ رہی؟؟

ہاں نوز پن کی کمی لگ رہی وہ پہنتی تو اور دلکش لگتی تم۔

بی جان۔!!! آپکو پتہ ہے نہ مجھے زہر لگتی نوز پن اور رنگز میں اسلیے تو کبھی نوز نہیں بنوایا۔ تو آرٹیفیشل پہن لو۔

نہیں بی جان۔ جب مجھے پسند ہی نہیں تو آرٹیفیشل کا کیا فائدہ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور دعا کرنا میں ہیلز میں سہی سلامت وہاں تک پہنچ جاؤں۔ لڑکی ہو کر بھی پتہ نہیں کیوں لڑکیوں والے ناز نخرے نہیں ہوتے مجھ سے۔

گاڑی میں ہی تو جانا ہے تو چند قدم تو چل ہی لوگی۔ فکر نہ کرو۔

جی بی جان۔ آپ بس دعا کرنا۔ اور ہاں نظر اتار لینا اپنی۔ بہت حسین لگ رہی ہو ماشاء اللہ۔

آپ چار قُل پڑھ کر پھونک دیں۔ پھر نہیں لگتی مجھے نظر۔۔

دھیان سے جانا اور جلدی واپس آنا۔ بی جان اسے دعاؤں کے ساتھ دروازے تک رخصت کر کے آتی ہیں۔

(******)

ریسٹورانٹ کے شیشے کی بڑی دیواروں پر روشنی چمک رہی تھی۔ ارد گرد ہلکا سا کلاسیکل میوزک لگا ہوا تھا۔ راونڈ ٹیبل پر مہمانوں کی ہنسی، باتیں اور شائستہ گفتگو چل رہی تھی۔ لیکن سب کی نگاہیں ایک ہی سمت دیکھتے ہوئے ٹھہر گئیں۔

جب رابیل دروازے سے اندر داخل ہوئی۔

وہ اتنی حسین لگ رہی ہوتی ہے کہ گیسٹ بھی اس کی تعریف کیے بغیر نہیں رہ سکے۔

You look absolutely stunning.Miss Rabail your beauty is truly captivating.

سرمد جو اپنی جگہ پر ہی بیٹھا کسی سے بات کر رہا تھا۔یوں سب کی سرگوشی سن کر اس نے بھی پلٹ کر رابیل کو دیکھنا چاہا۔اس نے پہلے کبھی رابیل کو غور سے نہیں دیکھا تھا،وہ تو کبھی اُسکی آنکھوں سے آگے اسے دیکھ ہی نہیں پایا تھا۔آج اس کی آنکھوں اور بال کے ساتھ ساتھ اس کا لباس اور وہ خود بھی انتہا کی حسین لگ رہی تھی۔

رابیل وہاں سائڈ پر کھڑی تھی۔سرمد کو محسوس ہوا کہ وہ سب کے سامنے تھوڑی ان کمفرٹیبل ہو رہی تو وہ اسے اپنی دائیں جانب والی کرسی کو پیچھے کر کے اسے بیٹھنے کا کہتا۔

پہلے وہ کچھ دیر کھڑی سوچتی رہی،کہ خود ہی مجھے کہا تھا کہ مجھ سے فاصلہ رکھنا اب خود ہی اپنے ساتھ بیٹھا رہے،۔عجیب ہیں سر بھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سرمد کے دوسری دفعہ کہنے پر وہ اس کے دائیں جانب آ کر بیٹھ گئی۔

تھوڑی دیر بعد جب سب باتوں میں مشغول تھے،ویٹرز نے مینو کارڈ لا کر دیا۔

سرمد نے ایک نظر مینو پر ڈالی پھر رابیل کی طرف دیکھ کر نرمی سے پوچھا۔

"آپ کیا لیں گی؟"

"کچھ بھی آرڈر کر دیں۔رابیل نے بنا دیکھے آہستہ سے جواب دیا۔"

"آپ پھر بھی بتا دیں۔ کیا پتہ جو ہم منگوائیں،وہ آپ نہ کھا سکیں۔ہمارے کچھ مہمان تھوڑے ایکسپیر مینٹل ٹیسٹ رکھتے ہیں۔"

"اب میں اتنی بھی دیسی نہیں ہوں کہ کانٹینٹل،اور اٹالین کوزین کھا ہی نہ سکوں،رابیل آہستہ سے زیر لب بولی۔"

"جو آپ سب کھائیں گے میں بھی وہی کھاؤں گی۔"

آر یو شیور؟؟سرمد نے آہستہ سے پوچھا۔ کیونکہ اُسے گھر پر ڈنر والا واقعہ یاد آ گیا تھا۔

"ہنڈرڈ پرسنٹ۔رابیل نے یہ ایک لفظ ہی کہا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اوکے جیسے آپکی مرضی۔ سرمد نے آرڈر کر دیا۔"

کھانا آنے میں ابھی ٹائم تھا۔ سب مہمانون نے پھر سے گفتگو شروع کر دی۔ کچھ اپنی آرٹ کی تھیوریز شئیر کر رہے تھے، کچھ پاکستان کی ثقافت پر بات کر رہے تھے۔ رابیل خاموشی سے سن رہی تھی۔ پھر ایک گیسٹ رابیل سے مخاطب ہوا۔

رابیل! آپکی پینٹنگ کا موضوع اور مفہوم بہت منفرد تھا۔ کیا آپ نے کبھی انہیں بین الاقومی سطح پر پیش کرنے کا سوچا ہے۔ وہ انگریز میں بول رہا تھا۔

رابیل ایک لمحے خاموش ہوئی۔ پھر بہت سوچ کر بولی۔

شکریہ! کبھی کبھی مجھے ایسا خیال ضرور آتا ہے۔ لیکن سچ کہوں تو میں ایسا محسوس کرتی ہوں کہ ابھی میرے فن میں وہ پختگی نہیں آئی۔ جس کے ساتھ میں اُسے عالمی سطح پر پیش کر سکوں۔

سرمد رابیل کے کام کی داد دیتے ہوئے فوراً جواب دیتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ان کا کام تو اپنی جگہ مکمل طور پر تیار ہے۔ بعض اوقات گروتھ کے لیے کمفرٹ زون سے باہر نکلنا ضروری ہوتا ہے۔ مجھے پورا یقین ہے کہ وہ یہ ذمہ داری بخوبی نبھائیں گی۔ اس وقت انہیں تھوڑا سا اعتماد بڑھانے کی ضرورت ہے۔"

سرمد نے کچھ لمحے رک کر پھر جواب دیا۔

"میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ اس موقع کو سنجیدگی سے لیں گی۔ یہ بے حد محنتی ہیں اور اگر انہیں رائٹ سپورٹ ملی تو یہ یقینا کمال دکھائیں گی۔ سرمد نے ایک نظر رابیل کو دیکھا۔"

"میں سمجھتا ہوں کہ سب کچھ تھوڑا مشکل ہو سکتا ہے۔ لیکن مس رابیل کے فن کو واقعی ہی ایک وسیع آڈینس تک پہنچنا چاہیے۔ مسٹر ریچرڈ نے سرمد کی بات کا جواب دیا۔"

"آپ کے اعتماد کا شکریہ! میں صرف یہ چاہتی ہوں کہ جو توقعات مجھ سے وابستہ کی جا رہی ہیں۔ میں اُن پر پورا اتر سکوں۔ رابیل ریچرڈ کی بات سن کر بولی۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میں آپ دونوں کے ساتھ کام کرنے کا بے صبری سے انتظار کرونگا۔اور مجھے امید ہے کہ آپ منع نہیں کریں گے۔ مسٹر ریچرڈ دونوں سے مخاطب ہوئے۔ساری گفتگو انگریزی میں ہو رہی تھی۔"

جی!

"آپکو کیا ضرورت تھی یہ سب کہنے کی کہ میں انٹرنیشنل پروجیکٹس پر کام کرونگی؟؟رابیل کی آواز میں شکایت ہی نہیں بلکہ حیرت بھی تھی وہ سرمد کو دیکھتے ہوئے بولی۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"ہم ڈنر پر آئیں ہیں،اور دوسری بات آپ میرے لیے کام کرتی ہیں تو جو مجھے آپ کے لیے اور میرے آرٹ ہاوس کے لیے ٹھیک لگے گا میں وہ کروں گا۔ سرمد نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔"

"میں آپ کے لیے کام کرتی ہوں اسکا مطلب یہ نہیں کہ میری زندگی کے فیصلے بھی آپ کریں۔ رابیل کے لہجے میں تیکھا پن آچکا تھا"

"کھانا کھائیں آپ۔ سرمد نے کھانے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے پرسکون انداز میں بولا۔"

"ان کو تو وہ باتیں ہی سنائی دیتی ہیں جو ان کے مطلب کی ہوتی ہیں۔ باقی ساری باتیں تو ایسے نظر انداز کرتے ہیں جیسے وہ ضروری نہ ہو۔ میں کوئی ان کی پرسنل سیکرٹری ہوں جو ان کے اشاروں پر چلوں؟؟ رابیل کی بھنویں سکڑ گئیں تھی۔ سرمد نے اُسکی بات پر کوئی دھیان نہیں دیا تھا۔"

"کھانا کھائیں آپ باقی باتیں آپ خود سے گھر جا کر بھی کر سکتی ہیں۔ رابیل کے بڑ بڑانے پر سرمد بولا"

رابیل کی نظر ٹیبل پر موجود کھانوں پر پڑی، اٹالین، میکسیکن اور تھائی کھانے پورے ٹیبل پر سجے ہوئے تھے۔ ایک پل تو وہ حیرت سے دیکھتی رہی اور پھر منہ بنا کر بولی۔

"میں یہ سب کھاؤں گی؟؟؟ میں نے تو کبھی ایسے کھانے دیکھیں بھی نہیں میں کھاؤں گی کیسے؟؟ مجھے تو سپائسی چٹ پٹے دیسی کھانے کی عادت۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رابیل کے یوں چپ چاپ بیٹھنے پر سرمد کو عجیب لگا، کیونکہ باقی سب کھانا کھا رہے تھے اور وہ آرام سے بیٹھی دیکھ رہی تھی۔

"میں آپ کا ویٹر تو ہوں نہیں جو بار بار آپ سے پوچھتا رہوں کہ کیا کھائیں گی آپ۔ پہلے آپ سے اسلیے ہی پوچھ رہا تھا کیونکہ مجھے آئیڈیا تھا کہ آپ یہ سب نہیں کھائیں گی۔ رابیل کے کئی دیر ایسا بیٹھنے پر سرمد اُسے طنزیہ بولا۔"

"تو کیا میں نے آپکو کہا ہے کہ مجھے آرڈر کر دیں؟؟۔ آپ کھائیں۔ ویسے بھی یہ ڈنر آپ کے لیے ہے۔ اگر میں نہیں بھی کھاؤں گی تو کوئی خاص فرق نہیں پڑے گا۔ رابیل تڑپ کر بولی۔"

ویٹر!!!!!!سرمد نے اپنے کھانے سے ہاتھ روکا اور ویٹر کو آواز دی۔

"نوڈلز ہونگے؟؟؟"

سر نوڈلز تو ہمارے مینیو میں نہیں ہیں۔ دیسی فوڈ ہے اگر آپ کہیں تو میں وہ لا سکتا ہوں۔ ویٹر نے ادب سے کہا

سرمد نے رابیل کی طرف دیکھتے ہوئے طنز سے کہا

"آپ جو کھاتی ہیں وہ کہیں سے نہیں ملتا۔انسان کو وہی کھانا کھانا چاہیے جو ہر جگہ آسانی سے مل جائے۔"

"تو جو آپ کھاتے ہیں وہ بھی ہر جگہ اتنی آسانی سے نہیں ملتا۔رابیل نے بھی برابر جواب دیا۔"

"بتائیں اب دیسی فوڈ منگوادوں یا وہ بھی آپ نے نہیں کھانا۔سرمد نے سخت لہجے سے پوچھا"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"یہی بات آپ مجھے آرام سے بھی تو پوچھ سکتے ہیں ہر بار حکم دے کر بات کرنا ضروری تو نہیں۔رابیل نے بے زاری سے کہا"

"آپ چکن بریانی۔وائٹ کڑاہی،اور ساتھ الفریڈو پاستہ کر دیں۔سرمد نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے ویٹر کو آرڈر دیا"

اوکے سر۔

"کتنی دیر لگے گی؟؟؟ سرمد نے پوچھا"

سر پندرہ سے بیس منٹ؟؟

"پندرہ سے بیس منٹ برداشت کر سکتی ہیں یا بے خوش ہو جائیں گی تب تک؟؟ سرمد رابیل کی طرف دیکھ کر بولا"

"جہاں اتنا انتظار کیا ہے یہ بھی کر لونگی۔ رابیل نے سکون سے جواب دیا۔"

"پھر بھی آپ کو کوشش کرنا کھانا جلدی لے آنے کی۔ سرمد نے ایک بار پھر ویٹر سے کہا۔"

اوکے سر۔

رابیل کھانے کا انتظار کرتے ہوئے ادھر اُدھر دیکھنے لگی۔ نگاہیں بے مقصد گھومتی رہیں جب تک کہ اچانک اُسکی نظر ایک سامنے والے ٹیبل پر پڑی۔

وہ عورت نہایت نفیس اور قیمتی لباس پہنے ہوئے تھی۔ نرم لہجے میں اپنے دوستوں کے ساتھ محوِ گفتگو، چہرے پر باوقار مسکراہٹ اور انداز میں وہی وقار جو کسی ہائی سوسائٹی کی پہچان

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہوتا ہے۔اُس کے سامنے جب ویٹر نے بل لا کر رکھا تو وہ تھوڑا گھبرا گئی۔وہ بار بار اپنے بیگ کو دیکھتی اور پھر چپ کر جاتی تھی۔

رابیل غیر ارادی طور پر لمحوں کے لیے سانس روکے، نظریں اُسکی طرف جمائے سب دیکھ رہی تھی۔ کیا بات ہو گی؟؟وہ ایسا کیوں کر رہی ہے؟رابیل دل میں سوچنے لگی۔

عورت نے آہستہ سے نگاہیں چرائیں اور پھر اٹھ کر واش روم چلی گئی۔واش روم سے آنے کے بعد وہ دیکھتی ہے کہ اس کے دوست ابھی تک وہی اس کا ویٹ کر رہے تھے۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیکر وہاں تک پہنچتی ایسے جیسے وہ اس انتظار میں ہو کہ بل ادا ہو جائے پھر وہ جائے۔

میم آپکا کھانا۔ویٹر نے کھانے کی پلیٹس میز پر رکھی۔

مگر رابیل کا سارا دھیان سامنے والے ٹیبل پر تھا جو ان کے ٹیبل سے دو ٹیبل چھوڑ کر تھا۔ان کی آواز رابیل تک آنا بہت مشکل تھا، لیکن رابیل کو تجسس تھا کہ اس عورت کے ساتھ مسئلہ کیا ہے۔

"اب کھانا آ گیا ہے۔ کھانا کیوں نہیں کھا رہی آپ؟؟ کیا اب یہ بھی نہیں کھانا؟؟ سرمد رابیل کو پھر سے ایسے ہی بیٹھے دیکھ کر بولا۔"

"میں کھانے لگی ہوں۔ آپ اپنا کھانا کھائیں۔ رابیل نے چونک کر پلکیں جھپکیں۔"

وہ بے دھیانی میں کھانے کو پلیٹ میں ڈالنے لگی مگر ہاتھ سست تھے اور ذہن کہیں اور۔

کیا مسئلہ ہو گا اس عورت کے ساتھ وہ ایسا کیوں کر رہی تھی۔ رابیل نے اپنے کھانے سے زیادہ نظر اُس ٹیبل پر رکھی تھی

اتنے میں مینیجر اس ٹیبل کی طرف بڑھا، بل کی کوئی بات ہوئی۔ وہ آہستہ آہستہ واپس لوٹی نظریں جھکائے، کچھ لمحے گزرے اور پھر وہ ٹیبل خالی ہو گیا۔ سب چلے گئے۔

رابیل اسی تجسس میں کھانا بھی ٹھیک سے نہیں کھاتی۔

"اگر آپکا کھانا ہو گیا ہو تو اپنی پسند کا ڈیزرٹ بھی منگوا لیں۔ سرمد نے اپنا کھانا ختم کرتے ہوئے رابیل سے کہا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"نہیں میں مزید کچھ نہیں کھاؤنگی۔ رابیل کی نظریں اور سوچ ابھی بھی اُس خاتون پر تھی۔ وہ تو جا چکی تھی لیکن رابیل ابھی بھی اس کا سوچ رہی تھی جیسے ابھی کچھ باقی ہو۔"

"ویسے کتنی دیر لگے گی مزید آپکو۔ رابیل نے ٹائم دیکھتے ہوئے سرمد سے پوچھا۔ کیونکہ اُسے گھر جانے کی جلدی تھی۔"

"ڈیزرٹ کے بعد تھوڑی چہل قدمی کرنی ہے۔ سرمد نے سکون سے کہا"

"چہل قدمی "بھی" کرنی ہے۔ رابیل نے "بھی" پر زور ڈال کر کہا۔"

"کیوں چہل قدمی "بھی" کرنے میں آپکو کوئی مسئلہ ہے۔ سرمد نے بھی اُس کو اس کے انداز میں جواب دیا۔"

"مجھے کسی چیز میں کوئی مسئلہ نہیں اگر مسئلہ ہوا بھی تو آپکو اس سے کیا۔ رابیل دھیرے سے بولی۔"

ڈنر مکمل کرنے کے بعد سرمد گیسٹ کے ساتھ باہر جانے لگا جب رابیل بولی۔

"آپ سب واک کریں میں ابھی آئی۔ رابیل ایکسیوز کر کے واش روم چلی گئی۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جیسے ہی وہ واش روم میں داخل ہوئی اندر سے کچھ لڑکیوں کی آوازیں آ رہی تھیں۔

تمہیں پتہ ہے وہ لڑکی کتنی امیر لگ رہی تھی، مگر وہ نہیں تھی۔ ایک لڑکی نے سرگوشی کی

ہاں۔ لیکن دیکھنے میں ایسے لگ رہی تھی کہ اس جتنا کوئی امیر نہیں اُس ٹیبل پر۔ لیکن پیسے اس کے پاس تھے نہیں۔ لڑکیاں قہقہ لگا کر اس کا مزاق اڑانے لگ گئی۔

کھانے کو کچھ ہو یا نا ہو۔ لیکن پہنے میں کوئی کمی نہیں ہونی چاہیے۔ یہی تو سبق دے رہی تھی وہ شائد!!

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اور مجھے تو حیرانگی اس کے دوستوں پر ہوئی۔ کیا ایسے دوست ہوتے ہیں یا ایسے ہی ہائی سوسائٹی کے چکروں میں کچھ لوگوں کو دوست بول رہی ہو۔ اگر وہ سب اُسکے دوست ہوتے تو وہ اس طرح سب کے سامنے تذلیل نہ کرواتے اُس کی۔

ہاں کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو۔وہ سب تو اپنا بل پے کر کے اُس کا تماشہ دیکھنے لگ گئے تھے۔پتہ نہیں آجکل کی دوستیاں اور یہ دکھاوے۔ہمیں کیا؟؟۔یہ کہہ کر وہ لڑکیاں واش روم سے نکل گئیں۔

کتنا غلط ہوا اس کے ساتھ۔۔رابیل نے آئینے میں اپنا عکس دیکھتے ہوئے سوچا۔

"اگر اس کے پاس پیسے نہیں تھے تو وہ اتنا دکھاوا کر کیوں رہی تھی۔"

رابیل نے ایک گہری سانس لی،ہاتھ دھوئے۔اور واش روم سے باہر نکل گئی۔

وہ باہر آئی تو سب اسی کا انتظار کر رہے تھے۔

بہت شکریہ مسٹر سرمد اس شاندار ڈنر کے لیے۔آپ دونوں سے مل کر اچھا لگا۔گیسٹ دونوں سے مخاطب ہوئے۔

"ہمارے لیے یہ باعثِ فخر ہے کہ آپ لوگ آئے۔میں امید کرتا ہوں آپ نے ڈنر کو اچھے سے انجوائے کیا ہو گا۔سرمد نے مسکرا کر کہا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"بلکل! اور مس رابیل آپ بھولیے گا مت۔ ہم آپ کے ساتھ اپنے بہت سارے انٹرنیشنل پروجیکٹس کرنا چاہتے ہیں۔ گیسٹ اب رابیل سے مخاطب ہوا۔"

"جی ضرور! میں بھی منتظر رہوں گی۔ رابیل نے مسکرا کر کہا۔"

"بہتر ہو گیا۔ آپ ہمارے ساتھ رابطے میں رہیے گا۔ ہم بہت جلد اپنا اگلا کام آپ کے ساتھ شئیر کریں گے،"

"بہت جلد ملاقات ہو گی۔ سرمد نے سب گیسٹ سے ہاتھ ملایا۔"

"پھر ملیں گے۔ گیسٹ نے ہاتھ ملاتے ہوئے کہا۔"

دونوں نے خوش دلی سے مہمانوں کو رخصت کیا۔

گیسٹ کو الوداع کہنے کے بعد رابیل ادھر اُدھر دیکھنے لگی۔ اُسکے چہرے پر تھکن نمایاں تھی۔

"میرے ساتھ جانا ہے آپ نے۔ سرمد نے اسے ادھر اُدھر تکتا دیکھ کر کہا۔"

ڈرائیور؟؟؟ رابیل نے گردن گھما کر اسے دیکھا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"دیر ہو گئی تھی تو میں نے اسے واپس بھیج دیا۔ اگر میرے ساتھ مسئلہ ہے تو بتا دیں میں ڈرائیور کو کال کر کے واپس بلا لیتا ہوں۔ اور اگر آپ کو میرے ساتھ اپنا آپ اگر غیر محفوظ لگ رہا ہے تو۔"

"نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ ٹھیک ہے میں چلی جاؤں گی آپکے ساتھ۔ رابیل فوراً بولی۔ وہ جلدی گھر جانا چاہتی تھی اسلیے مزید کوئی بحث نہیں کر سکتی تھی۔"

"آپ یہی رکیں میں گاڑی پارکنگ سے لیکر آیا۔"

"اوکے۔ رابیل نہ چاہتے ہوئے بھی سرمد کی ہاں میں ہاں ملاتی جا رہی تھی۔ کیونکہ رات کافی ہو چکی تھی اور اُسے اس وقت آرام کی اشد ضرورت تھی۔"

اتنے میں کچھ لڑکوں کا گروپ ریسٹورینٹ سے باہر نکلا۔ ان کی نظریں رابیل پر پڑی۔ سرمد جو آگے بڑھ رہا تھا لڑکوں کی آواز سن کر اُسنے رخ پلٹا اور فوراً واپس آ گیا۔

"آپ گاڑی لینے گئے تھے لے آئے؟ رابیل اسے واپس کھڑا دیکھ کر بولی۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میرے پاس اتنا ٹائم نہیں ہے کہ میں پہلے گاڑی لینے جاؤ پھر آپکو پک کروں اسلیے آپ وہاں تک اگر ساتھ چل لیں گی تو کچھ نہیں ہو گا۔ سرمد نے قدرے خشک لہجے میں کہا۔"

رابیل نے اپنی ہیلز کو دیکھا جن میں وہ بلکل بھی خود کو آرام دہ محسوس نہیں کر پا رہی تھی۔ ان ہیلز میں پارکنگ ایریا تک جانا اُس کے بس سے باہر تھا۔ اور چلنے کے علاوہ اس کے پاس اور کوئی آپشن نہیں تھا۔

"ٹھیک ہے۔ رابیل یہ کہہ کر چلنا شروع ہوئی۔"

چند قدم ہی چلی تھی کہ اُسکا پاؤں بری طرح مڑا کہ وہ لڑکھڑا گئی۔ سرمد نے ناچاہتے ہوئے بھی اُسکو سہارا دیا۔

"میں سوچ ہی رہا تھا کہ ابھی تک آپ اپنے کلمزی روپ میں آئی نہیں۔ مس کلمبیل۔ سرمد نے ناگواری سے کہا۔"

"میں کلمزی نہیں ہوں۔ اور نہ ہی میرا نام کلمبیل ہے۔ وہ تو ہیل۔۔۔ رابیل اتنا کہہ کر چپ کر ہو گئی"

"ویسے لڑکیوں کے فیشن کی بھی مجھے سمجھ نہیں آتی جس چیز میں کمفرٹیبل نہیں وہ پہنتی ہی کیوں ہیں۔"

"تو اگر لڑکیاں فیشن نہیں کریں گی تو کیا آپ لوگ کریں گے۔ رابیل وہی رک کر جواب دیتی ہے۔"

رابیل کو وہاں کھڑا دیکھ کر سرمد بولا۔

"مجھے یہاں رات نہیں گزارنی مس کلمبیل۔ اگر آپ جلدی چلیں گی تو ہم گاڑی تک جلدی پہنچ جائیں گے۔"

رابیل نے جھجھلا کر اپنی ہیلز اتاری اور ہاتھ میں پکڑ لی۔ چلیں اب۔

"آپ ایسے چلیں گی؟؟؟؟ سرمد نے حیرت سے اُسکے ننگے پاؤں کو دیکھا"

"تو ایسے چلنے میں کیا ہے؟؟؟ رابیل نے کندھے اچکا کر کہا۔"

"آپ یہی رکیں میں گاڑی لیکر آتا ہوں۔ سرمد نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ آگے بڑھنے لگا تھا کہ بولا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اور ہاں!! آپ اپنی ہیلز پہن لیں۔"

"تو پہلے اگر گاڑی لے آتے تو اتنا ٹائم ویسٹ نہیں ہونا تھا۔ ویسے ہی بس ہر جگہ اپنی من مانی کرنی ہوتی ہے۔ دکھانا ہوتا ہے کہ آپ سرمد سکندر ہیں۔ رابیل الجھ کر بولی"

چند لمحوں بعد گاڑی رابیل کے سامنے آ کر رکی۔ سرمد نے اندر بیٹھے ہی گاڑی کا دروازہ کھولا۔

رابیل گاڑی میں بیٹھنے لگی تھی کہ اس کا سر گاڑی کے دروازے سے بری طرح ٹکرایا۔ رابیل نے اپنا ماتھا تھام لیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد نے اپنی ہنسی کو بہت مشکل سے کنٹرول کیا۔ اور وہ سنجیدگی سے اُسے دیکھنے لگا۔

"جب آپ سکون سے بیٹھ جائیں گی آپ مجھے بتا دینا میں گاڑی ڈرائیو کر لونگا۔"

"میں سکون سے ہی بیٹھ رہی ہوں۔ رابیل غصے سے بیٹھ کر ایک ہاتھ اپنے سر پر رکھتی ہے جہاں اسے دروازہ لگتا اور دوسرے ہاتھ سے دروازہ بند کرتی ہے۔ اور اس کا ڈوپٹہ آدھا باہر ہی رہ جاتا ہے۔"

چلائیں آپ گاڑی۔ رابیل اپنے سر کو مسلتے ہوئے بولی۔

سرمد گاڑی سے نیچے اتر گیا۔ اُسکی طرف آ کر اُسکی سائیڈ کا دروازہ کھولا

رابیل گھبرا گئی۔

"اب آپ مجھے باہر نکلنے کا بولنے والے ہیں کیا؟؟؟ اگر ایسا ہے تو میں گھر کیسے جاوں گی؟ اتنی رات کو آپ مجھے یہاں اکیلے چھوڑ دیں گے؟؟ وہ ایک ہی سانس میں بولتی چلی گئی۔"

سرمد کچھ نہیں بولا۔ بس اُسکا دوپٹہ آہستہ سے اندر کر کر دروازہ ٹھیک سے بند کیا اور واپس اپنی جگہ پر آ بیٹھا۔

رابیل نے جیسے سکون کا سانس لیا۔

رابیل اپنا موبائل اور بیگ ڈیش بورڈ پر رکھ کر بیٹھ گئی، کیونکہ وہ ایک ساتھ اتنا سب کچھ ہینڈل نہیں کر سکتی تھی۔ رابیل کا نیٹ کا دوپٹہ بار بار پھسل رہا تھا۔ اور پھر اُس کے ریشمی بال بھی اُسے کافی تنگ کر رہے تھے۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"آپ ایک دفعہ اپنے آپکو سیٹ کر لیں تا کہ میں سکون سے گاڑی چلا سکوں۔ سرمد نے اُس کو خود سے الجھتے دیکھا تو جھجھلا کر بولا"

رابیل نے اپنے بالوں کو باندھنے کے لیے ہاتھ بڑھایا مگر اس کے پاس بالوں پر لگانے کے لیے کوئی ہیئر کلپ نہیں تھا۔ رابیل نے جیسے بھی کر کے انہیں لوز جوڑے میں باندھ لیا۔ جو کہ اُسے یقین تھا کہ کھل جائیگا۔

"اگر آپ سیٹ ہو گئی ہوں تو میں گاڑی چلا لوں؟؟ یا ابھی مزید آپ مجھے کامیڈی شو دکھائیں گی۔"

"روکا تو میں نے آپکو پہلے بھی نہیں تھا۔ آپ خود ہی روکے تھے۔ رابیل نے گھور کر کہا"

"تو جس طرح سے آپ نے میری گاڑی کا حال بگاڑ رکھا ہے۔ مجبوراً مجھے رکنا ہی پڑا۔ سرمد نے ڈیش بورڈ کی طرف اشارہ کیا جہاں اسکا بیگ اور موبائل تھا، اسکی ہیلز جو ادھر ادھر نیچے پڑی تھی۔ اور دوپٹہ جو آدھا گئیر پر جھول رہا تھا"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

رابیل نے فوراً ساری چیزیں سمیٹیں، بیگ اور موبائل کو گود میں رکھا۔

ڈوپٹے کو پیچھے کندھوں سے کر کر آگے کی طرف کر کے صحیح سے لیا اور بالوں کو ہلکی سے چیٹیاں کی شکل دے دی۔

"ویسے آپ بچپن سے ایسے ہیں یا اب پاگل ہوئی ہیں۔ سرمد نے گاڑی چلاتے ہوئے کہا۔"

"میں نہ بچپن میں پاگل تھی اور نہ اب ہوں۔ رابیل نے ناک سکیڑی"

"ویسے ہر پاگل خود کو یہی ہی کہتا ہے۔ سرمد اپنی ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے بولا"

"میں پاگل نہیں ہوں سرمد سر۔ رابیل چڑ کر بولا"

گاڑی کی بریک لگنے پر رابیل کا سر گاڑی کی ونڈو سے جا لگا۔

"میری گاڑی کا نقصان تو نہیں کر دیا؟؟ سرمد ننے طنز کیا"

"میرا سر بھی لگا ہے اس کے ساتھ۔۔ اور میں انسان ہوں۔۔"

"لیکن میری گاڑی میرے لیے زیادہ عزیز ہے۔ اسلیے آپ میری گاڑی سے بار بار ٹکرانا بند کریں۔"

"ویسے آپ سے بات کرنا ہی بیکار ہے۔ رابیل جھنجھلا کر بولی۔ اور خاموشی سے بیٹھی رہی۔"

سرمد باقی کے سارے راستے سکون سے گاڑی چلا رہا تھا کیونکہ وہ خاموش بیٹھی تھی۔

"کب پہنچے گے ہم گھر؟؟ رابیل کافی دیر خاموش رہنے کے بعد بولی۔"

"پانچ منٹ کی ڈرائیو ہے بس۔ سرمد نے مختصر سا جواب دیا۔"

"جلدی چلائیں۔ اور آئندہ آپکے ساتھ آنے سے بہتر ہے میں کسی بس میں آجاؤں۔ بس کے دھکے آپکے ساتھ سفر کاٹنے سے زیادہ بہتر ہیں۔"

تھوڑی دیر گاڑی چلنے کے بعد سرمد نے اچانک گاڑی روک دی۔

"گاڑی کیوں روک دی۔ رابیل نے حیرت سے پوچھا"

سرمد نیچے اترا اور اسکی طرف آکر اسکا دروازہ کھولا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اب آپ مجھے آدھے راستے میں نیچے اتاریں گے۔؟؟ رابیل سیٹ پر بیٹھے ہوئے آہستہ سے بولی۔"

"تو میں کیا آپکو اپنے ساتھ اپنے گھر لے جاوں؟؟؟ سرمد نے اُسکی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔"

"میں نے ایسا کب کہا ہے؟"

"تو پھر اتریں، مجھے بھی اپنے گھر جانا ہے۔"

رابیل ادھر ادھر دیکھے بغیر گاڑی سے نیچے اتر گئی۔

سرمد اس کے اترنے کے بعد گاڑی کا دروازہ بند کر کے اس کے قریب ہو کر بولا۔

"لڑنے کے علاوہ دوسری طرف بھی دھیان رکھا کریں۔ اب اگر کسی کا گھر آجائے تو اُس انسان کو اُس کے گھر ہی اتارا جاتا ہے۔۔ اگر آپ نے اپنے گھر نہیں جانا تو بتا دیں؟؟ میں کہیں اور ڈراپ کر دیتا ہوں آپکو۔ کیونکہ آڈریس جو بتایا تھا آپ نے، اس کے مطابق یہ سامنے والا گھر آپکا ہی ہے۔ سرمد نے رابیل کے گھر کی طرف اشارہ کیا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل یہ سن کر سامنے دیکھنے لگی۔اُسنے نظریں چڑا لیں۔اگر میں لڑنے کے علاوہ کسی اور طرف دھیان دیتی تو یوں سر کے سامنے شرمندہ نہ ہونا پڑتا۔رابیل بڑبڑائی۔

"اب آپ ڈور بیل بجالیں۔اور چلی جائیں اندر،یا ساری رات یہاں ہی گزارنی ہے۔سرمد اتنا کہہ کر اس سے پیچھے ہوتا ہے اور آکر گاڑی میں بیٹھ جاتا ہے۔"

جب تک رابیل اندر نہیں گئی وہ وہی گاڑی میں بیٹھا رہا،رابیل اندر چلی گئی تو سرمد نے گاڑی اسٹارٹ کی۔

یہ نام ان کے لیے ہی بنا ہے مس کلمبیل!!سرمد اتنا کہہ کر مسکرانے لگا

گاڑی کے اندر رابیل کی پرفیوم کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔سرمد کی نظر اچانک سائڈ والی سیٹ پر پڑی،جہاں اسے بریسلیٹ اور ائر رنگ گرا ملتا ہے۔

سرمد نے انہیں اٹھایا۔

"عموماً لوگ اپنی ایک چیز گراتے ہیں لیکن مس کلمبیل ان کا تو کوئی جواب نہیں۔اگر میں انہیں ڈراپ کرتا رہا تو عنقریب میری گاڑی جیولری شاپ بن جائے گی،جس لحاظ سے وہ

اپنی جیولری گراتی ہیں۔ مجھے یہی لگتا ہے۔ سرمد اس کی جیولری اٹھا کر پاکٹ میں رکھتا ہے اور گاڑی پارک کر کے اندر ہال کی طرف بڑھ گیا۔"

مگر جیسے ہی اُس نے قدم دروازے کی طرف بڑھائے۔ اُسے کچھ یاد آیا۔

او! ڈیم!!

وہ رک گیا۔

"میں آج کا دن کیسے بھول گیا۔۔ میں کیسے بھول گیا کہ مجھے آج ائیر پورٹ جانا تھا۔"

"سرمد نے تیزی سے قدم گاڑی کی طرف بڑھائے۔"

مگر پیچھے سے آواز آئی۔

"اب میں آ گئی ہوں۔ اب کسے لینے جانے والے تھے۔ ویسے مجھے تم سے یہ امید نہیں تھی۔ مجھے تو لگا تھا کہ تم مجھے بھول گئے ہو۔ اپنی ماں کو؟؟ رخسار بیگم کی آنکھوں میں اپنے بیٹے کو اتنے عرصے بعد دیکھنے کی خوشی تھی وہ آنکھیں خوشی سے نم بھی تھیں"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"نہیں ممی۔ مجھے یاد تھا۔ اچانک پتہ نہیں کیسے میرے ذہن سے نکل گیا۔۔ سرمد شرمندہ ہوا۔"

سر جھکائے سرمد اپنی ماں کے قریب آیا انہیں گلے لگایا۔ اُسکی آنکھوں سے شرمندگی جھلک رہی تھی۔

"آپکو بہت مس کرتا تھا میں۔ آپکی کمی بہت محسوس ہوتی ہے ممی۔"

رخسار بیگم نے سرمد کے بالوں پر ہاتھ پھیرا محبت سے لبریز لہجے میں کہا۔

"میں بھی تمہیں ہر پل یاد کرتی تھی، لیکن تم مجھے کبھی پاکستان آنے ہی نہیں دیتے تھے۔ پتہ نہیں تمہارے بغیر میں چودہ سال کیسے گزارے۔ یہ صرف میں ہی جانتی ہوں۔ اب میں واپس نہیں جاؤنگی۔ تب تک تو بلکل نہیں جب تک تمہاری شادی نہیں کروادیتی۔"

سرمد نے بے ساختہ منہ بنایا اور تھوڑا پیچھے ہو کر بولا۔

"آتے ہی شادی کی باتیں؟؟"

"ویسے جناب تھے کدھر۔ ایسا کونسا ضروری کام تھا جس میں یہ بھی یاد نہیں رہا کہ ماں کو بھی لانا تھا۔ رخسار بیگم مسکرا کر بولیں۔"

وہ دونوں لاونج کی طرف بڑھے۔ سرمد کے ذہن میں رابیل کا خیال آیا۔ لیکن اُسنے اُس خیال کو جھٹک دیا۔ اور بات بدلتے ہوئے بولا۔

"آج فارنر کے ساتھ ڈنر تھا وہی مصروف تھا اسلیے یاد ہی نہیں رہا۔"

" "فارنر تو پسند نہیں آگئی کوئی؟؟ رخسار بیگم نے شک بھری نگاہوں سے اُسے گھورا

"بلکل بھی نہیں۔۔ سرمد ہنسا۔"

"ابھی ان سب باتوں کا وقت نہیں ہے، آپ آرام کریں صبح بات کریں گے۔ ابھی آپ اتنے لمبے سفر سے واپس آئی ہیں۔"

"نہیں میں کچھ دیر تمہارے پاس بیٹھوں گی پھر آرام کرونگی۔ مجھے تو ابھی تمہیں اتنا غور سے دیکھنا ہے۔"

سرمد نے رخسار بیگم کا ہاتھ پیار سے تھاما۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"میں ادھر ہی ہوں۔ نہیں جا رہا کہیں۔ آپ آرام کریں۔"

سرمد رخسار بیگم کو لیکر ان کے کمرے کی طرف بڑھا۔ رخسار بیگم کے سونے تک وہ اُن کے پاس بیٹھا رہا۔ جب وہ نیند کی آغوش میں چلی گئیں۔ تو وہ آہستگی سے اٹھا۔ لائٹ بند کی اور دبے قدموں سے اپنے کمرے کی طرف بڑھا۔

کمرے سے پہنچ کر اُس نے اپنی پاکٹ سے بریسلیٹ اور ائر رنگ نکال کر دیکھا۔ اور پھر اسے اپنے سائیڈ والی دراز میں رکھ کر کپڑے چینج کرنے چلا گیا۔

(*****)

صبح کی ہلکی ہلکی روشنی ہر طرف پھیل چکی تھی۔ ٹھنڈی ہوا کے جھونکوں کے ساتھ ساتھ چڑیوں کی چہچہاہٹ ماحول کو مزید زندگی بخش رہی تھی۔ کمرے کے آئینے کے سامنے کھڑی رابیل خاموشی سے آفس جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی۔

پیچھے سے بی جان کی دھیمی لیکن جذباتی آواز نے سکوت کو توڑا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رابیل بیٹا اب تو تم میرے لیے بھی عید کا چاند ہی بن گئی ہو۔ صبح آفس رات کو پھر کام۔ پتہ ہے کتنا عرصہ ہوا ہم نے ٹھیک سے اچھے سے باتیں نہیں کی؟؟_____

رابیل نے لمحے بھر کو رک کر آئینے میں بی جان کا عکس دیکھا۔ وہ آہستگی سے پلٹی۔ لپ سٹک واپس ڈریسنگ پر رکھی اور بی جان کے پاس آ کر ان کے پاس بیٹھ گئی۔

لیں۔۔ نہیں جاتی آفس۔۔ میری بی جان سے بڑھ کر ہے کوئی مجھے۔؟؟ رابیل نے اُن کا ہاتھ تھام کر پیار سے کہا

بی جاں نے مسکرا کر اُس کے بالوں میں ہاتھ پھیرا اور بولیں

"نہیں نہیں!! آفس جاؤ تم۔ میں تو ویسے کہہ رہی تھی کہ اب ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزارنے کا موقع ہی نہیں ملتا۔"

"رابیل نے بی جان کی طرف محبت بھری نظروں سے دیکھا، اور پھر سنجیدگی سے بولی"

بی جان۔ کام کی مصروفیت واقعی ہی اتنی بڑھ گئی ہیں کہ مجھے اپنے لیے بھی وقت نہیں ملتا۔ لیکن آج۔۔۔ آج کا سارا دن میں آپ کے ساتھ گزاروں گی۔ کہیں نہیں جا رہی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اور تمہارے باس؟؟؟ تمہیں اجازت دے دیں گے چھٹی کی۔؟ بی جان نے حیرانی سے اُسے دیکھ کر کہا"

"نہ بھی دیں تو کیا؟؟ میں کونسا انہیں بتا رہی ہوں۔ میں تو بس صائم کو مسج کر دوں گی۔ وہ خود ہی بتا دیگا۔ بعد میں جو ہو گا دیکھا جائیگا۔ رابیل نے شرارتی انداز میں مسکرا کر جواب دیا"

"سوچ لو۔ یہ نہ ہو کہ بعد میں ڈانٹ پڑے۔ بی جان نے ہنستے ہوئے سر جھٹکا۔"

ڈانٹ کھانے کی عادت ہو گئی ہے اب۔ آپ سمجھیں کے سرمد سر کے عجیب رویوں کی مجھے عادت ہو گئی ہے اسلیے کوئی خاص فرق نہیں پڑتا مجھے۔

یہ کہہ کر وہ دونوں ہنسنے لگیں۔ ہنسی میں ایک سکون تھا۔

(******)

سرمد کے کیبن میں عجیب سی ہلچل مچی ہوئی تھی۔

صائم ہاتھ میں فائل پکڑے، دبے قدموں سرمد کے قریب آیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سر آج آپکے دو نیوز چینلز پر انٹرویوز ہیں۔باقی کے دو چینلز کی ڈیٹ میں نے کل کی رکھی ہے۔اور سر چینلز والے مس رابیل سے بھی انٹرویو لینا چاہتے ہیں۔ لیکن۔۔۔صائم اتنا کہہ کر چپ کر گیا۔

سر مد نے کرسی پر بیٹھے بیٹھے آنکھیں اٹھائیں۔ نگاہیں سیدھی صائم کے چہرے پر گاڑ دی۔

لیکن کیا؟؟ آواز میں ضبط تھا

"سر آج وہ نہیں آئی؟؟"

صائم کی آواز دبی ہوئی، مدھم اور محتاط تھی۔

"انہوں نے آرٹ گیلری کے رولز نہیں پڑھے کیا؟؟؟سنڈے کی چھٹی کے علاوہ کوئی چھٹی ایکسیپٹ نہیں کی جائیگی۔اس کے باوجود وہ آج نہیں آئیں؟ سر مد کی پیشانی کی رگیں تن گئی۔"

صائم نے نظریں جھکا لیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"کال کرو انہیں اور ابھی کے ابھی آفس بلائیں۔ میڈیا کے آنے سے پہلے وہ مجھے یہاں نظر آئیں۔"

سرمد کی آواز بلند تھی، مگر اس میں ایسا رعب تھا جو صرف اقتدار اور انا والے لوگوں کی زبان سے ہی نکلتا تھا

او کے سر۔

صائم فوراً باہر نکل گیا۔ رابیل کو کال کرنے لگا۔

مگر دوسری طرف سے مسلسل خاموشی تھی۔ وہ بار بار نمبر ڈائل کرتا تھا، تھوڑا جھنجھلا کر موبائل جھٹکتا، اور پھر کوشش کرتا، لیکن اس کا موبائل پاور آف آرہا تھا۔

صائم نظریں جھکائے اندر داخل ہوا۔ اور آہستہ سے گھبراتے ہوئے کہا

"سر ان کا موبائل بند جارہا ہے۔ کال نہیں ہو رہی۔"

"تو یہ میرا مسئلہ نہیں ہے۔ سرمد نے غصے سے کہا"

"مجھے انٹرویو میں کسی قسم کی کوئی ڈسٹربنس نہیں چاہیے، نہ کوئی بہانہ، نہ کوئی کوتاہی، جو میری آرٹ گیلری اور میرے لیے نقصان دہ ہو۔"

پھر ایک لمحے کو رکا گردن سیدھی کی اور نگاہیں صائم پر گاڑتے ہوئے غصے سے بولا۔

ان کو اُن کے گھر سے لیکر آؤ۔ یا جیسے بھی ہو وہ مجھے ہر حال میں یہاں چاہیے۔

اوکے سر۔ صائم نے فوراً ہاں میں گردن ہلائی۔

صائم باہر نکلا۔ اُسے معلوم تھا کہ سرمد کا فیصلہ پتھر پر لکیر بن جاتا ہے۔ وہ پھر سے رابیل کو کال کرنے لگا، بار بار کال۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایک وقت آیا صائم تقریباً ہار مان چکا تھا۔ وہ ہاتھ میں موبائل تھامے راہداری کے چکر کاٹ رہا تھا۔ اور دعا کر رہا تھا کہ رابیل سے رابطہ ہو جائے۔

اور پھر اچانک جیسے دعا قبول ہو گئی ہو۔۔ کال اٹھالی گئی۔

دوسری طرف سے آواز آئی۔

صائم نے اُسکی بات کاٹی اور بولا

مس رابیل ابھی اسی وقت گیلری پہنچیں۔ سر مد سر غصے سے پاگل ہو رہے ہیں۔ انٹرویو شروع ہونے والا ہے۔

رابیل کو اُس نے بولنے کا موقع ہی نہیں دیا۔ صائم نے بات ختم کی اور فون بند کر دیا۔ جیسے اُسکی جان میں جان آئی ہو۔

(******)

صبح ہوتے ہی رخسار بیگم کو چائے کی طلب ہوتی تھی۔ اسلیے وہ اٹھتے ہی نیچے آئی۔ کچن کی طرف قدم بڑھائے۔ کیونکہ چائے کی طلب نے انہیں سکون نہیں لینے دیا تھا۔ قدموں کی چاپ سن کر خان بابا نے مڑ کر دیکھا اور چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

اسلام علیکم! خان بابا۔ کیسے ہیں آپ؟؟

وعلیکم السلام! بیگم صاحبہ اللہ کا کرم ہے آپ سنائیں سفر کیسا رہا؟؟

رخسار بیگم نے گردن موڑی اور پرانے در و دیوا پر نظر ڈالی۔

چودہ سال بعد واپس آئی ہوں۔ سب کچھ بدلا بدلا سا لگ رہا ہے۔

جی بیگم صاحبہ۔ آپ کے آنے کی بہت خوشی ہوئی ہے،اب آپ آگئی ہیں نا تو گھر کی رونق بڑھ جائے گی۔

جی!!رخسار بیگم نے مسکرا کر کہا۔ پھر وہ چائے کا سامان ڈھونڈنے لگیں۔

خان بابا چائے کا سامان کدھر ہے۔؟

بیگم صاحبہ آپ آرام کریں میں چائے بناتا ہوں آپ کے لیے۔ ویسے بھی آپ اتنے لمبے سفر سے آئی ہیں۔ خان بابا نے مسکرا کر کہا۔

نہیں خان بابا! میں اپنی چائے خود بناتی ہوں۔ آپ پریشان نہ ہو۔ آپ مجھے بس یہ بتا دیں کے چیزیں کہاں رکھی ہیں،

جی بیگم صاحبہ جیسے آپ کا حکم۔

"کیبنٹ کھولتے ہی رخسار بیگم نے جیسے ہی کپ نکالنے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔ اُن کی نظر نوڈلز کے ڈھیر پر پڑی۔ اُس کیبنٹ میں کپ تو نہیں تھے لیکن وہ نوڈلز سے بھرا ہوا تھا۔"

"یہ نوڈلز کون کھاتا ہے۔ آپ کے بچے ہیں کیا خان بابا؟؟ رخسار بیگم حیرت سے بولیں"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میرے بچے تو بیگم جی بہت بڑے ہیں۔

"تو پھر یہ نوڈلز کس کے لیے ہیں؟؟"

"یہ۔۔یہ رابیل بی بی کے لیے صاحب نے منگوائے تھے۔خان بابا نے ادب سے بتایا"

"رابیل؟؟؟رخسار بیگم کی پیشانی پر ہلکی سی شکن ابھری۔"

جی!!وہ صاحب کے آفس میں کام کرتی ہیں۔اور شام کو یہاں آتی ہیں،کچھ رنگوں کے ساتھ بناتی رہتی ہیں اب مجھے نہیں پتہ کیا کہتے ہیں اُسے۔

پینٹنگز؟؟رخسار بیگم نے اندازہ لگایا

ہاں جی!بیگم صاحبہ یہی کرتی ہیں وہ بہت چلبلی ہیں،جب آتی ہیں تو پورے گھر میں جیسے زندگی رونق لگ جاتی ہے۔

چائے کا پانی اُبال پر آچکا تھا۔رخسار بیگم نے چائے کے پانی میں دودھ اور چینی ڈالی۔اور پھر پوچھا۔

آج بھی آئے گی کیا وہ؟؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جی روز شام چھے بجے آتی ہیں اور آٹھ بجے چلی جاتی ہیں۔

چائے بن چکی تھی۔ رخسار بیگم نے اُسکو کپ میں انڈیلا اور بولیں۔

اچھا!! مجھے بھی ملوانا کون ہے وہ، جس کے لیے میرا بیٹا نوڈلز کی کیبنٹ بھر رہا ہے۔ میں بھی تو دیکھوں۔

جی ضرور!

رخسار بیگم چائے کا کپ لیکر باہر آ گئیں۔

(******)

سرمد اپنے کیبن میں بیٹھا کافی کا آخری گھونٹ لے رہا تھا۔ کھڑکی سے آتی روشنی اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔ مگر اُسکی نظریں سامنے رکھے لیپ ٹاپ اسکرین پر جمی ہوئی تھیں۔

صائم انٹرویو کے لیے سب سیٹ ہو چکا ہے؟؟

جی سر۔ سب ریڈی ہے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"اور رابیل؟؟؟؟؟"

جی سر وہ بھی آنے والی ہیں؟؟

"وہ جب بھی آئیں میرے کیبن میں بھیجنا انہیں۔ سرمد نے کپ رکھ کر سرد لہجے میں کہا

جی سر۔"

دوسری طرف رابیل اپنی سانسیں سنبھالتی، جلدی جلدی آرٹ ہاوس کی سیڑھیاں چڑھ رہی تھی۔ اس کے چہرے پر گھبراہٹ تھی۔

صائم کیبن سے نکل کر باہر کی طرف ہی جا رہا تھا جب رابیل نے اُس سے پوچھا۔

کیا بات ہے صائم؟؟ تم نے اتنی جلدی مجھے آفس بلایا مجھے لگا پتہ نہیں کونسا طوفان آ گیا ہے۔ یہاں تو سب نارمل ہے۔

سر کے کیبن میں جاؤ، طوفان وہیں ہے۔ صائم نے ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ کہا

کیا؟؟ سر غصے میں ہیں۔ رابیل کی مسکراہٹ ایک دم غائب ہو گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

جاؤگی تو خود ہی پتہ چل جائگا۔صائم کہہ کر وہاں سے نکل گیا۔

رابیل آہستہ سے قدم اٹھاتے ہوئے کیبن کی طرف بڑھی۔اُسکا دل زور سے دھڑک رہا تھا۔ناک کروں یا نہیں؟؟

ہزار بار سوچا مگر آخر کار ہمت کی اور دروازہ ناک کیا۔

کیا میں اندر آسکتی ہوں سر؟

ہمم۔سر مد نے لیپ ٹاپ سے نظریں ہٹائے بغیر مختصر سا جواب دیا۔

رابیل آہستہ آہستہ اندر داخل ہوئی۔ابھی وہ کچھ بولنے ہی والی تھی کہ سر مد نے لیپ ٹاپ بند کر دیا اور کرسی سے اٹھ کر اُس کے سامنے آکھڑا ہوا۔

"رولز پڑھے تھے آپ نے؟؟؟"

"جی سر پڑھے تھے۔رابیل نے آہستہ سے کہا۔"

"پھر چھٹی کی وجہ؟؟جان سکتا میں؟؟؟"

"وہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔۔۔سر۔رابیل لفظ کاٹ کاٹ کر بولی"

"یہ آپکا گھر نہیں ہے۔یہ میری آرٹ گیلری ہے دی میوز آرٹ ہاوس۔ میرا گھر ہے یہ۔ میرے کام کی جگہ۔یہاں سب کچھ کس کی مرضی سے ہو گا۔بتائیں۔"

سرمد اس کے قریب جا کر سخت لہجے میں بولا

رابیل نے نظریں جھکا لیں،دو قدم پیچھے ہو کر آہستہ سے کہا

"سر۔۔آپکی مرضی سے"

"تو جب سب کچھ میری مرضی سے ہوتا ہے، تو پھر آپ کیوں نہیں آئیں آج؟؟ آپکو نہیں پتہ تھا کہ آج انٹرویو ہے؟؟؟ میل نہیں چیک تھی آپ نے۔"

سرمد خاموش ہوا اور پھر پورے یقین سے بولا۔

"یقیناً نہیں دیکھی ہو گی۔"

رابیل چپ رہی۔اُس نے کوئی میل نہیں چیک کی تھی۔اور نہ ہی اُسے کسی انٹرویو کا پتہ تھا۔صائم نے اُسے کال کر کے جب کہا تو وہ بہت مشکل سے ہی اُسکی بات سن پائی تھی۔اور سرمد سے بچنے کے لیے اُسکے پاس اور کوئی آپشن نہیں تھا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"میل نہیں دیکھی نہ آپ نے ہمیشہ کی طرح۔ سرمد نے تنقیدی نظروں سے اُسے دیکھا، جیسے وہ ہر چیز کو جانتا تھا۔"

"سر دیکھی تھی۔ رابیل نے ہچکچاتے ہوئے جھوٹ بولا"

"آپ نے دیکھی تھی؟؟ سرمد نے دوبارہ پوچھا، نظریں گہری تھی"

جی سر۔

"اگر واقعی ہی دیکھی تھی تو پھر بھی آپ آج چھٹی کر کے بیٹھی تھی؟؟ اتنی لاپرواہ ہیں آپ؟؟؟ کام کو لیکر بلکل بھی سیریس نہیں ہیں آپ؟؟؟"

سر ایکچلی!!!!!!!رابیل کچھ بولنے والی تھی کہ صائم اندر آ گیا۔

رابیل نے جیسے سکون کا سانس لیا۔

شکر ہے صائم آ گیا۔ ورنہ سارے جھوٹ آج ہی بولنے پڑنے تھے مجھے۔ میری غلطی ہے اسلیے میں چپ ہوں۔ غلطی نہ ہوتی تو بتاتی کہ چھٹی کیوں کی میں نے۔ اب رابیل حورین اتنی بھی بری نہیں ہیکہ غلطی کر کے اس کو مانے بھی نہ۔۔ وہ آہستہ سے بڑبڑائی

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سر میڈیا آ گئی ہے، آپ بھی آجائیں۔

سر مد نے ایک لمحے کو رابیل کو دیکھا اور پھر مختصر سا بولا

"اوکے تم جاؤ۔"

پھر وہ رابیل سے مخاطب ہوا۔

پانچ منٹ بعد جب صائم بلانے آئے تو سیٹ اپ والی جگہ پر آجانا۔ انٹرویو ہے۔

سر۔۔ میرا فیس؟؟؟ رابیل نے پوچھنا چاہا۔ لیکن سر مد جا چکا تھا۔

رابیل نے بے یقینی سے دروازے کی طرف دیکھا۔

پھر۔ آدھی بات سن کر چلے گئے۔ وہ بڑبڑائی

صائم مجھے بتا دیتا کہ انٹرویو ہے اسے تو پتہ تھا نا کہ میں میل نہیں چیک کرتی۔

صائم باہر چکر لگا رہا تھا کچھ نوٹس دیکھ رہا تھا جب رابیل اُسکے پاس گئی۔

صائم تم مجھے میسج یا کال نہیں کر سکتے تھے کہ آج انٹرویو ہے۔ تمہیں پتہ تو ہے کہ میں میلز نہیں پڑھتی، مجھے نہیں یاد رہتا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میں نے کال کر کے بتایا تو تھا آج؟؟

آج بتایا ہے نا۔ کل بتا دیتے تا کہ میں بھی مینٹلی تیار رہتی۔

اچھا ٹھیک ہے۔ آئندہ بتا دیا کرو نگا۔ ابھی تیار ہو جاؤ سر کے ساتھ تمہارا انٹرویو ہے۔

لیکن میں نہیں آسکتی میڈیا کے سامنے۔۔ میں نے کہا تھا کہ میرا فیس؟؟

اس کی ٹینشن نہ لو۔ سر نے سارا انتظام کر لیا ہے۔ تم بس آجاؤ۔

پانچ منٹ بعد رابیل سیٹ اپ والی جگہ پر پہنچی، وہاں سرمد کا لائیو انٹرویو چل رہا تھا۔ وہ آج کچھ مختلف لگ رہا تھا۔ اُسکی شخصیت میں ایک خاموش وقار تھا۔ جیسے وہ روشنی سے دور رہ کر بھی خود بھی ایک جگمگاتا چراغ ہو۔ رابیل کی نظر سرمد پر ہی تھی۔ سرمد صوفے پر بیٹھا تھا۔ اس کا سفید رنگ، براون آنکھیں، ہلکی سی بھوری داڑھی، گھنی پلکیں، واضح چہرے کے نقوش، ساری جھلک کسی شہزادے جیسی تھی۔ اسے دیکھ کر لگتا نہیں تھا کہ وہ پاکستان کا رہائشی ہے۔

رابیل نے گردن موڑی اور ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ دھیرے سے کہا،

"ویسے سر کی پرسنیلٹی بری نہیں ہے۔یہ دراز قد،ڈریسنگ،بولنے کا طریقہ،نین نقش سب کچھ ہی پرفیکٹ ہے۔بس ایک کمی ہے۔۔اُن کا غصہ۔"

سامنے سے صائم آیا۔ہاتھ میں ایک ٹیب اور دو کیمرہ اینگلز کی تفصیل کے ساتھ۔

رابیل ادھر تمہارا انٹرویو ہو گا۔تمہارا فیس ریویل نہیں ہو گا۔سارا انٹرویو میگزین میں آئیگا۔تمہارا کام اور تمہاری آواز میڈیا پر جائیگی۔اور جب تم فیس دکھانے میں رضامند ہو جاؤ گی تو پھر تم بھی میڈیا میں آو گی۔ویسے تمہارے چرچے ٹاپ انٹرنیشنل اور نیشنل میگزین میں ہونگے۔

"مجھے یہی کافی ہے۔مجھے میڈیا سے دور ہی رکھو۔مجھے نہیں آنا میڈیا پر۔رابیل نے مختصر سا جواب دیا"

یہ کہہ کر وہ آگے بڑھی اس جگہ جہاں اس کا انٹرویو ریکارڈ ہونا تھا۔

کچھ گھنٹے بعد انٹرویو ختم ہوا۔کیمرے بند۔مائیک ہٹ چکے تھے۔میڈیا ٹیم کو صائم نے سی آف کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سرمد خاموشی سے اپنے کیبن کی طرف بڑھا۔

پی آر ٹیم مینیجر، سیلز ایگزیکٹیو مینیجر وہاں پہلے سے موجود تھے۔ سرمد کرسی پر بیٹھا اور بات شروع کی۔

ہماری پینٹنگز وہی قیمت پر سیل ہوئیں جو میں چاہتا تھا؟؟ سرمد نے ٹھنڈے لہجے میں پوچھا

نہیں۔۔ سر مشکل لگ رہا۔ کیونکہ کوئی بھی اتنی ہائی پرائس دینے کو تیار نہیں۔

تو میں نے آپ لوگوں کو "نو" سننے کے لیے ہائیر کیا ہے؟؟

میں نے کہا تھا کہ فارن گیسٹ سے رابطہ کرو، وہاں کے لیے یہ قیمت کچھ بھی نہیں ہے۔

اوکے سر۔۔ کوشش جاری ہے۔

اور میڈیا پر ہم کہاں ہیں؟؟ اس نے اگلا سوال کیا۔

سر آج کے انٹرویو کے بعد ہم ٹرینڈنگ پر ہونگے۔

گڈ! سرمد نے ہلکے سے سر ہلایا

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

باقی کیوریٹر ٹیم اور جو آرٹ سٹوڈنٹس ہیں ان کے ریویوز بھی اپلوڈ کرو۔ان کے ساتھ بھی ایک دن رکھو۔ایکسپو کی تیاری کے لیے۔

جی سر۔

کچھ دنوں بعد ایک اور ایگزیبشن ہونی ہے نئی جگہ پر۔

سرمد نے نظریں اٹھائیں اور کہا۔

کیوریٹر ہیڈ کو بھیجو میرے کیبن میں۔اور آپ لوگ اپنا کام اچھے سے کریں مجھے کوئی شکایت نہ ملے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اوکے سر۔

کیوریٹر ہیڈ اندر آیا،سرمد نے ڈائریکٹ سوال کیا،

ایگزیبشن کی اپ ڈیٹ پر نظر رکھ رہے ہو تم؟؟؟

جی سر۔ابھی دو تین جگہوں پر ایگزیبشن ہونی ہے۔اگلے ہفتے ہی ہے۔

گریٹ۔ مگر میں نہیں جاؤنگا وہاں۔ تم جاؤ گے اور جو پینٹنگ تمہیں بہترین لگے گی وہ ہی سیلیکٹ کر کے لانا۔ نہیں تو پینٹنگ تو ریجیکٹ ہو گی ہی ہو گی، تم بھی فائر ہو گے۔

جی سر میں پوری کوشش کرونگا کہ بہترین پینٹنگز ہی لیکر آوں گیلری کے لیے۔

گریٹ!!ناؤ یو کین لیو۔

سرمد نے کرسی کی پشت پر ٹیک لگائی اور صائم کو کال کی۔

رابیل کو میرے کیبن میں بھیجو۔

چند لمحے بعد رابیل دروازے پر نمودار ہوئی

میں اندر آجاؤں سر؟؟؟

یس!!

بیٹھیں۔ سرمد نے سامنے والی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

"کیسا رہا انٹرویو۔ سرمد نے نظریں اس کے چہرے پر مرکوز رکھ کر پوچھا۔"

"اچھا تھا۔ رابیل نے اعتماد سے کہا۔"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

صبح ڈر رہی تھی اور اب شیرنی بنی ہوئی ہیں۔ واقعی ہی مجھے یہ پاگل لگتی ہیں۔ سرمد رابیل کو پر اعتماد دیکھ کر بولا

"آپ کا فیس ہم میڈیا میں نہیں آنے دیں گے۔ ویسے میں وجہ پوچھ سکتا کہ آپ ایسا کیوں کر رہی ہیں؟؟"

نہیں۔۔۔ رابیل فوراً جواب دیا

"جیسے آپکی مرضی۔"

"ویسے میں نے آپکو یہاں کسی اور کام سے بلایا ہے۔"

"جی۔۔"

"ہمارے فارن گیسٹ کے لیے آپ نے کچھ گفٹ پیینٹنگز بنانی ہیں جو انہیں گفٹ کرنی ہیں۔ تو آپ آج سے اس پر کام شروع کر دینا۔ ایک مہینہ تک کام ہو جانا چاہیے۔۔"

"اگر میں پانچ پینٹنگز دو دن میں بنا سکتی ہوں تو ایک دو پینٹنگ تو ایک مہینے تک بنا ہی لونگی۔ رابیل آہستہ سے بولی لیکن سرمد سن چکا تھا۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بیس۔ سرمد نے اُس کی سرگوشی کا جواب دیا

"جی سر۔۔۔۔رابیل حیرت سے دیکھنے لگی۔"

"بیس پینٹنگز بنانی ہیں۔ سرمد نے بات واضح کی۔"

بیس؟؟؟؟؟؟رابیل چونک گئی۔

اگلے ہی لمحے وہ اپنی کرسی سے اٹھی۔ کیا میں روبوٹ ہوں۔ جو آپ کے کہنے پر بیس پینٹنگز بناؤں؟؟؟جب آپکا دل کرے آرڈر دے دیتے ہیں۔ مجھ سے تو پوچھیں کہ میں بنانا چاہتی بھی ہوں یا نہیں۔ گفٹ میں دو تین نہیں،چلو پان چھے پینٹنگز دے دیں۔ بیس پینٹنگز کون دیتا ہے۔ خود تو روبوٹ ہیں ہے مجھے بھی روبوٹ بنائیں گے۔ وہ سرگوشی کرتے ہوئے بولی۔

"آپ ٹھیک ہیں؟؟؟ کھڑی کیوں ہو گئی ہیں آپ۔ سرمد نے اُسکے کھڑے ہونے کی وجہ پوچھی۔"

"کاش میں آپکو یہ باتیں اونچا بول کے بتا سکتی، لیکن نہیں بولنے کا فائدہ تو ہے نہیں کیونکہ کرنا تو پھر بھی آپ نے وہی ہے جو آپ کا دل کریگا۔ اسلیے بہتر یہی کہ میں خود سے ہی یہ باتیں کر لیا کروں۔"

ایک لمحہ خاموشی کا آیا اور پھر رابیل بولی۔

کچھ نہیں۔۔ میں بنا دونگی۔

آپ جا سکتی ہیں اب۔

رابیل نے غصے سے کرسی کو میز کی طرف زور سے دھکیلا، اور بغیر کچھ کہے کیبن سے نکل گئی۔

دروازہ بند ہوا۔

اور سرمد جو ساری گفتگو کے دوران سخت چہرہ رکھے بیٹھا تھا۔ کرسی سے ٹیک لگا کر آنکھیں موند گیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اس کے ہونٹوں پر ایک سکون بھری مسکراہٹ ابھری،ایسی مسکراہٹ جو صرف تب آتی ہے جب کوئی آپکو آپکے انداز میں آئینہ دکھا جائے

(*****)

کچھ دیر بعد دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

جی سر؟!! آپ نے بلایا۔

بیٹھو۔

سر مد نے فائل ایک طرف رکھتے ہوئے پوچھا

راحت اس دفعہ ہماری پرافٹ لاس ریشو کیا چل رہی ہے۔سر مد فائینس مینیجر سے بولا

سر ایگزیبشن کے بعد سے ہم پرافٹ پر چل رہے ہیں اس دفعہ جو پینٹنگ ہماری سب سے مہنگی سیل ہوئی ہے وہ لاکھوں میں ہے اور باقی اگر دوسری ایکٹیویٹز کی بات کریں جو آرٹ گیلری میں ہوئی انہیں ملا کر بھی ہمارا اس دفعہ پرافٹ بہت اچھا ہوا ہے۔

کتنا پرافٹ ہے اس دفعہ؟؟

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سر اگر مکمل پرافٹ کی بات کی جائے تو۔ صرف ایک ماہ کا پانچ کروڑ کے قریب ہے۔

گریٹ۔ یہی میں چاہتا تھا۔ اس دفعہ مجھے پرافٹ زیادہ چاہیے تھا۔ ہماری آنے والے ایکٹی ویٹیز کو بھی دھیان میں رکھو اب یہ گراف نیچے نہیں جانا چاہیے۔

جی سر۔

فائننس مینیجر اجازت لیکر چلا گیا۔

سرمد نے فون اٹھایا اور کال کی۔

میں جو سائٹ دیکھنا چاہتا تھا اس کی انفارمیشن مجھے میل کر دو۔ میں انتظار کر رہا ہوں۔

رابیل اپنے لیکچر سے فری ہونے کے بعد سرمد کے کیبن میں پہنچی۔

"سر۔ مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔"

"بولیں۔ سرمد نے اُسے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔"

"نہیں۔ میں ایسے ہی بات کرونگی۔"

"میں سن رہا ہوں آپ بولیں۔ سرمد اس کو دیکھ کر بولا"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"سر میں آج گھر نہیں آوں گی۔"

"وجہ؟؟؟ سرمد نے چونک کر پوچھا"

"سر مجھے کام ہے۔ رابیل بات بناتے ہوئے بولی"

"کام سنڈے کو بھی ہو جائیں گے میرا کام سب سے زیادہ ضروری ہے۔"

"سر میرا کام آپ سے بھی زیادہ ضروری ہے۔"

"ایسا کونسا ضروری کام ہے جو میرے کام سے زیادہ اہم؟؟ سرمد پوری طرح اُسکی طرف متوجہ ہوا"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"سر ہے کوئی پرسنل کام۔ رابیل تنگ ہو کر بولی۔"

"میں چھٹی نہیں دے سکتا۔ سرمد نے سختی سے کہا۔"

"سر میں نہیں آونگی آج۔ وہ بضد تھی۔۔"

"آپ آئیں گی۔ اپنے کام آف ڈیز میں کیا کریں۔ میرے کام کے وقت مجھے کوئی بہانے نہیں چاہیے۔ اُس نے حکمیہ انداز میں کہا"

رابیل نے گہرا سانس لیا اور بولی۔

"سر ایک چھٹی مانگ رہی ہوں۔ ویسے بھی میں دو چھٹیاں کر سکتی ہوں۔ میرے کنٹریکٹ میں لکھا ہے یہ سب۔"

"کنٹریکٹ میں اور بھی بہت کچھ لکھا تھا کیا وہ نہیں پڑھا؟؟؟؟ سرمد نے اُسے گھورا"

رابیل نے بے بسی سے لب بھینچ لیے۔ پھر وہ آہستہ سے بولی۔

"ٹھیک ہے۔ پھر میں آج لیٹ آؤں گی۔ رابیل اتنا کہہ کر فوراً وہاں سے نکل گئی۔"

جیسے ہی دروازہ بند ہوا سرمد کرسی سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔

"عجیب لڑکی ہے۔ ہر چیز میں بحث، ہر بات پر ضد۔ پتہ بھی ہے میں ماننے والا ہوں نہیں۔"

(*****)

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842